ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

جون 2022ء

خلافت کے انعام سے حقیقی فیض پانے کی شرائط
ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

- ☆ ہماری ایمانی حالت کیا ہے؟
- ☆ کیا ہم میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت ہے؟
- ☆ کیا ہم تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے ہیں؟
- ☆ کیا ہم اللہ تعالیٰ سے ہر چیز سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں؟
- ☆ کیا ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی کامل فرمانبرداری کرنے والے ہیں؟
- ☆ کیا ہمارا ہر عمل اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق ہے؟
- ☆ ہمارے عمل کہیں دکھاوے کے عمل تو نہیں؟
- ☆ ہماری نمازیں کہیں دکھاوے کی نمازیں تو نہیں؟
- ☆ ہمارا مال خرچ کرنا، زکوٰۃ دینا کہیں دکھاوا تو نہیں؟
- ☆ ہمارے روزے کہیں دکھاوے کے روزے تو نہیں؟
- ☆ ہمارے حج صرف حاجی کہلانے کے لیے تو نہیں؟

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی کامل فرمانبرداری تو تب ہوگی، دلی سکون اور امن تو تب ملے گا جب ہمارا ہر عمل صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ہوگا اور تبھی وہ معاشرہ خلافت کے زیرِ سایہ قائم ہوگا جب ہمارا ہر عمل حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2021ء۔ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 جون 2021ء، صفحہ 5)

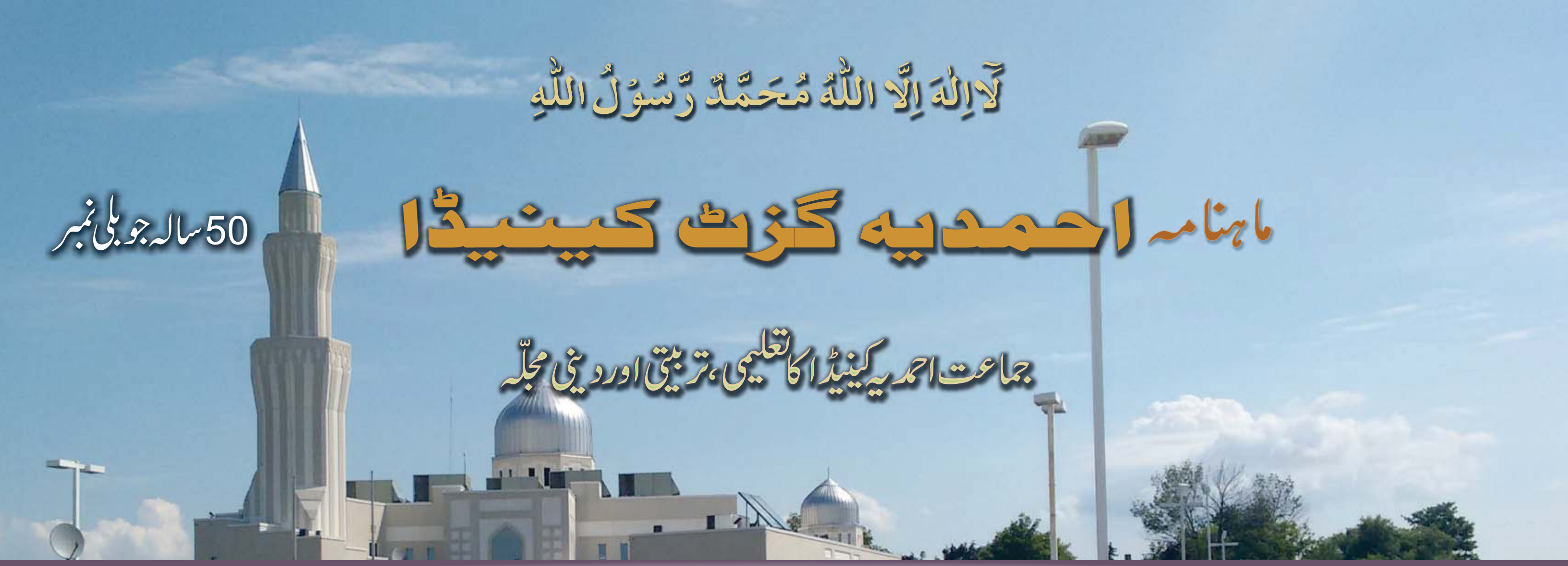

جون 2022ء ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری جلد نمبر 51 شمارہ 6

فہرست مضامین

★ قرآن مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدیہ گزٹ پچاس سالہ جوبلی کے لئے خصوصی پیغام	12
★ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا احمدیہ گزٹ پچاس سالہ جوبلی کے لئے پیغام	14
★ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا احمدیہ گزٹ پچاس سالہ جوبلی کے لئے پیغام	15
★ اطاعت رسول کیا ہے؟ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنا از مکرم فرخ سلطان محمود صاحب	16
★ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ : قرآن کریم کی عظیم الشان پیش گوئی کا ظہور از مکرم فرحان حمزہ احمد قریشی صاحب	20
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	24
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ابتدائی ماہ وسال از مکرم محمد زکریا ورک صاحب	29
★ ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی از خاکسار ہدایت اللہ ہادیؔ مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا	32
★ لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	51
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی چند یادیں اور چند تذکرے از مکرم شفیق اللہ صاحب	52
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر بعض پیغامات	53

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

شفیق اللہ اور منیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور بعض دوسرے

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ، ماہم عزیز اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ o	اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔
وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ o	اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی۔
وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ o	اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔
وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ o	اور جب جنت قریب کر دی جائے گی۔
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ o	ہر جان معلوم کرلے گی جو وہ لائی ہوگی۔

(سورۃ التکویر 81:11۔15)

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

كَاتِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"اِنَّ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْاٰنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ اٰيَتَيْنِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْ هُمَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْجَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ."

(صحیح البخاری، جلددوم، کتاب التفسیر)

رسولِ خداؐ کے کاتب

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) بُلا کر فرمایا: بے شک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو وحی لکھ کر دیتے رہے لہٰذا قرآن کریم جمع کرو۔ چنانچہ مَیں نے جمع کیا، یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملیں اور ان کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملیں یعنی لَقَدْجَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ ... تا آخر سورت"

(صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب التفسیر)

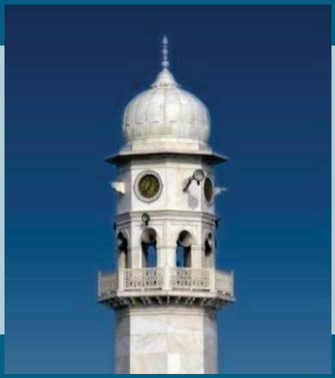

سُلْطَانُ الْقَلَم

اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سُلْطَانُ الْقَلَم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار فرمایا۔
(تذکرہ، صفحہ 421)

یدِ بیضا کہ با اوتابندہ : باز با ذوالفقار مے بینم

یعنی اس کا وہ روشن ہاتھ جو اتمام کے حجت کی رُو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے۔ پھر مَیں اس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ یعنی ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گزر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرّم اللہ وجہہٗ کے ہاتھ میں تھی۔ مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اس امام کو دے دے گا۔ اس طرح پر کہ اس کا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی۔ سو وہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہٗ ہے جو پھر ظاہر ہوگئی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سُلطَانُ القَلَم ہوگا۔ اس کی قلم ذوالفقار کا کام دے گی۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 399)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اپریل 2022ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ یکم/اپریل 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆ قرآنی آیات، تاریخی حوالہ جات اور ارشادات خلفائے احمدیت کی روشنی میں نہ صرف یہ ثابت ہے بلکہ واضح نفی ہے کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم/اپریل 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے فتنوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنی تصنیف سِرّ الخلافہ میں بیان فرماتے ہیں کہ ابنِ خلدون اور ابنِ اثیر نے لکھا کہ بنوطے، بنواسد طلیحہ، بنوغطفان، بنوہوازن اور بنوسلیم قبائل سمیت عرب کے عوام اور خواص مرتد ہوگئے اور انہوں نے زکوٰۃ دینی روک دی۔ مسلمانوں کی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے باعث ایسی حالت ہوگئی تھی جیسی بارش والی رات میں بھیڑ بکریوں کی ہوتی ہے یعنی خوف سے ایک جگہ اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اس وقت حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کو اپنے سے الگ نہ کریں لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اگر اللہ ہم پر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ احسان نہ فرماتا تو قریب تھا کہ ہم ہلاک ہو جاتے۔ آپؓ نے ہمیں اس بات پر اکٹھا کیا کہ ہم زکوٰۃ کی وصولی کے لیے جنگ لڑیں اور اللہ کی عبادت کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ موت ہمیں آلے۔

سارے عرب کے ارتداد اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سب کے خلاف قتال کیا۔ کتب تاریخ اور سیرت میں ایسے تمام افراد کے لیے مرتدین کا لفظ استعمال ہوا جس کی وجہ سے سیرت نگار اور علما کو غلطی لگی کہ گویا مرتد کی سزا قتل ہے۔ حالانکہ نہ تو قرآن کریم نے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتد کی سزا قتل بیان کی یا کوئی اور سزا مقرر کی۔ اس ضمن میں چند آیات پیش ہیں۔

وَمَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَیَمُتۡ وَہُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۚ وَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ○ (سورۃ البقرۃ 2:218)

ترجمہ: اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں بھی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ اس میں وہ بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَہُمۡ وَلَا لِیَہۡدِیَہُمۡ سَبِیۡلًا ○ (سورۃ النسا 4:138)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے، پھر انکار کر دیا، پھر ایمان لائے، پھر انکار کر دیا، پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے، اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے۔

پس بڑی واضح نفی ہے اس میں کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے اور یہی ہمارے لٹریچر میں تشریح بھی کی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ترجمۃ القرآن میں بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مرتد ہو جائے، پھر ایمان لے آئے، پھر مرتد ہو جائے، پھر ایمان لے آئے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور اگر کفر کی حالت میں مرے گا تو لازمی طور پر جہنمی ہو گا۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو اس کے بار بار ایمان لانے اور کفر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین نے تو کسی قسم کے جبر کی نفی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَیُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ٭ لَا انۡفِصَامَ لَہَا ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ○

(سورۃ البقرۃ 2:257)

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔ پس جو کوئی شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر قرآن کریم میں جگہ جگہ منافقین کا ذکر بھی موجود ہے اور کسی بھی منافق کے لیے کسی قسم کی سزا کا ذکر نہیں کیا گیا جب کہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ نہ ہی کسی منافق کو نفاق کی بنا پر کوئی سزا دی گئی۔ چنانچہ منافقین کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے کہ

قُلۡ اَنۡفِقُوۡا طَوۡعًا اَوۡ کَرۡہًا لَّنۡ یُّتَقَبَّلَ مِنۡکُمۡ ؕ اِنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ○ وَمَا مَنَعَہُمۡ اَنۡ تُقۡبَلَ مِنۡہُمۡ نَفَقٰتُہُمۡ اِلَّاۤ اَنَّہُمۡ کَفَرُوۡا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوۡلِہٖ وَلَا یَاۡتُوۡنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَہُمۡ کُسَالٰی وَلَا یُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا وَہُمۡ کٰرِہُوۡنَ ○

(سورۃ التوبہ 9 : 53 تا 54)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ خواہ تم خوشی سے خرچ کرو خواہ کراہت

کے ساتھ، ہرگز تم سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ یقیناً تم ایک بدکردار قوم ہو۔ اور انہیں کسی چیز نے اس بات سے محروم نہیں کیا کہ ان سے ان کے اموال قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر بیٹھے تھے نیز یہ کہ وہ نماز کے قریب نہیں آتے تھے مگر سخت سستی کی حالت میں۔ اور خرچ بھی نہیں کرتے تھے مگر ایسی حالت میں کہ وہ سخت کراہت محسوس کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس مبارک وجود پر قرآن کریم اتارا گیا جو کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ کا مصداق وجود تھا اس مبارک ہستی نے مرتد کے حوالہ سے کیا فرمایا۔

صحیح بخاری میں درج ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسلام قبول کرتے ہوئے آپؐ سے بیعت کی۔ بعد ازاں وہ اعرابی تین مرتبہ آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت مجھے واپس دے دیں۔ آپؐ نے تینوں مرتبہ انکار فرمایا۔ پھر وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا۔ اگر یہ بات سچ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو بار بار آپؐ کے پاس آیا کیوں نہ کہہ دیا کہ اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے اگر تم ارتداد اختیار کرو گے تو تمہیں قتل کیا جائے گا۔

دوسرا ثبوت اس امر کا صلح حدیبیہ کی دوسری شرط ہے جس کے مطابق اگر مسلمانوں میں سے کوئی شخص مرتد ہو کر مشرکین کی طرف چلا جائے تو مشرکین اس کو واپس نہیں کریں گے۔ اس شرط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ارتداد کے لیے شریعت اسلام میں قتل کی سزا مقرر ہوتی تو شرعی حد کے معاملے میں آپؐ کبھی بھی مشرکین کی بات قبول نہ فرماتے۔

ان آیات قرآنیہ اور ارشادات کی روشنی میں یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مرتد کی سزا قتل نہیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتدین کو کیوں قتل کرنے کا حکم دیا؟

حقیقت یہ ہے کہ آپؓ کے عہد میں مرتد ہونے والے صرف مرتد ہی نہیں تھے بلکہ وہ خونخوار ارادوں کے حامل باغی تھے جنہوں نے نہ صرف ریاست مدینہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو قتل کرنے کے بھیانک منصوبے بنائے بلکہ مختلف علاقوں میں مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر بڑی بے رحمی سے قتل کیا جس کی وجہ سے دفاعی اور انتقامی کارروائی کے طور پر ان محارب لوگوں سے جنگ کی گئی اور

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (سورۃ الشوریٰ 41:42)

اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔

اس کے تحت ان کو بھی ویسی ہی سزائیں دے کر قتل کرنے کے احکامات صادر کیے گئے جیسے جرائم کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔

علامہ طبری لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف حملہ آور قبائل کو شکست دی تو بنو ذبیان اور عبس ان مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے جو ان میں رہتے تھے اور ان کو ہر ایک طریق سے قتل کیا اور ان کے بعد دیگر اقوام نے بھی ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو اسلام پر قائم رہے۔

علامہ عینی جو صحیح بخاری کے شارح ہیں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں سے صرف اس لیے قتال کیا کیونکہ انہوں نے تلوار کے ذریعہ سے زکوٰۃ روکی اور امت مسلمہ کے خلاف جنگ برپا کی۔ امام خطابی نے لکھا ہے کہ ان کو مرتد صرف اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ لوگ مرتدین کی جماعتوں میں داخل ہو گئے تھے۔

تاریخی حوالوں کا خلاصہ یہی ہے کہ ایسے مرتدین حکومت کے خلاف مسلح بغاوت، اموالِ حکومت کو لوٹنے، مسلمانوں کو قتل کرنے اور انہیں زندہ جلا دینے کی بنا پر قتل کی سزا کے مستحق ہو چکے تھے۔ جیسا کہ قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ

(سورۃ المائدہ 34:5)

ترجمہ: یقیناً ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ انہیں سختی سے قتل کیا جائے یا دار پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں دیس نکالا دے دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

نماز جنازہ غائب

حضور انور نے آخر میں مکرم محمد بشیر شاد صاحب سابق مربی سلسلہ حال مقیم امریکہ، مکرم رانا محمد صدیق صاحب سیالکوٹ اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد خواجہ صاحب اسلام آباد کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا بھی تفصیلی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان سب کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اپریل 2022

رمضان المبارک کی مناسبت سے قبولیت دعا کی شرائط اور فلسفے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بصیرت افروز ارشادات کا بیان

☆ دنیا کے حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہ کاریوں سے بچائے اور ان کو عقل دے کہ یہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے ہوں۔

☆ بدری صحابہ کے متعلق ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی تیار کردہ ویب سائٹ اور موبائل ایپلی کیشن کا اجراء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/اپریل 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 187 کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیتِ مبارکہ کا درج ذیل ترجمہ پیش فرمایا۔

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

(سورۃ البقرۃ 187:2)

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کے مہینے سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں فیضِ خاص کا چشمہ جاری فرما دیا ہے۔ اس مہینے میں انسان اپنا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ

کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ عام حالات میں تو شیطان کو کھلی چھوٹ ہوتی ہے لیکن رمضان کے مہینے میں اسے باندھ دیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی خاطر روزہ رکھنے والوں کو مکمل طور پر اپنی حفاظت کے حصار میں لے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے دار کی جزا میں خود ہو جاتا ہوں۔ یہ کتنی بڑی خوش خبری ہے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ رمضان کی فرضیت، اہمیت اور احکامات کے بیچ میں آنے والی آیت ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کے طریق کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ ان لوگوں کے بارہ میں بیان فرمایا ہے کہ جو عبادالرحمٰن ہیں یا عبادالرحمٰن بننا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گھبراؤ نہیں میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ میری تمام صفات پر کامل یقین اور ایمان رکھو پھر دیکھو کس طرح قبولیت دعا کے نظارے تم دیکھتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لیے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازے میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی اور طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔

قبولیتِ دعا کے لیے کیسی حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟ اس بارہ میں آپؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔

اس مضمون کو بھی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے جہاں وہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سورۃ العنکبوت 29 : 70) یعنی جو لوگ ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھاتے ہیں۔

پس رمضان کا مہینہ خاص طور پر اس جہاد کا مہینہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جو شخص نہایت لاپروائی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفیض ہو جائے جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل تمام زور اور تمام اخلاص سے اس کو ڈھونڈتا ہے۔

پس دعاؤں کی قبولیت کے لیے بھی پہلے اپنی حالتوں کو بدل کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانا ضروری ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ میری طرف ایک قدم چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔ پس خدا تعالیٰ تو ہم پر اتنا مہربان ہے لیکن اخلاص و وفا شرط ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان میں تو دعویٰ کریں کہ ہم نمازیں پڑھیں گے، خدا تعالیٰ کے احکامات اور حقوق العباد ادا کریں گے لیکن رمضان گزرنے کے بعد پھر خدا تعالیٰ اور اس کے احکامات کو بھول جائیں۔ دنیا داری ہم پر غالب ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ پر یہ شکوہ نہیں ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں لیکن میری دعائیں تو نہیں سنی گئیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اپنے بندے کو پیار کی آغوش میں لینے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے تو اپنے بندے کے اپنی طرف آنے کی اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی ایک ماں کو اپنے گم شدہ بچے کے ملنے کی خوشی ہوتی ہے یا جس طرح ایک مسافر کو ریگستان میں اپنے سامان سے لدے گم شدہ اونٹ کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اس فیض سے حصہ لینے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے جہاد کو کبھی کم نہ ہونے دیں۔ یہ ایسا مضمون ہے جسے بار بار سن کر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اس مضمون سے متعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ جس طرح ہماری دنیاوی زندگی میں ہر فعل کے لیے ایک ضروری نتیجہ ہے ایسا ہی دین کے متعلق بھی یہی قانون ہے۔ خدا تعالیٰ ان دو مثالوں میں صاف فرماتا ہے کہ جو لوگ اس فعل کو بجا لائے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی جستجو میں پوری پوری کوشش کی تو اس فعل کے لیے لازمی طور پر ہمارا یہ فعل ہوگا کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھا دیں گے۔ اور جن لوگوں نے کجی اختیار کی اور سیدھی راہ پر چلنا نہ چاہا تو ہمارا فعل اس کی نسبت یہ ہوگا کہ ہم ان کے دلوں کو کج کر دیں گے۔

فرمایا: انسان کے دل پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ سعید روحوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرماتا ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا کہ جو ہماری راہ میں جہاد کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے یہ تو وعدہ ہے۔ ادھر یہ دعا بھی سکھا دی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدِ نظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔

قادیان کا ایک واقعہ کسی نے بیان کیا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی مسجد مبارک کے کونے میں کھڑے نماز میں بڑی رقت اور خشیت سے ہاتھ باندھ کر دعا کیے جا رہے تھے۔ جب غور کر کے سنا تو بار بار اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا فقرہ دہرا رہے تھے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ جس قدر کاروبار دنیا کے ہیں سب میں اول انسان کو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کو پانے کے لیے محنت کی ضرورت ہے۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کے بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضلِ الٰہی وارد نہیں ہوگا۔

فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا ... الخ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے وہ بجا لائے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی بیس ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے ایک کانٹے کی بھی درد برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہماری راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہوگا ایک دو گھنٹے کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں ہے۔

توبہ واستغفار

پھر توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ توبہ اور استغفار حصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی میں دیکھو بھلا انہوں نے محض معمولی نمازوں سے ہی وہ مدارج حاصل کر لئے تھے۔ نہیں! بلکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے واسطے اپنی جانوں تک کی پرواہ نہیں کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح قربان ہو گئے جب جا کر ان کو یہ رتبہ حاصل ہوا۔

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت ایک اضطرار اور بیقراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لیے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اوّل اوّل جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دور ہونا ضروری ہے جب وہ دور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقت نہیں کرنی پڑے گی دعا بھی ایک مجاہدے کو چاہتی ہے جو شخص دعا سے لاپروائی کرتا اور اس سے دور رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس سے

دور ہوجاتا ہے۔جلدی اور شتاب کاری یہاں کام نہیں دیتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رمضان کو ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق جوڑنے والا بنا دے۔

عالمی حالات کے لئے دعا کی تحریک

دنیا کے حالات کے لیے بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہ کاریوں سے بچائے اور ان کو عقل دے کہ یہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے ہوں۔

تین سو تیرہ بدری صحابہ کی ویب سائٹ کا اجراء

نمازِ جمعہ کے بعد میں ایک ویب سائٹ اور موبائل ایپلی کیشن کا اجراء کروں گا جو ایم ٹی اے نے بنائی ہے۔اس میں تین سو تیرہ بدری صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے متعلق میرے خطباتِ جمعہ کو جمع کیا گیا ہے۔اس ویب سائٹ پر قارئین بدری صحابہؓ کے متعلق بنائی گئی پروفائلز کو پڑھ سکتے ہیں۔ہر صحابی سے متعلق سوال و جواب کا ایک کوئز موجود ہے اسی طرح مفید نقشے اور مشکل الفاظ اور ناموں کا عربی تلفظ بھی سنا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ویب سائٹ کو لوگوں کے لیے فائدے کا موجب بنائے۔آمین!

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 15/اپریل 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆ حوالہ جات کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتدین کو ان کے ارتداد کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی بغاوت اور جنگ کی وجہ سے سزا دی تھی۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مستحکم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط بنام عرب قبائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف سر الخلافہ میں درج کیا تاکہ پڑھنے والے ایمان اور بصیرت میں ترقی کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15/اپریل 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتدین کے خلاف کئے جانے والے اقدامات کا تذکرہ ہو رہا تھا۔مختلف حوالہ جات کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتدین کو ان کے ارتداد کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی بغاوت اور جنگ کی وجہ سے سزا دی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بھی اس ارتداد کو سرکشی اور بغاوت سے تعبیر کیا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام اور مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ پڑے۔بہت سے منافق مرتد ہوگئے۔افترا پردازوں کے ایک گروہ نے دعویٰ نبوت کر دیا۔مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور بدکردار آدمی مل گئے اور فتنے بھڑک اٹھے۔مومنوں پر ایک شدید زلزلہ طاری ہوگیا۔ایسے وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے والد خلیفہ بنائے گئے تو آغاز ہی میں آپؓ نے ہر طرح سے فتنوں کو موجزن اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کی سرگرمیوں اور منافق مرتدوں کی بغاوت کو دیکھا اور آپؓ پر اتنے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ پیوست زمین ہوجاتے لیکن آپؓ کو رسولوں جیسا صبر عطا کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آن پہنچی۔جھوٹے نبی قتل اور مرتد ہلاک کر دیئے گئے۔فتنے دور کر دیئے گئے۔اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آفت سے بچا کر ان کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔دین کو تمکنت بخشی اور ایک جہان کو حق پر قائم کر دیا۔مفسدوں کے چہرے کالے کر دیئے اور اپنا وعدہ پورا کیا۔اس تکلیف کے بعد مومنوں کے دل روشن اور چہرے شاداب ہوگئے۔وہ آپؓ کو ایک مبارک وجود اور نبیوں کی طرح تائید یافتہ سمجھتے تھے اور یہ سب کچھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدق اور گہرے یقین کی وجہ سے تھا۔

باغیوں کا قلع قمع کرنے کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوج کو تقسیم کیا اور گیارہ سپہ سالاروں کو اسلامی جھنڈے دے کر مختلف علاقوں میں محاذوں پر بھیجا۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلیحہ بن خویلد اور بطاح مالک بن نویرہ سے، حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسیلمہ سے، حضرت مہاجر بن ابوامیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنسی کی فوجوں، قیس بن مکشوح اور کندہ سے، حضرت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حمقتین میں، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قضاعہ و ودیعہ اور حارث کی جمعیتوں سے، حضرت حذیفہ بن محصن غلفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل دبا سے، حضرت عرفجہ ہرثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہرہ میں، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمامہ اور قضاعہ میں، حضرت طریفہ بن حاجز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنوسلیم اور ہوازن سے، حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تہامہ میں اور حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین میں باغیوں سے مقابلے کا حکم دیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر دستے کے امیر کو حکم دیا کہ جہاں جہاں سے وہ گزریں وہاں کے طاقتور مسلمانوں کو اپنے ساتھ لیں اور بعض طاقتور افراد کو وہیں اپنے علاقے کی حفاظت کے لئے پیچھے چھوڑ دیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے ایک مصنف لکھتے ہیں کہ ان مہمات کے لیے ذوالقصہ فوجی مرکز قرار پایا۔یہاں سے منظم اسلامی افواج ارتداد کی تحریک کو کچلنے کے لیے مختلف علاقوں کی طرف روانہ ہوئیں۔دستوں کی تقسیم اور ان کے مواقع کی تحدید سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جغرافیہ کا دقیق علم رکھتے تھے اور انسانی آبادیوں اور جزیرۂ عرب کے راستوں سے بخوبی واقف تھے۔لشکروں کے ساتھ رابطہ بھی انتہائی دقیق تھا۔تمام لشکر آپس میں مربوط تھے اور یہ خلافت کی اہم کامیابیوں میں سے تھا کیونکہ ان لشکروں کے اندر قیادت کی مہارت کے ساتھ حسنِ تنظیم بھی موجود تھا۔مرتدین اپنے اپنے

علاقوں میں متفرق تھے اور یہ تصور کئے ہوئے تھے کہ چند ماہ میں تمام مسلمانوں کا صفایا کر دیں گے۔ اسی لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ اچانک ان کی شوکت وقوت کا صفایا کیا جائے اور ان کا فتنہ بڑھنے سے قبل ہی ان کی خبر لی جائے اور انہیں اس بات کا موقع نہ دیا کہ وہ اپنا سر اٹھا سکیں اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچا سکیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے قائدین کی تقرری کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک اور مصنف ڈاکٹر علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دارالخلافہ مدینہ کی حفاظت کے لیے فوج کا ایک حصہ اپنے پاس رکھا اور اسی طرح امور حکومت میں رائے اور مشورہ کے لئے کبار صحابہؓ کی ایک جماعت اپنے پاس رکھی۔ قائدین کو حکم فرمایا کہ ارتداد سے متاثرہ علاقوں میں موجود مسلمان جو قوت اور طاقت کے مالک ہیں ان کو اپنے ساتھ شامل کرلیں اور ان علاقوں کی حفاظت کی خاطر کچھ افراد کو وہاں مقرر کر دیں۔ مرتدین کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الحرب خدعة کے اصول کو اپنایا یعنی فوج کے اہداف کچھ ظاہر کرتے حالانکہ مقصود کچھ اور ہی ہوتا۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں سیاسی مہارت علمی تجربہ علم راسخ اور ربانی فتح اور نصرت نمایاں ہوتی ہیں۔

اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو فرمان بھی لکھے تھے۔ ایک عرب قبائل کے نام اور دوسرا سپہ سالاران فوج کی ہدایت کے لیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف لطیف سرُّ الخلافة میں عرب قبائل کے نام لکھے جانے والے خط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مناسب ہے کہ ہم یہاں وہ خط درج کر دیں (تا کہ) اس خط پر اطلاع پانے والے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شعائر اللہ کی ترویج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سنن کے دفاع میں مضبوطی کو دیکھ کر ایمان اور بصیرت میں ترقی کریں۔

اس خط میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبائل کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی اور تمہارے اس بخت کی اور نصیب کے حصول کی جو اللہ کے ہاں تمہارے لیے مقرر ہے اور وہ تعلیم جو تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پاس لے کر آیا اس پر عمل کرنے کی تمہیں تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی سے راہنمائی حاصل کرو اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رکھو کیونکہ ہر وہ شخص جسے اللہ ہدایت نہ دے وہ گمراہ ہے اور ہر وہ شخص جسے وہ نہ بچائے وہ آزمائش میں پڑے گا اور ہر وہ شخص جس کی وہ اعانت نہ فرمائے وہ بے یارومددگار ہے۔ پس جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ قرار دے وہ گمراہ ہے۔ پھر انہوں نے لکھا کہ میں نے اپنے پیغامبر کو حکم دیا ہے کہ وہ میرے اس خط کو تمہارے ہر مجمع میں پڑھ کر سنا دے اور اذان ہی اسلام کا اعلان ہے پس جب مسلمان اذان دیں تو وہ بھی اذان دے دیں اور ان پر حملہ سے رک جائیں اور اگر وہ اذان نہ دیں تو ان پر حملہ جلد کرو اور جب وہ اذان دے دیں تو جو ان پر فرائض ہیں ان کا مطالبہ کرو اور اگر وہ انکار کریں تو ان پر جلد حملہ کرو اور اگر اقرار کرلیں تو ان سے قبول کر لیا جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرا خط گیارہ امرائے لشکر کے نام تحریر فرمایا اور ہر امیر کو تاکیدی حکم دیا کہ وہ ہر معاملے میں ظاہر اور باہر میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ جہاں تک اس کی استطاعت ہے اور اس کو اللہ کے معاملے میں جدوجہد کا اور ان لوگوں سے جہاد کا حکم دیا ہے جنہوں نے اللہ سے پیٹھ پھیر لی اور اسلام سے رجوع کرتے ہوئے شیطانی آرزوں کو اختیار کر لیا ہے۔ سب سے پہلے ان پر اتمام حجت کرے، انہیں اسلام کی طرف دعوت دیں۔ اگر وہ اس کو قبول کرلیں تو ان لوگوں سے لڑائی سے رک جائے اور اگر وہ اس کو قبول نہ کریں تو ان پر فی الفور حملہ کرے یہاں تک کہ اس کے سامنے جھک جائیں۔ پھر وہ ان لوگوں کو ان کے حقوق اور فرائض بتائے اور وہ ان سے وصول کرے جو ان پر فرض ہے اور انہیں دے جو ان کے حقوق ہیں۔ جس نے انکار کیا تو اس سے لڑائی کی جائے۔ اگر اللہ اسے ان پر فتح عطا کرے تو ان کو بری طرح اسلحہ اور آگ کے ذریعہ قتل کیا جائے گا۔

ڈاکٹر علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ اس خط میں یہ ذکر ہے کہ مرتدین باغیوں کو آگ میں جلا دیا جائے۔ کسی کو جلانے کی سزا دینا تو جائز نہیں ہے۔ آگ کے ذریعہ عذاب دینا صرف اللہ کا کام ہے لیکن یہاں انہیں جلانے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ ان بدمعاشوں نے اہل ایمان کے ساتھ یہی برتاؤ کیا تھا لہٰذا یہ قصاص کے طور پر تھا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی یہی فرمایا ہے کہ جیسا کوئی کرتا ہے اس کو اس کے مطابق ہی سزا دو، بدلہ لینے کے لیے۔ باغیوں نے مسلمانوں کو جلانے اور انہیں گھناؤنے طریقے سے قتل کرنے کے جرم کا ارتکاب کیا تھا لہٰذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح ان کو قتل کرنے اور سلوک کرنے کا حکم دیا تھا جیسا انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ یہ ذکر آگے بھی ان شاء اللہ بیان ہوگا۔ رمضان میں شاید دوسرے خطبہ بھی بیچ میں آتے رہیں گے ہو سکتا ہے وقت لگ جائے لیکن بہرحال جو بھی آئندہ خطبہ اس پر آئے گا، اس میں تفصیل بیان ہوگی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اپریل 2022ء

رمضان المبارک کی مناسبت سے تقویٰ کے متعلق
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
بصیرت افروز ارشادات کا بیان

☆ رمضان اور روزوں کے فیض سے ہم تب ہی حصہ پاسکیں گے جب ہم روزوں کے ساتھ اپنے تقویٰ کے معیار بھی بلند کرنے والے ہوں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/اپریل 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل ہم رمضان کے مہینے سے گزر رہے ہیں اور تقریباً دو عشرے ختم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے کہ روزے تم پر اس لیے فرض کیے گئے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس رمضان اور روزوں کے فیض سے ہم تب ہی حصہ پاسکیں گے جب ہم روزوں کے ساتھ اپنے تقویٰ کے معیار بھی بلند کرنے والے ہوں گے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ کیا صرف نام کا روزہ رکھنا، سحری افطاری کرنا یہ ہمیں روزے کی ڈھال کے پیچھے لے آئے گا؟ نہیں! بلکہ روزے کے لوازمات اور بنیادی مقصد یعنی تقویٰ کے حصول کو بھی دیکھنا ہوگا۔ ہم اپنے آپ کو مومن مسلمان کہتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے آپؐ کی پیش گوئی کے مطابق

آنے والے مسیح ومہدی کو مانا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اپنے اندر اسلام کی حقیقی روح قائم رکھنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے راہنمائی لیں۔ جب ہم تقویٰ کے متعلق آپؑ کے ارشادات دیکھتے ہیں تو ہمیں تقویٰ کے مضمون سے آگاہی ہوتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: سنو! ایمان کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ یہ بات کہ تقویٰ کیا ہے اس وقت تک پتا نہیں چل سکتی جب تک ان باتوں کا مکمل علم نہ ہو کہ کن باتوں سے اللہ نے روکا اور کن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے لیے بار بار قرآن شریف پڑھو۔ چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔

پس اس رمضان میں جہاں ہم قرآن شریف پڑھ رہے ہیں تو اس سوچ سے پڑھنا چاہئے کہ اس کے اوامر ونواہی پر ہم غور کرتے جائیں۔ آپؑ نے اس بات کو بڑے زور سے بیان فرمایا ہے کہ جب تک انسان متقی نہیں بنتا اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۔(سورۃ العنکبوت 5 : 28) یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں کی عبادات قبول فرماتا ہے۔

فرمایا: یہ سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں کا ہی قبول ہوتا ہے۔ عیبوں اور برائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا ہی رہا تو تم ہی بتاؤ کہ اس نماز نے اس کو کیا فائدہ پہنچایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قسم کا تقویٰ ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں اس کے متعلق آپؑ کے بعض اقتباسات پیش کرتا ہوں جن سے ہماری راہنمائی ہوتی ہے۔ فرمایا: اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لیے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے۔ انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ تقویٰ سے سب شے ہے، قرآن نے ابتداء اسی سے کی ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے مراد یہی ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے۔ فرمایا ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ... الخ (سورۃ حٰم السجدہ 41:31) اس سے بھی مراد متقی ہیں۔ یعنی ان پر زلزلے آئے، ابتلاء آئے، آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو کر چکے ہیں اس سے نہ پھرے۔ وفا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھا۔ جب انہوں نے صدق و وفا دکھلائی تو اس کا اجر یہ ملا کہ تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ (سورۃ حٰم السجدہ 41:31) یعنی اس پر فرشتے اترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو۔ خدا تمہارا متولی ہے۔

پس کیا خوش قسمت ہیں جن کا اللہ تعالیٰ ولی اور متکفل ہو جائے۔ پھر اس امر کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ مومن اور کافر کی کامیابی میں کیا فرق ہوتا ہے آپؑ فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لیے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لیے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کیونکہ وہ اپنی محنت اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا (سورۃ النحل 16:129) یعنی خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔

تقویٰ کی راہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں انہیں ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور حقوقِ عباد کی ادائیگی کرنا، اس سے انسان میں روحانی خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

بدعات کے پھیلنے اور تقویٰ سے دوری کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ہزار ہا قسم کی بدعات ہر فرقے اور ہر گروہ میں اپنے اپنے رنگ میں پیدا ہو چکی ہیں۔ تقویٰ اور طہارت جو انسان کا اصل منشا اور مقصود تھا جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے خطرناک مصائب برداشت کیے وہ آج مفقود اور معدوم ہو گیا ہے۔ جیل خانوں میں جا کر دیکھو کہ جرائم پیشہ لوگوں میں زیادہ تعداد کن کی ہے۔

گھانا میں ہمارے ایک منسٹر تھے ایک میٹنگ میں کہا گیا کہ جیلوں میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے تو انہوں نے چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ میں احمدی ہوں اور ان مسلمانوں میں تم دیکھ لو کہ کوئی احمدی نہیں ہو گا یا ہوں گے تو برائے نام ہوں گے۔ جب جائزہ لیا گیا تو یہی بات درست نکلی۔ پس حقیقی مومن اور حقیقی احمدی کی یہ نشانی ہے اور یہ بہت بڑا تبلیغ کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔

ہمیں اپنے اور اپنی نسلوں کے تقویٰ کے معیاروں کی کتنی فکر کرنی چاہئے اس کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ یاد رکھو انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (سورۃ الضحیٰ 93:12) پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے۔

متقی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور دیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں کہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ فرمایا: قانونِ قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ سب کچھ معرفتِ کاملہ کے بعد ملتا ہے۔ خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑھ معرفتِ کاملہ ہے جسے یہ دی گئی اسے ہر ایک گناہ سے نجات دی گئی۔ پس ہمیں نجات کے لیے کسی خون، کسی صلیب یا کفارے کی ضرورت نہیں۔ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔

ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور اعتراض کیا کہ آپؑ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جب کہ آپ تو سیّد نہیں۔ ایک سیّد ایک امتی کی بیعت کس طرح کر سکتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہوتی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات 49:14) خدا کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔

پھر اپنی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ کیا دنیا میں ایسا ہوا ہے کہ چوبیس سال سے برابر ایک انسان رات کو منصوبہ بناتا ہے اور صبح کو خدا کی طرف لگا کر کہتا ہے کہ مجھے یہ وحی یا الہام ہوا اور خدا اس سے مواخذہ نہیں کرتا۔ متقی تو ایک ہی بات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور یہاں تو ہزاروں ہیں۔ زمانہ الگ پکار رہا ہے۔ احادیث مِنْکُمْ مِنْکُمْ کہہ رہی ہیں۔ سورۃ النور میں بھی مِنْکُمْ لکھا ہے۔

قساوتِ قلبی اور بہائم کی طرح جو زندگی بسر ہو رہی ہے وہ الگ بتا رہی ہے۔ صدی کے سر پر کہتے تھے کہ مجدد آتا ہے اب بائیس سال بھی ہو چکے۔ کسوف و خسوف بھی ہو لیا۔ طاعون بھی آ گئی، حج بھی بند ہوا۔ ان سب باتوں کو دیکھ کر اب بھی یہ لوگ نہیں مانتے تو ہم کیونکر جانیں کہ ان میں تقویٰ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف زاویوں سے جو ہمیں نصائح فرمائی ہیں وہ بعض حوالے میں نے پیش کیے ہیں تا کہ ہمیں تقویٰ کے مطلب اور اس کی گہرائی کا علم ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ہم آپؑ کی جماعت میں شامل ہو کر تقویٰ کی حقیقی روح کو سمجھنے والے ہوں اور رمضان کے ان بقیہ دنوں میں جس حد تک ممکن ہو تقویٰ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ اپریل 2022ء

☆ رمضان المبارک کے فیض کو جاری رکھنے کے لیے نماز کی ادائیگی، قرآن کریم کو پڑھنا اور سمجھنا اور باہمی محبت و اخوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بصیرت افروز ارشادات کا بیان

☆ فرض روزوں کا مہینہ رمضان تو ختم ہو رہا ہے لیکن باقی فرائض کی ادائیگی کے معیاروں میں ترقی کرتے چلے جانے کا وقت شروع ہو رہا ہے۔

☆ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔

☆ دنیا کے حالات، اسیرانِ راہ مولیٰ اور مختلف ممالک میں بسنے والے احمدیوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29/ اپریل 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بے شک فرض روزوں کا مہینہ رمضان تو ختم ہو رہا ہے لیکن باقی فرائض کی ادائیگی کے معیاروں میں ترقی کرتے چلے جانے کا وقت شروع ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے مابین سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ چھوٹے گناہ اور غلطیاں توبہ واستغفار نہ کرنے پر کبیرہ گناہ بن جاتے ہیں۔ پس ان سے بچنے کے لیے انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھے اور استغفار کرتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلسل نصیحت فرمائی کہ اپنی عبادتوں کے بھی اور بندوں کے بھی حق ادا کرو۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیے ہوئے لائحہ عمل کو ہم اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں تو یقیناً ہم نیکیوں میں بڑھنے اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کو ملانے والے ایسے راستوں پر چلنے والے بن جائیں گے جو غلطیوں اور گناہوں سے بچانے اور معاف کروانے کے راستے ہیں۔

رمضان میں فرض نمازیں اور نوافل ہم خاص اہتمام سے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ سال کے بارہ مہینوں میں ادا کرنا ضروری ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔

نماز کی اہمیت کے ضمن میں فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تحلیل میں مصروف رہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ خوب سمجھ لو کہ عبادت میں جو لذت اور سرور ہے وہ دنیا کی تمام لذتوں اور حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند تر ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور جوش کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ جب ایک دفعہ انسان کو مزہ آ جاتا ہے تو پھر اس لذت کا بھی پتہ لگ جاتا ہے پھر اس طرف توجہ بھی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (سورۃ ھود11: 115) یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں یا فرمایا کہ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ لیکن بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر روح اور راستی کے ساتھ نہیں۔ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ فرمایا کہ نماز کو اس طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے تھے البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بے شک ادا کرو اور خدا تعالیٰ سے مانگو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ جس طرح ایک شخص بادشاہ کے دربار میں تو کچھ نہ کہے لیکن جب باہر آ جائے تو اپنی درخواست پیش کرے۔ کیا فائدہ ہو گا ایسے؟ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع وخضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔

پھر فرمایا کہ نماز کی حقیقت کو سمجھنے کے بعد ایک مومن کا کام ہے کہ قرآن کریم کو بھی پڑھے، سمجھے اور اس کی طرف توجہ رکھے کیونکہ یہ بھی ایک ذریعہ ہے رمضان کو اگلے رمضان سے جوڑنے کا۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہیں ٹھہر سکے گی۔

نیکیوں کو قائم رکھنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ہدایت فرمائی کہ دین کو ہر حال میں دنیا پر مقدم رکھو۔

فرمایا: دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو بالکل دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ جو دین کی ترقی کی فکر کرتے ہیں اور یہ گروہ حزب اللہ کہلاتا ہے جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔ دین کو حاصل کرنا بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تجارت ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنۡجِیۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۔ (سورۃ الصّف61: 11) یعنی کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟ فرمایا: ہر ایک امر پر جو سمجھ نہ آئے پوچھنا چاہئے تا کہ معرفت میں زیادتی ہو۔ فرمایا کہ عملی ترقی کے لیے پوچھنا ضروری ہے۔ پس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لیے جہاں ایمان میں مضبوطی ضروری ہے وہاں علمی اور عملی ترقی بھی

ضروری ہے اوراس کے لیے کوشش بھی کرنی چاہئے۔

رمضان کے فیض کو جاری رکھنے کے لیے آپ نے آپس کے تعلقات میں اعلیٰ اخلاق دکھانے، محبت اور بھائی چارے کو بڑھانے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنیکی کوششوں کو مسلسل جاری رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی مگر یہ ابتلاء اور کمزوری کے دن ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ ایک دوسرے کی دل آزاری کرنا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔

فرمایا: میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ (سورۃ آل عمران 3 : 104) یعنی تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ یادرکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لیے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض وغایت ہونی چاہئے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کرسکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تا کہ خدا کے محبوب بن جاؤ۔

فرمایا کہ یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لیے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں۔ میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ ثابت کرنا ہوگا اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اس یقین کے ساتھ کی ہے کہ آپؑ وہی مسیح و مہدی ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی تو ہمیں اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ دنیا کے لیے ایک نمونہ بننا ہوگا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیار قائم کرنے ہوں گے۔ توحید کے قیام کے لیے ہر قربانی دینی ہوگی تبھی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعاؤں کی تحریک

حضورِ انور نے فرمایا کہ دنیا کے لیے بھی دعائیں کریں کہ دنیا کے حالات بہتر ہوں۔ آپس میں جو دشمنیاں چل رہی ہیں، ملک ملک جو حملے کر رہے ہیں وہ عقل کے ناخن لیں اور ان چیزوں سے باز آجائیں۔ دنیا بہت زیادہ تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ یہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچان لیں تو تبھی اس سے نکل سکتے ہیں۔

اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک کے اسیرانِ راہِ مولیٰ نیز وہاں بسنے والے احمدیوں کی مشکلات کی آسانی کے لیے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اسی طرح احمدی اسیران کے لیے دعا کریں۔

پاکستان کے جو حالات ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ دنیا کے بعض اور ممالک میں حالات ہیں ان کے لیے دعا کریں۔

افغانستان کے اسیران ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ الجزائر کے اسیران ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ پاکستان میں تو قانون کی وجہ سے، مولوی کے خوف یا عوام کے خوف سے، ججوں کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے اور پاکستان میں بھی احمدی آزادی سے رہنے لگیں۔

نماز جنازہ

حضور انور نے آخر میں مکرم عبدالباقی ارشد صاحب چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ یوکے کی وفات پر ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 5، 12، 19، 26؍اپریل 3؍مئی 2022ء)

سب کو بے حد مبارک یہ جوبلی گزٹ کی

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

فیضان ہے یہ سارا اللہ کے کرم کا
ہم ہیں سپاہی اس کے سلطاں ہے جو قلم کا
پایا زمانہ ہم نے اس دور کے حکم کا
سایہ سدا ہو دائم اس احمدی علم کا

پیاروں کو صد مبارک یہ جوبلی گزٹ کی
سب کو بے حد مبارک یہ جوبلی گزٹ کی

ہوتا ہے عام اس سے دنیا میں نورِ قرآں
بڑھتا رہے گا اس سے ہر لحظہ علم و عرفاں
ہے کینیڈا گزٹ یہ ہر حسن میں نمایاں
بہتر جزائیں پائیں راضی ہو رب رحماں

پیاروں کو صد مبارک یہ جوبلی گزٹ کی
سب کو بے حد مبارک یہ جوبلی گزٹ کی

اللہ کی اس کو حاصل ہرگام پر ہو نصرت
زندہ رہے جماعت قائم رہے خلافت
بڑھتی رہے ہمیشہ آپس کی یہ محبت
سب کام کرنے والوں پر ہو خدا کی رحمت

پیاروں کو صد مبارک یہ جوبلی گزٹ کی
سب کو بے حد مبارک یہ جوبلی گزٹ کی

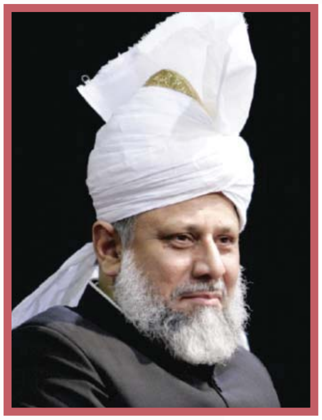

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّــاصر

وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

امام جماعت احمدیہ

اسلام آباد۔یوکے

HM – 06-05-2022

مکرم امیر صاحب جماعت کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے 50 سال پورے ہونے پر خصوصی شمارہ کے لئے پیغام کی درخواست کی ہے۔ اس موقع پر میرا پیغام یہ ہے کہ جماعتی Organ کا ایک خاص یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ افراد جماعت کی تربیت کے لئے ایک خاص کردار ادا کرنے والا ہو اور اس کے ذریعہ ان کی ایسی تربیت ہو جس سے وہ نہ صرف اپنی ذاتی تربیت کرنے کے قابل ہوں بلکہ اپنے بچوں اور عزیزوں کی تربیت میں بھی وہ ایک فعال کردار ادا کرنے والے ہوں اور پھر اس سے انہیں جماعتی لیٹریچر سے بھی واقفیت حاصل ہو جس کو پھر وہ تبلیغ کے کام کے لئے بھی استعمال کر سکیں۔ امید ہے کہ آپ کے رسالہ نے گذشتہ سالوں میں اپنا یہ کردار ادا کرنے کی کوشش کی ہوگی لیکن اگر 50 سال پورے ہونے پر بھی یہ کوشش نہیں ہوئی تو اب اس نہج پر کام کریں کہ آئندہ کے لئے یہ افراد جماعت کے لئے اور خاص طور پر نئی نسل کے لئے ایک اہم کردار ادا کر سکے۔ میں نے عموماً دیکھا ہے کہ رسالہ تو آپ شائع کر دیتے ہیں لیکن اسے کوئی پڑھتا نہیں۔ خاص طور پر نئی نسل کا اس طرف رجحان نہیں ہے۔ اس لئے اس میں نئی نسل کے مزاج اور علمی ضرورتوں کے مطابق بھی مضامین شائع ہونے چاہئیں جن کے ذریعہ ان کی تربیت کے جو پہلو ہیں انہیں خاص طور

پر اجاگر کیا جائے تا کہ نئی نسل کے نوجوان بھی اسے پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور اس رسالہ کی اشاعت کا جو اصل مقصد ہے کہ اس کے ذریعہ تربیت اور تبلیغ کی جائے اس کو یہ رسالہ پورا کرنے والا ہو اور صرف شائع کر دینا ہی اس کا مقصد نہ ہو۔ اللہ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

والسلام

خاکسار

[signature]

خليفة المسيح الخامس

نقل دفتر پی ایس اسلام آباد (یوکے)

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا احمدیہ گزٹ پچاس سالہ جوبلی کے لئے پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

پیارے احبابِ جماعت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی کامیاب اشاعت کے پچاس سال پورے ہونے پر خاکسار آپ سب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ 1972ء میں ایک چھوٹے نیوز بلیٹن کی صورت میں شروع ہونے والا احمدیہ گزٹ اب ایک خوبصورت اور موثر مجلّہ کی صورت اختیار کر گیا ہے اور احبابِ جماعت کی تعلیمی اور تربیتی تشنگی کو دور کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک!

ابتداً جب انٹرنیٹ وغیرہ ایسے ذرائع ابلاغ و مواصلات آج کل کی طرح میسر نہیں تھے، احمدیہ گزٹ احبابِ جماعت کے آپس میں روابط اور جماعتی مساعی کی اطلاعات کے لئے نہایت اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ کینیڈا ایسے وسیع ملک میں پھیلے احمدی احباب بڑی محبت کے ساتھ احمدیہ گزٹ کے نئے شمارے کا انتظار کرتے تھے اور موصول ہونے پر پہلی فرصت میں اس کو پڑھتے اور جماعتی حالات سے واقفیت حاصل کرتے تھے۔

احمدیہ گزٹ میں چھپنے والا مواد قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیمات، آنحضرت ﷺ کے ارشادات وسیرت ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات پر مبنی ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ خطبات و خطابات کے خلاصہ جات کی اشاعت بھی گزٹ کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ اسی طرح مختلف علمائے کرام کے علمی، تربیتی اور تبلیغی مضامین بھی شائع کئے جاتے ہیں۔

گزٹ کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں جماعتی حالات اور کینیڈا بھر کی جماعتوں میں منعقد ہونے والے جماعتی پروگراموں کی رپورٹیں بھی شامل کی جاتی ہیں۔ اسی طرح اطلاعِ عام کے حصہ میں احبابِ جماعت کی طرف سے موصولہ ذاتی اطلاعات بھی شائع کی جاتی ہیں جس سے احبابِ جماعت ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے ہیں اور ہر خوشی میں غمی میں شریک ہوتے ہیں۔

احمدیہ گزٹ کتابی شکل میں ہمیشہ احبابِ جماعت کے لئے میسر رہا ہے۔ تاہم آج کل انٹرنیٹ اور ملٹی میڈیا کے دَور میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احبابِ جماعت کی سہولت کے لئے گزٹ آن لائن (ahmadiyyagazette.ca) اور سوشل میڈیا (ٹوئیٹر: @AMJGazetteCA) پر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اس موقع پر احمدیہ گزٹ کی ٹیم بھی ہمارے شکریہ کی خاص مستحق ہے۔ گزشتہ 50 سالوں میں مدیروں، کارکنوں ، رضاکاوں ، مضمون نگاروں اور شعرا نے بڑی محنت اور دلجمعی کے ساتھ گزٹ کی کامیاب اشاعت میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ احبابِ جماعت گزٹ کے سابقہ و حالیہ تمام متعلقین کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

آخر میں ایک بار پھر خاکسار تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں احمدیہ گزٹ کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ کرے کہ احمدیہ گزٹ آئندہ بھی ہماری تعلیمی اور تربیتی ضروریات پورا کرنے والا ہو اور جماعت کے ساتھ اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ہماری وابستگی کو مزید مستحکم کرنے والا بنائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو پہلے سے بڑھ کر اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

والسلام

خاکسار

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا احمدیہ گزٹ پچاس سالہ جوبلی کے لئے پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

معزز قارئین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج ’احمدیہ گزٹ کینیڈا‘ کو جاری ہوئے پچاس سال بیت چکے ہیں۔ چنانچہ یہ سال اس کی پچاس سالہ جوبلی کا سال ہے۔ اسی خوشی اور تشکّر کے اظہار کے لئے اس کا یہ خصوصی اور تاریخی نمبر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

قارئین کے لئے یہ حقیقت باعثِ مسرت ہو گی کہ جماعت کی دیگر کتب اور رسائل کے ساتھ یہ گزٹ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں قرآنی پیشگوئی ’’وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ‘‘ کی صداقت کی ایک عملی گواہی پیش کرتا ہے۔ کیونکہ جہاں یہ قرآنی پیشگوئی آخری زمانے میں موعود مسیح کی بعثت کی نشانی کے طور پر اس دنیا میں بکثرت کتب و رسائل کی اشاعت کی خبر دیتی ہے وہاں لفظ ’الصُّحُف‘ خصوصیّت کے ساتھ ان کتب و رسائل کی نشاندہی بھی کرتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے لکھے اور شائع کئے جائیں گے۔ اس پیشگوئی اور الٰہی تقدیر کا ایک چھوٹا سا جزو یا ایک چھوٹی سی اکائی ہمارا ’احمدیہ گزٹ کینیڈا‘ بھی ہے۔ الحمدللہ کہ یہ رسالہ 1972ء میں شروع کیا گیا۔ ان ابتدائی مخلصوں کی خدمت میں جنہوں نے اسے شروع کیا یا اس میں کسی پہلو سے بھی کام کیا، خاکسار سب اراکینِ ادارہ اور تمام قارئین کی طرف سے خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم سے نوازے اور ان پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ گزٹ اپنا پچاس سالہ ارتقائی سفر طے کرتے ہوئے مضبوط بنیادوں پر ایک مستقل ادارے کے طور پر قائم ہو چکا ہے۔ یہاں یہ حقیقت کسی طور بھی نظرانداز نہیں کی جا سکتی کہ اس رسالہ کے ارتقائی سفر میں خلافتِ حقّہ کی روشنی اور مقدس خلفاء کی راہنمائی اور دعائیں بنیادی ذریعہ ہیں۔ فالحمدللہ

یہ رسالہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے مقدّس خلفاء کی تعلیمات سے لبریز ہے۔ اسی طرح یہ ایک معلومات افزا، شعر و ادب سے مزیّن، علمی مواد پر مشتمل، دیدہ زیب اور قارئین کا پسندیدہ رسالہ ہے۔ یہ رسالہ کینیڈا میں ہر ماہ باقاعدگی سے ہر احمدی گھر میں پہنچ رہا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں احمدی جماعتوں کو بھی ترسیل کیا جاتا ہے۔

خاکسار اس ادارے کے ہر رکن کو اس کامیاب رسالے اور اس کے اس خاص نمبر کی تاریخی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے ان سب کو بہترین جزا دے اور انہیں بے حد برکتوں سے نوازے۔

والسلام
خاکسار
ہادی علی

لاریب خلافت سے عبادت ہے عبادت

مکرم مولانا میر انجم پرویز صاحب، لندن

ہوتے نہیں دل سرخوشِ صہبائے محبت
پیتے نہ اگر جامِ مئے حسنِ خلافت

مژدہ دلِ افسردہ! کہ تا روزِ قیامت
ہے صحتِ ایمان و عمل کی یہ ضمانت

ورنہ تو یہ تربت سدا آمادہ بہ فرقت
اس حبلِ الٰہی کے تمسک میں ہے وحدت

ہے عصمتِ کبریٰ تو ہے قدرتِ اولیٰ
ہے عصمتِ صغریٰ کا نشاں دوسری قدرت

آیات مجسم ہے ہر اک مظہرِ قدرت
دیدارِ رخِ یار ہے مصحف کی تلاوت

اعدا بھی اخوت کی لڑی میں ہیں پروئے
اک جسم کے اعضا ہیں سب افرادِ جماعت

حق دین وہی جس کو خلافت سے ہے تمکیں
لاریب خلافت سے عبادت ہے عبادت

میں دامنِ امید و رجا تھامے ہوئے ہوں
اس خاکِ کفِ پا پہ بھی ہو جائے عنایت

اطاعتِ رسول کیا ہے؟ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنا

مکرم فرخ سلطان محمود صاحب، لندن

یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک ایسے نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے زیرِسایہ دنیا کے کناروں تک وسعت اختیار کر چکا ہے۔ ہر قوم اور ہر ملت سے تعلق رکھنے والے جاں نثار، خلافت کے ایک اشارے پر عمل کرنا سعادت خیال کرتے ہیں۔ اس کا متاثر کن اظہار اس وقت دیکھنے میں آتا ہے جب بارگاہِ خلافت کی طرف سے کسی تحریک کا اعلان ہوتا ہے تو مومنین کی جماعت اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ اپنے آقا کی توقعات سے کہیں بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہے۔ پس نظامِ خلافت عطا ہونے پر جہاں ہمیں خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے وہاں اس عظیم ذمہ داری کے حقوق ادا کرنے کے لیے بھی اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ خلیفہ وقت کی اطاعت کے حوالے سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا۔ پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نماز پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو۔ یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے۔ اطاعتِ رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت، تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے (چھوڑنے) کے لیے کھڑے ہوجائیں۔

(تفسیر کبیر۔ سورۃ نور، صفحہ 369)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اطاعت کے عظیم الشان فوائد یوں بیان فرماتے ہیں:

''اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔''

(الحکم قادیان۔ 10 فروری 1901ء)

قرآن کریم میں آیتِ استخلاف میں خلافت کی عظیم الشان اہمیت و برکات کا بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ برکات تب تک جماعت مومنین کو حاصل ہوتی رہیں گی جب تک وہ خلافت کی اطاعت کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہیں گے۔ بصورتِ دیگر فاسق اور بدعہد قرار دیئے جاکر تمام تر برکات سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ آیتِ استخلاف سے پہلے والی آیت میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

خلافت کی بے مثال اطاعت کے واقعات قرونِ اولیٰ میں جب تک نظر آتے رہے تب تک خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید اور نصرت بھی مومنین کی جماعت کے شامل حال رہی۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کے علاقہ میں مسلم افواج کے کمانڈر انچیف تھے لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد بعض مصالح کی وجہ سے آپؓ کو معزول کرکے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمانڈر انچیف مقرر فرمادیا۔ جب یہ اطلاع حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی تو آپؓ نے اطاعتِ خلافت کا شاندار نمونہ پیش کرتے ہوئے خود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفۃ الرسول کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (امین الامت) سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں ان کی اطاعت کرو۔ آپؓ خود چل کر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور انہیں سپہ سالاری سونپ دی۔ عسکری تاریخ میں شاذ ہی ایسی مثال ملے گی لیکن یہ سب خلافت کی اطاعت کے سبب ممکن ہوا کیونکہ صحابہ جانتے تھے کہ ساری کامیابیوں کا دارومدار اطاعتِ خلافت میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بعض امور میں باہم اختلاف دیکھ کر روم کے بادشاہ نے اسلامی مملکت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے لکھا کہ ہوشیار رہنا ہمارے آپس کے اختلاف سے دھوکا نہ کھانا۔ اگر تم نے حملہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جو پہلا جرنیل تمہارے مقابلہ کے لیے نکلے گا وہ میں ہوں گا۔

ایسے بے شمار واقعات تاریخ میں زریں روشنائی میں رقم ہیں اور انہی واقعات کا تسلسل ہی گویا آج کے زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے مہدیٔ موعود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک بار پھر جاری ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو بھی ایسے خدام عطا فرمائے کہ اطاعت و وفا ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ آپؑ حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

وہ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 581)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں اطاعت کی حقیقی روح قائم کرنے کے لئے متعدد مواقع پر ارشادات فرمائے ہیں۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا:

''یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سر ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہوسکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔'' (الحکم قادیان۔ جلد 5، نمبر 5 مورخہ 10 فروری 1901ء)

گویا حضور علیہ السلام نے احمدیوں سے اطاعتِ امام اور فرمانبرداری کے جس معیار کی توقع فرمائی ہے اس میں حقیقی وحدت کا راز پنہاں ہے۔ یعنی اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حوالے سے احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ یہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد اولوالامر کی اطاعت ہے اور اولوالامر میں نظام جماعت کا ہر شخص شامل ہے۔ ایک احمدی بھی جو عہدیدار نہیں ہے اور وہ جو عہدیدار ہے۔ ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ ہر احمدی ہر عہدیدار کی اطاعت کرے۔ پس یہ اطاعت کے معیار ہیں جو ایک احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی سے توحید کا قیام ہونا ہے۔

سب سے پہلے اس کے لئے عہدیدار یا کوئی بھی شخص جس کے سپرد کوئی بھی خدمت کی گئی ہے اپنا جائزہ لے اور اطاعت کے نمونے قائم کرے کیونکہ جب تک کام کرنے والوں میں اطاعت کے اعلیٰ معیار پیدا کرنے کی روح پیدا نہیں ہوگی، افراد جماعت میں وہ روح پیدا نہیں ہوسکتی۔ پس ہر لیول پر جو عہدیدار ہیں چاہے وہ مقامی عاملہ کے ممبر یا صدر جماعت ہیں، ریجنل امیر ہیں یا مرکزی عاملہ کے ممبر یا امیر جماعت ہیں اپنی سوچ کو اس سطح پر لائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہے کہ اپنی، اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کریں۔ اور جب یہ مقام حاصل ہوگا تو پھر دل اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر جائے گا اور روح کو حقیقی خوشی اور لذت حاصل ہوگی۔ ایسا مومن جو کام بھی کرے گا وہ یہ سوچ کر کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے اور یہی ایک مومن کا مقصد ہونا چاہئے۔ پس جہاں جماعتی عہدیداران یہ روح اپنے قول وفعل سے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش کریں وہاں مربیان اور مبلغین کا بھی کام ہے کہ اپنے قول وفعل کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے جماعت کی اس نہج پر تربیت کریں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ ہر سطح پر، ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ (ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 9؍جون 2006ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت میں دسویں شرط یہ بیان فرمائی ہے:

یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

سیدنا امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہم سے اس بات کا عہد لے رہے ہیں کہ اس نظام میں شامل ہو کر محبت اور بھائی چارے کا ایک رشتہ مجھ سے قائم کر رہے ہو، یہ تم اقرار کر رہے ہو کہ چونکہ آنے والے مسیح کو ماننے کا خدا اور رسول کا حکم ہے اس لئے یہ تعلق اللہ تعالیٰ کی خاطر قائم کر رہا ہوں۔ گویا اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اسلام کو اکنافِ عالم میں پہنچانے کے لئے، پھیلانے کے لئے رشتہ جوڑ رہے ہیں۔ اس لئے یہ تعلق اس اقرار کے ساتھ کامیاب اور پائیدار ہوسکتا ہے جب معروف باتوں میں اطاعت کا عہد بھی کرو اور پھر اس عہد کو مرتے دم تک نبھاؤ۔ اور پھر یہ خیال بھی رکھو کہ یہ تعلق یہیں ٹھہر نہ جائے بلکہ اس میں ہر روز پہلے سے بڑھ کر مضبوطی آنی چاہئے اور اس میں اس قدر مضبوطی ہو اور اس کے معیار اتنے اعلیٰ ہوں کہ اس کے مقابل پر تمام دنیاوی رشتے، تعلق، دوستیاں ہیچ ثابت ہوں۔ ایسا بے مثال اور مضبوط تعلق ہو کہ اس کے مقابل پر تمام تعلق اور رشتے بے مقصد نظر آئیں۔ چونکہ یہ خیال دل میں پیدا ہوسکتا ہے کہ رشتہ داریوں میں کبھی کچھ لو اور کچھ دو، کبھی مانو اور کبھی منواؤ کا اصول بھی چل جاتا ہے۔ تو یہاں یہ واضح ہو کہ واضح طور پر یہ ارشاد بھی فرمایا تمہارا یہ تعلق غلامانہ اور خادمانہ تعلق بھی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔ تم نے یہ اطاعت بغیر چون وچرا کے کرنی ہے۔ کبھی تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ یہ کہنے لگ جاؤ کہ یہ کام ابھی نہیں ہوسکتا، یا ابھی نہیں کر سکتا۔ جب تم بیعت میں شامل ہوگئے ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے نظام میں شامل ہو گئے ہو تو پھر تم نے اپنا سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دیا اور اب تمہیں صرف ان کے احکامات کی پیروی کرنی ہے، ان کی تعلیم کی پیروی کرنی ہے۔ اور آپ کے بعد چونکہ نظام خلافت قائم ہے اس لئے خلیفہ وقت کے احکامات کی، ہدایات کی پیروی کرنا تمہارا کام ہے۔ لیکن یہاں یہ خیال نہ رہے کہ خادم اور نوکر کا کام تو مجبوری ہے، خدمت کرنا ہی ہے۔ خادم کبھی کبھی بڑبڑا بھی لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ذہن میں رکھو کہ خادمانہ حالت ہی ہے لیکن اس سے بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ کی خاطر اخوت کا رشتہ بھی ہے اور اللہ کی خاطر اطاعت کا اقرار بھی ہے اور اس وجہ سے قربانی کا عہد بھی ہے۔ تو قربانی کا ثواب بھی اس وقت ملتا ہے جب انسان خوشی سے قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ (ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 26؍ستمبر 2003ء)

ہم جانتے ہیں کہ آج ہم نے خلیفۂ وقت کی بیعت کر کے اپنے اسی عہد کو دہرایا ہے جو شرائط بیعت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شامل فرمایا ہے۔ پس اطاعت کے ضمن میں یہ ایک نکتہ ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ امام کی غیر مشروط اور صدقِ دل کے ساتھ اطاعت کرنی لازمی ہے۔ کیونکہ یہی واحد صورت ہے جس کے نتیجے میں جماعت کی یکجہتی اور اتحاد قائم رہ سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر نماز میں امام کوئی غلطی کر بیٹھے تب بھی سوائے سبحان اللہ کہنے کے کسی کو نکتہ چینی کرنے یا ذاتی طور پر اپنی علیحدہ درست نماز ادا کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا بلکہ لازمی طور پر ہر مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا میں وہی غلطی دہرانا ہوگی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس حکم پر سر تسلیم خم کرنے کے نتیجے میں ہی وہ برکات حاصل ہوسکتی ہیں جو جماعت سے وابستہ ہیں۔ پس اگر کوئی بھی فرد مبینہ طور پر خود کو صحیح گردانتے ہوئے امام کی اطاعت سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو نہ صرف اس جماعت کے اتحاد اور یکجہتی کو نقصان پہنچانے والا ہوتا ہے بلکہ اس فردِ واحد کی عبادت اور نماز کی اہمیت بھی باقی نہیں رہتی۔ گویا اطاعت کیے بغیر اس کی ساری عبادات محض لاحاصل مشقت بن کر رہ جائے گی۔

پس غور طلب بات ہے کہ اسلام میں جب کہ ایک وقتی طور پر بنائے جانے والے امام الصلوٰۃ کی اطاعت کو اس حد تک لازمی قرار دیا گیا ہے کہ اگر وہ نماز میں کوئی غلطی کرتا ہے تو مقتدیوں کو بھی وہ غلطی دہرانے کا حکم ہے تو پھر بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (جن کے ہاتھ پر ہم سب نے حضرت امام الزمان علیہ السلام کے نمائندے کے حیثیت سے بیعت کی ہوئی ہے) کی بہ دل و جان اطاعت اور فرمانبرداری کرنا کس قدر ضروری ہے اور اس سے روگردانی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:

''اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہوجائیں ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

خدا تعالیٰ نے خلیفہ وقت کی اطاعت کے نتیجے میں ہی بے شمار احمدیوں کو نہایت اعلیٰ روحانی مدارج اور دنیاوی اعزازات سے نوازا جب کہ ان اعزازات کی حامل شخصیات نے بھی خلافت سے وفا اور مخلصانہ اطاعت کا حق ادا کرنے کی مقدور بھر مساعی فرمائی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی اور علمی مقام کا غیروں نے بھی برملا اعتراف کیا ہے۔ حضرت مولانا شیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں میں نے دیکھا کہ جو ادب و احترام اور جو اطاعت اور فرمانبرداری آپؓ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرتے تھے اس کا نمونہ کسی اور شخص میں نہیں پایا جاتا تھا۔ آپؓ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاتے تو دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے۔ اور جتنا وقت آپؓ کی خدمت میں حاضر رہتے اسی

طرح دوزانو ہی بیٹھے رہتے۔ میں نے یہ بات کسی اور صاحب میں نہیں دیکھی۔ اسی طرح آپؓ ہر امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطاعتِ خلافت کا سرٹیفکیٹ تو خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بایں الفاظ عطا فرمایا:

''میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار ہے کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔''

(اخبار بدر قادیان۔ 4/جولائی 1912ء)

انفرادی سطح پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی خلافت احمدیہ کی پاکیزہ خواہشات اور ارشادات کے سامنے کامل وفا کے ساتھ سرِتسلیم ختم کرنے کی جو مثالیں آج احمدیوں نے قائم کی ہیں وہ سوائے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے کہیں اور نظر نہیں آتیں۔ تقسیم ہند کے خوفناک حالات میں مرکز احمدیت قادیان کی حفاظت کی خاطر وقف ہو جانے والے سینکڑوں درویشان کرام نے خلافت کی اطاعت میں لمبا عرصہ محاصرے اور بائیکاٹ کی زندگی گزاری۔ ان کا ہر روز ان کے لیے نئی زندگی کا پیغام اور نئی قربانیوں کا پیش خیمہ ہوتا تھا۔ اطاعتِ خلافت کے ان مجسموں کی عظیم قربانیوں کو دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''آپ لوگ وہ ہیں جو ہزار ہا سال تک احمدیت کی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے اور آپؓ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی کیونکہ خدا کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں ملتا۔''

(اخبار بدر قادیان۔ 4/جولائی 1912ء)

حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم 1977ء سے 2007 تک ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کے عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے۔ اپنے جلیل القدر باپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی جدائی بھی برداشت کی لیکن خلافت کی محبت میں قادیان میں رہنے کا عہد خوب خوب نبھایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات ہوئی تو اس موقع پر بھی آپ ربوہ نہیں جاسکتے تھے۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور حضورؒ کی وفات کے اگلے روز ایک خط لے کر اپنی اہلیہ اور ایک بیٹی کے پاس لائے کہ اس کو پڑھ کر اس پر دستخط کر دو۔ اس میں بغیر نام کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کرنے کے متعلق لکھا تھا۔ تو بیٹی نے اس پر کہا کہ ابا ابھی تو خلافت کا انتخاب بھی نہیں ہوا۔ ہمیں پتہ نہیں کہ کون خلیفہ بنے گا تو کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ کا چہرہ دیکھ کر بیعت نہیں کرنی بلکہ میں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کی بیعت کرنی ہے۔ تو یہ تھا خلافت سے عشق اور محبت اور اس کا عرفان۔

(ماخوذ از خطبہ فرمودہ 4/مئی 2007ء)

سیدنا مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر سینکڑوں ہزاروں احمدیوں نے بلاتوقف لبیک کہنے کی سعادت اس دور میں بھی حاصل کی جب 1923ء میں ملکانہ کے علاقے میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک شدھی نے زور پکڑا۔ امت مسلمہ کی زبوں حالی دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بیقرار ہوا اور آپؓ نے خطبہ جمعہ میں اپنے خرچ پر ان علاقوں میں جا کر تبلیغ کے ذریعے ان مرتدین کو اسلام میں لانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ آپؓ نے فرمایا:

''ہر ایک کو اپنا کام آپ کرنا ہوگا۔ اگر کھانا آپ پکانا پڑے گا تو پکائیں گے۔ اگر جنگل میں سونا پڑے گا تو سوئیں گے۔ جو اس محنت اور مشقت کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں وہ آئیں۔ ان کو اپنی عزت اپنے خیالات قربان کرنے پڑیں گے۔ ایسے لوگوں کی محنت باطل نہیں جائے گی۔ ننگے پیر چلیں گے۔ جنگلوں میں سوئیں گے۔ خدا ان کی اس محنت کو جو اخلاص سے کی جائے گی ضائع نہیں کرے گا۔ اس طرح جنگلوں میں ننگے پاؤں پھرنے سے ان کے پاؤں میں جو سختی پیدا ہو جائے گی وہ حشر کے دن جب پل صراط سے گزرنا ہوگا ان کے کام آئے گی۔ مرنے کے بعد ان کو جو مقام ملے گا وہ راحت اور آرام کا مقام ہوگا۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 15/مارچ 1923ء، صفحہ 6)

اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ، سرکاری ملازمین، اساتذہ، تجار غرضیکہ ہر طبقے سے فدائی دعوت الی اللہ کے لیے نکل آئے اور ان کی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں روحیں ایک بار پھر خدائے واحد کا کلمہ پڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں جھک گئیں۔ حضورؓ کے خطبہ جمعہ سے اگلے روز ایک معمر بزرگ قاری نعیم الدین صاحب بنگالی جب حضور مجلس میں تشریف رکھتے تھے تو انہوں نے اجازت لے کر عرض کیا کہ گو میرے بیٹوں مولوی ظل الرحمٰن اور مطیع الرحمٰن معلم بی اے کلاس نے مجھ سے کہا نہیں، مگر میں نے اندازہ کیا ہے کہ حضورؓ نے جو راجپوتانہ میں جا کر تبلیغ کرنے کے لیے تحریک کی ہے، شائد ان کے دل میں ہو کہ اگر وہ حضورؓ کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کریں گے تو مجھے، جو اُن کا بوڑھا باپ ہوں، تکلیف ہوگی۔ لیکن میں حضورؓ کے سامنے خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ مجھے ان کے جانے اور تکالیف اٹھانے میں ذرا بھی غم یا رنج نہیں۔ اور اگر یہ دونوں خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے مارے بھی جائیں تو میں ایک بھی آنسو نہیں گراؤں گا بلکہ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گا۔ پھر یہی دونوں نہیں میرا تیسرا بیٹا محبوب الرحمٰن بھی اگر خدمت اسلام کرتا ہوا مارا جائے اور اگر میرے دس بیٹے ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی میں کوئی غم نہیں کروں گا اس پر حضور نے اور احباب نے جزاک اللہ کہا۔

تحریک شدھی کے دنوں ہی میں ایک احمدی خاتون نے حضور کو لکھا کہ میں صرف قرآن مجید جانتی ہوں اور تھوڑا سا اردو۔ میں نے اپنے بیٹے سے سنا ہے کہ مسلمان مرتد ہو رہے ہیں اور حضور نے وہاں جانے کا حکم دے دیا ہے۔ مجھے ابھی اگر حکم ہو تو فوراً تیار ہو جاؤں۔ بالکل دیر نہ کروں گی۔ خدا کی قسم اٹھا کر کہتی ہوں ہر تکلیف اٹھانے کو تیار ہوں۔

ایک غریب عورت جس کا گزارا جماعتی وظیفہ پر تھا حضورؓ کے سامنے حاضر ہو کر یوں گویا ہوئی: حضور! سر کا جو دوپٹہ ہے یہ بھی جماعت کا ہے، میرے کپڑے بھی جماعت کے وظیفے کے بنے ہوئے ہیں۔ میری جوتی بھی جماعت کی دی ہوئی ہے۔ کچھ بھی میرا نہیں میں کیا پیش کروں۔ حضور صرف دو روپے ہیں جو جماعت کے وظیفے سے ہی میں نے کسی ضرورت کے لیے جمع کیے ہوئے تھے یہ میں پیش کرتی ہوں۔

حضور نے یہ معمولی رقم قبول فرمائی۔ اور دنیا نے دیکھا کہ خلافت کے متوالوں نے شدھی کے رخ کو اللہ کے فضل و کرم سے پلٹا اور آج بھی اس دور کی مخلص جماعتیں قائم ہیں۔

خلافت کی اطاعت میں جذبات کی عظیم الشان قربانی کا ایک قابل تقلید واقعہ یوں ہے کہ پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم سر فیروز خان نون کے رشتہ دار ملک صاحب خان نون مخلص احمدی تھے۔ کسی سبب سے وہ اپنے دو بھائیوں یعنی سر فیروز خان اور میجر ملک سردار خان سے ناراض ہو گئے اور تعلق منقطع کر لیے۔ سارے خاندان پر ملک صاحب خان کا رعب تھا۔ اس لیے ان سے تو کوئی بات نہ کر سکا۔ البتہ سر فیروز خان نون حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے کہ ہماری صلح کروائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک صاحب خان نون کو طلب کیا اور فرمایا: اتنی رنجش اور ناراضگی بہت نامناسب ہے۔ آپ پہلے سر فیروز خان صاحب کے پاس جا کر معذرت کریں اور پھر اپنے چھوٹے

بھائی میجر سردار خان صاحب سے معافی مانگیں اور پھر آج ہی مجھے رپورٹ دیں۔

ملک صاحب خان بیان کرتے ہیں کہ حضورؓ کے اس حکم سے میرے دل میں انقباض پیدا ہوا کہ حضورؓ نے ناراضگی کی وجہ دریافت فرمائے بغیر چھوٹے بھائیوں کے سامنے مجھے جھکنے کا حکم دے دیا۔ تاہم میری مجال نہ تھی کہ تعمیل ارشاد میں تاخیر کرتا۔ چنانچہ پہلے سرفیروز خان صاحب کی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ وہ بڑی محبت سے میری طرف لپکے اور زاروقطار روتے ہوئے کہنے لگے میں قربان جاؤں مرزا محمودؓ پر جنہوں نے ہمارے خاندان پر یہ احسانِ عظیم کیا۔ جب میں نے ان سے معافی مانگی تو کہنے لگے آپ میرے عزیز ترین بڑے بھائی ہیں آپ مجھے خدا کے لیے معاف کر دیں پھر میں جلد ہی ان سے بمشکل اجازت لے کر میجر صاحب کے ہاں پہنچا وہ بھی خوشی اور ممنونیت کے جذبات سے مغلوب تھے۔ ان کے اصرار پر بھی وہاں نہ رکا کیونکہ حضورؓ نے رپورٹ دینے کا حکم دے رکھا تھا۔ چنانچہ سیدھا حضورؓ کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا سنایا۔ حضورؓ بہت خوش ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: آپ کے لیے میرا یہ حکم دل پسند تو شاید نہ ہوا ہوگا کہ کسی قسم کی تحقیقات کرنے یا ناراضگی کی وجوہ معلوم کیے بغیر ہی آپ کو حکم دے دیا کہ جاؤ اپنی عمر سے چھوٹے بھائیوں سے معافی مانگو۔ وجہ یہ تھی کہ آپ نے میری بیعت کی ہوئی ہے۔ سرفیروز خان اور میجر سردار خان کے ساتھ تو میرے معاشرتی تعلقات ہی ہیں۔ وہ میرے حکم کے پابند تو نہیں، مگر آپ پابند ہیں۔ پھر حدیث ہے کہ جو اپنے روٹھے ہوئے بھائی کو منانے میں پہل کرے گا وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا۔ یہ استعارہ کا کلام ہے مگر بہرحال اس حدیث کی رو سے آپ ایک ہزار سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ پھر سوچ لیں کہ یہ کس قدر منافع کا سودا ہے۔

دراصل اطاعت ایک ایسا حکم یا عمل ہے جس کے بغیر کوئی نظام چل نہیں سکتا، کوئی پروگرام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ یہ روح جماعت احمدیہ کے ہر فرد میں بدرجہ اولیٰ نظر آتی ہے جس سے غیر بھی اتنے متاثر ہوئے کہ چوٹی کے مخالفین نے بھی بارہا اس کا اقرار کیا۔ مثلاً مولوی ظفر علی خان ظفرؔ صاحب کہتے ہیں:

احرار یو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ (ایک خوفناک سازش، مصنفہ مظہر علی اظہر۔ صفحہ 196)

حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم (سابق یوگندر پال) جب ہندو مذہب ترک کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آ گئے تو غیر معمولی علمی اور روحانی ترقی کی اور اپنی بقیہ زندگی ایک مبلغ کی حیثیت سے اشاعتِ اسلام کرتے ہوئے بسر کر دی۔ خلافت سے محبت اور اس کی اطاعت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ آپ نے اپنی زندگی کے واقعات کو قلم بند کرتے ہوئے بہت سے واقعات بیان فرمائے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جب بھی خلیفۂ وقت کے ارشاد پر کسی نے لبیک کہا تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ناموافق حالات میں بھی غلامانِ احمدیت کی حفاظت، تائید اور نصرت کے سامان پیدا فرما دیے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ شدھی تحریک کے دوران ایک دن ہمارا وفد نگر یا جواہر پہنچا جہاں کے تمام مسلمان مرتد ہو گئے تھے۔ گاؤں والوں نے کہا کہ آپ لوگ یہاں سے نکل جائیں ورنہ جبراً نکال دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم وہاں سے رات گیارہ بجے کے قریب نکلے۔ راستہ دریائے گنگا کے کنارے کنارے تھا۔ رات اندھیری تھی جس کی وجہ سے کافی دِقت ہوتی تھی۔ چوہدری وزیر محمد صاحب آگے آگے چلتے اور پھر کھڑے ہو کر آواز دیتے کہ آجاؤ راستہ ٹھیک ہے تو ہم سب آگے چل دیتے۔ ایک مقام پر راستہ نہایت خطرناک تھا کیونکہ وہاں پر ایک نالہ گنگا میں آ کر گرتا تھا۔ اسی اثنا میں دریائے گنگا سے ایک چراغ نمودار ہوا جو بڑھتے بڑھتے اونچے منارے کے برابر ہو گیا اور ہمارے بالکل قریب آ گیا جس کی وجہ سے ہم نے وہ خطرناک راستہ آسانی کے ساتھ طے کر لیا۔ میں چونکہ نیا نیا مسلمان ہوا تھا اس لیے میں ڈر کر میاں محمد یامین صاحب مرحوم کے ساتھ چمٹ گیا کہ شاید کوئی بھوت چڑیل نہ ہو۔ میری گھبراہٹ کو دیکھ کر انہوں نے کہا: میاں فکر نہ کرو یہ خدائی آگ ہے جو تمہاری راہنمائی کے لیے خدا تعالیٰ نے بھیجی ہے۔ یہ پہلا نشان تھا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے صداقتِ اسلام کا دکھایا۔

بنگال میں تعیناتی کے دوران ایک بار جب محترم مہاشہ محمد عمر صاحب رخصت پر ربوہ آئے ہوئے تھے تو آدھی رات کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے پیغام آیا کہ آپ کو حضورؓ نے بلایا ہے۔ آپ حاضرِ خدمت ہوئے تو حضورؓ نے فرمایا کہ خبر ملی ہے کہ مودودی صاحب مشرقی پاکستان کے دورہ پر جا رہے ہیں اس لیے آپ فوری طور پر ڈھاکہ چلے جائیں اور ان کے دورہ کے اثرات زائل کرنے کی کوشش کریں۔ حضورؓ نے دو سو روپے سے کچھ زائد ہوائی جہاز کے کرایہ کے لیے بھی دیئے۔ آپ نے گھر آ کر فوری طور پر جانے کی تیاری شروع کر دی۔ صبح تین چار بجے بذریعہ بس لاہور پہنچے اور وہاں سے بذریعہ جہاز ڈھاکہ پہنچ گئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ڈھاکہ کے احمدیہ مرکز کے قریب ہی ایک کھلے میدان میں مودودی صاحب کا پہلا جلسہ تھا۔ جلسہ گاہ میں ہزاروں لوگ جمع تھے۔ جب میں نے یہ نظارہ دیکھا تو واپس مسجد میں جا کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں سر رکھ دیا اور دعا کی کہ اے مولا کریم! تیرے خلیفہ نے تو مجھے اس دورہ کے اثرات زائل کرنے کے لیے یہاں بھجوایا ہے اور میرے بس سے تو یہ بات باہر ہے۔ میں ابھی سجدہ میں ہی تھا کہ میرے معاون دوست بھاگتے ہوئے آئے اور بتایا کہ جلسے میں فساد ہو گیا ہے۔ جب ہم جلسہ گاہ میں پہنچے تو لوگ شالہ مودودی شالہ مودودی کے نعرے لگا رہے تھے اور اپنی دھوتیاں اٹھا اٹھا کر سٹیج کے سامنے ناچ رہے تھے۔ یہاں تک کہ مودودی صاحب کو جوتیوں کا ہار پہنایا گیا۔ پولیس نے مودودی صاحب کو ان کی حفاظت کے پیشِ نظر اپنے حلقہ میں لے لیا اور جلسہ بند کروا دیا۔ ان کا دوسرا جلسہ چٹاگانگ میں تھا وہاں بھی یہی حشر ہوا۔ بالآخر انتظامیہ نے مودودی صاحب کو کہا کہ ہم آپ کی حفاظت کی ذمہ داری سے قاصر ہیں آپ برائے مہربانی بنگال سے تشریف لے جائیں۔ چنانچہ جس مقصد کے لیے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا وہ بغیر میری کسی کوشش کے اللہ تعالیٰ نے بطریق احسن پورا فرما دیا۔ الحمد للہ

حضرت مہاشہ صاحب کو احمدیت اور خلافت کی بہت غیرت تھی اور اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی کر سکتے تھے۔ ایک دفعہ اپنے بچوں سے فرمایا کہ میں نے احمدیت کے لیے بڑی قربانی کی ہے۔ ہر چیز چھوڑ دی۔ اپنا مذہب، ماں باپ، بہن بھائی، اپنا وطن، زمین، جائیداد۔ اگر کل کو تمہاری کسی حرکت کی وجہ سے مجھے تم لوگوں میں اور جماعت میں سے کسی ایک کو چننا پڑا تو تم لوگ جان لو کہ میرا فیصلہ کیا ہوگا اس لیے مجھے اس مقام پر نہ جانے دینا کہ مجھے تم کو چھوڑنا پڑے۔

حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ سے ایک بار کسی نے پوچھا کہ آپ کی ترقیات اور کامیابیوں کا کیا راز ہے تو آپؓ نے بے ساختہ جواب دیا:

"Because through all my life I was obedient to Khilafat."

یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ میں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں۔

(باقی صفحہ 56)

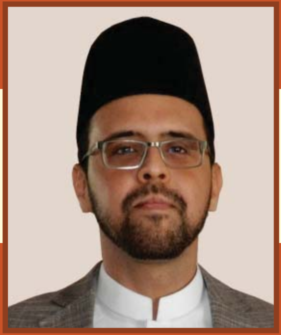

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ : قرآنِ کریم کی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا

قرآن کریم نے مسیح موعود کے زمانے کی علامات میں سے ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (سورۃ التکویر 11:81) یعنی اور جب صحیفے پھیلا دیئے جائیں گے۔ اس آیت میں دورِ آخرین کے متعلق ایک عظیم پیشگوئی پنہاں تھی جو اپنے وقت پر نہایت شان سے پوری ہوئی۔

آنحضرت ﷺ کے تبلیغی خطوط

سب سے پہلے حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں اس آیت کریمہ کا عملی اظہار آپؐ کے بادشاہوں کے نام خطوط کی صورت میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عالمگیر پیغمبر بنا کر پوری دنیا کی طرف مبعوث فرمایا، جیسا کہ قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (سورۃ الاعراف 159:7) یعنی تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ پس اس عالمی مشن کے پیشِ نظر صلح حدیبیہ کے بعد سن 6 ہجری میں آپؐ نے اس زمانے کی بڑی سلطنتوں کے فرماں رواؤں کی طرف تبلیغی خطوط ارسال فرمائے۔ جن میں قیصر شہنشاہ روم، کسریٰ شہنشاہ فارس، مقوقس بادشاہ مصر اور نجاشی شاہِ حبشہ شامل تھے۔ اور اس طرح آپؐ کے پاکیزہ مکتوبات دنیا میں پھیلائے گئے۔

(مزید تفصیلات کے لئے دیکھیے سیرت خاتم النبیین ﷺ مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ، صفحہ 889 تا 993، جدید ایڈیشن)

تکمیل اشاعتِ ہدایت کا زمانہ

اگرچہ آنحضرت ﷺ کے عہدِ حیات میں ہدایت کی تکمیل ہوئی یعنی شریعت کامل ہوئی اور تبلیغ حق کی عالمگیر مہم کا آغاز ہوا تاہم ہدایت کی اشاعت کا زمانہ موقوف رہا کیونکہ اکنافِ عالم میں ہدایت کو پھیلانے کے ذرائع ابھی موجود نہ تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اشاعت کو آخرین کے زمانہ پر ملتوی کر دیا۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

”کیونکہ ابھی وہ وسائل پیدا نہیں ہوئے تھے جو تمام دنیا کے تعلقات کو باہم ملا دیتے اور بری اور بحری سفروں کو مسافروں کے لئے سہل کر دیتے اور دینی کتابوں کی ایک کثیر مقدار قلمبند کرنے کے لئے جو تمام دنیا کے حصہ میں آسکے آلات زودنویسی کے مہیا کر دیتے اور نہ مختلف زبانوں کا علم نوع انسان کو حاصل ہوا تھا اور نہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے مقابل پر آشکارا طور پر ایک جگہ موجود تھے۔ ... لہٰذا تکمیل اشاعت کے لئے ایک اور زمانہ علم الٰہی نے مقرر فرمایا۔ جس میں کامل تبلیغ کے لئے کامل وسائل موجود تھے۔“

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 258)

اشاعت کے یہ کامل وسائل قرآنِ کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے زمانے میں پیدا ہونے تھے جیسا کہ سورۃ التکویر کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اس مبارک زمانے میں مثلاً نئی سواریاں ایجاد کی جائیں گی اور باہم تعلقات کے لئے نئے ذرائع لوگوں کو مہیا ہوں گے اور کتابوں کی بکثرت اشاعت ہوگی۔ (دیکھیے سورۃ التکویر 81، آیات 2 تا 11)

گویا دنیا اپنی وسعتوں کے باوجود جدید وسائل کی وجہ سے سمٹ جائے گی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَلْاَرْضُ يُقْبَضُ لَهُ یعنی مسیح موعود کے لئے زمین سمیٹی جائے گی۔

(کنز العمال۔ کتاب القیامہ، ذکر یاجوج ماجوج۔ قسم الافعال حدیث نمبر 39725)

اور یہی وہ زمانہ تھا جس میں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (سورۃ التوبہ 33:9) یعنی وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔ یعنی وعدہ کے موافق اسلام کا غلبہ مقدر تھا۔

کتابوں کی اشاعت کے لئے جدید طبع خانے کی ایجاد

یاد رہے کہ ہزاروں سال سے کثیر تعداد میں کتابوں کو شائع کرنے کے لئے کوئی وسائل موجود نہ تھے۔ کتابیں نایاب ہوا کرتی تھیں اور قلمی مسودات ہوتے تھے۔ کتابوں کو نقل کرنے کا مؤثر انتظام ناپید ہونے کی وجہ سے ان گنت کتابیں مرورِ زمانہ کی نذر ہوئیں اور اب قدیم زمانے کی کئی کتابوں کے نام کے علاوہ کہیں نشان نہیں ملتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر خاص اور وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی عظیم پیشگوئی کی برکت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے کتابوں کی اشاعت کے لئے یورپ میں جدید کلیں ایجاد ہونے لگیں۔

ایک جرمن سُنار، یوہانس گوٹن برگ (Johannes Gutenberg) نے 1450 کی دہائی میں جدید طبع خانہ ایجاد کیا جس نے دنیا میں کتب کی اشاعت کے حوالے سے انقلاب برپا کیا۔ مؤرخین کے اندازوں کے مطابق گوٹن برگ کے طبع خانے سے پہلے پورے یورپ میں صرف 30 ہزار کتابیں پائی جاتی تھیں۔ جب کہ اس طبع خانے کے بعد پچاس سال کے عرصے میں قریباً 12 لاکھ کتابیں یورپ میں پھیل گئیں۔

یہ امر بھی باعثِ دلچسپی ہے کہ اس طبع خانے سے پہلی اور سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب بائبل تھی۔ اور اگرچہ بائبل کے پیروکاروں نے جدید طبع خانہ صلیبی مذہب کو رائج کرنے کی خاطر ایجاد کیا لیکن دراصل اللہ تعالیٰ نے طبع خانے کی ایجاد کی اصل غرض اشاعتِ اسلام مقرر فرمائی۔ کہ تا اس کے ذریعے دورِ آخرین میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تحریرات کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے۔

اپنی تصنیف لطیف آئینہ کمالاتِ اسلام میں آیت وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ غیر قوم نے جو طبع کرنے کے آلات پیدا کئے ہیں جو کہ اب دنیا بھر میں پائے جاتے ہیں۔” یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔“

(ترجمہ عربی عبارت بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود، جلد 8، صفحہ 306، مطبوعہ 2004ء)

طبع خانے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں طبع خانوں کی ایجاد اور کتابوں کی بکثرت اشاعت کو اپنی تائید میں چھٹا نشان قرار دیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد22، صفحہ206)

نیز آپؑ بیان فرماتے ہیں کہ ''یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب دنیا میں کوئی مامور من اللہ مبعوث ہوتا ہے تو زمانہ میں جتنی بڑی بڑی کارروائیاں ہوں اور بڑے بڑے انقلاب ظہور میں آویں تو وہ سب اسی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔''

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود۔ جلد 8، صفحہ 315، مطبوعہ 2004ء)

پس آیت وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کے موافق اس دور میں طبع خانوں کی ایجاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔ سورۃ التکویر میں مندرج آخری زمانے کی نسبت پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ یعنی آخری زمانہ وہ ہوگا جب کہ کتابوں اور صحیفوں کی اشاعت بہت ہوگی گویا اس سے پہلے کبھی ایسی اشاعت نہیں ہوئی تھی۔ یہ ان کلوں کی طرف اشارہ ہے جن کے ذریعہ سے آج کل کتابیں چھپتی ہیں اور پھر ریل گاڑی کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔''

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد22، صفحہ322)

پھر ایک اور جگہ اس عظیم پیشگوئی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''خدا نے اس آخری زمانے کے بارے میں جس میں تمام قومیں ایک مذہب پر جمع کی جائیں گی صرف ایک ہی نشان بیان نہیں فرمایا بلکہ قرآن شریف میں اور بھی کئی نشان لکھے ہیں منجملہ ان کے ایک یہ کہ ... ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جس کے ذریعہ سے کتابیں بکثرت ہو جائیں گی۔ (یہ چھاپنے کے آلات کی طرف اشارہ ہے۔) ... یہ سب علامتیں اس زمانہ میں پوری ہو گئیں۔ عقلمند کے لئے صاف اور روشن راہ ہے کہ ایسے وقت میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا جب کہ قرآن شریف کی لکھی ہوئی تمام علامتیں میرے ظہور کے لئے ظاہر ہو چکی ہیں۔''

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ183، 184)

کیا اس پیشگوئی کا اطلاق قیامت پر ہے؟

ائمہ سلف نے اس آیت کا اطلاق روز حشر پر کیا ہے اور صحیفوں سے اعمال نامہ مراد لیا ہے۔ چنانچہ علامہ زمخشری ''الکشاف'' میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں صحیفوں سے مراد اعمال نامے ہیں جو انسان کی موت کے وقت لپیٹ لئے جاتے ہیں اور جب قیامت کے دن اس سے حساب لیا جائے گا تو کھول دیئے جائیں گے۔

(دیکھئے الکشاف، زیر تفسیر سورۃ التکویر، آیت 11)

اسی قسم کے معنے دیگر علمانے مثلاً علامہ قرطبی نے ''الجامع لاحکام القرآن'' میں، علامہ الوسی نے ''روح المعانی'' میں اور امام رازی نے ''التفسیر الکبیر'' میں بیان کئے ہیں۔

پس یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس آیت کا اطلاق قیامت پر ہوتا ہے یا اس میں اسی دنیا کے حالات کی طرف اشارہ ہے؟ حَکَم و عَدَل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ التکویر کی پیشگوئیوں کے حوالے سے تاکید سے بیان فرمایا ہے کہ ان پیشگوئیوں کا اطلاق قیامت پر نہیں ہوتا بلکہ یہ صریحاً مسیح موعود کے زمانے کی علامات ہیں۔ چنانچہ آیت وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (سورۃ التکویر، آیت 5:81) یعنی اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔ اس آیت کریمہ کے حوالے سے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ ان آیات کا تعلق قیامت سے ہے وہ نہیں سوچتے کہ قیامت میں اونٹنیاں حمل دار کیسے رہ سکتی ہیں کیونکہ عِشار سے مراد حمل دار اونٹنیاں ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اس زمانہ میں چاروں طرف نہریں پھیل جاویں گی اور کتابیں کثرت سے اشاعت پاویں گی۔ غرض یہ سب نشان اسی زمانہ کے متعلق تھے۔''

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود۔ جلد 8، صفحہ 318، مطبوعہ 2004ء)

نیز فرمایا:

''اگر پیشگوئیوں کا صدق اس دنیا میں نہ کھلے تو پھر اس کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے اور ایمان کو کیا ترقی ہو؟ بیوقوف لوگ ہر ایک پیشگوئی کو صرف قیامت پر لگاتے ہیں اور جب پوچھو تو کہتے ہیں کہ اس دنیا کی نسبت کوئی پیشگوئی قرآن شریف میں نہیں ہے۔''

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود۔ جلد 8، صفحہ 313، مطبوعہ 2004ء)

پیشگوئی کا مختلف رنگوں میں پورا ہونا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے لغت سے لفظ نشر کے تین معانی بیان کئے ہیں یعنی (1) پھیلانا، (2) کھولنا اور (3) مردہ کو زندہ کرنا۔ چنانچہ ان معانی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؓ نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے تین مفہوم بیان فرمائے ہیں:

اوّل یہ کہ کتابوں اور اخبارات کی بڑی تعداد میں اشاعت کے لئے طبع خانے نکل آئے ہیں اور شائع شدہ مواد کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے مؤثر ذرائع حمل و نقل پیدا ہو گئے ہیں مثلاً ریل گاڑیاں وغیرہ۔

دوم یہ کہ کتب پڑھنے کا رواج بڑھ گیا ہے اور متعدد لائبریریاں کھل گئی ہیں جہاں لوگ آکر کتابیں پڑھتے اور کتب issue کروا کر گھر بھی لے جاتے ہیں۔ پس کتب بجائے بند رہنے کے کھل گئی ہیں۔

سوم اس رنگ میں بھی یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے کہ آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے قدیم زبانوں کی کتب کے تراجم کر کے گویا مردہ صحیفوں کو زندہ کر دیا ہے۔ مثلاً ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے مصر کی قدیم زبان hieroglyphics کا پتہ لگایا ہے اور آثار کے مندرجات کا ترجمہ کر کے ان مردہ صحیفوں کو زندہ کیا ہے۔

(ملخص از تفسیر کبیر۔ جلد 8، صفحہ 224 تا 225)

علاوہ ازیں موجودہ ترقی یافتہ تکنیکی دور میں پیشگوئی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کئی پہلوؤں سے پوری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے نہ صرف کتابیں بلکہ ہر قسم کا علم دنیا بھر میں پھیلا دیا گیا ہے اور اس پر لطیف بات یہ ہے کہ انٹرنیٹ کے webpages بھی ایک نہج سے ڈیجیٹل صحیفوں کے مترادف ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ذریعے نشرِ صحف

ابتدا سے ہی جماعت احمدیہ نے نشر و اشاعتِ صحف کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک ادا کرتی چلی جا رہی ہے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت ﷺ کی اتباع میں دنیا کے اکابرین کو تبلیغی خطوط تحریر فرمائے۔ اور اپنے دعاوی پر مشتمل ہزاروں اشتہارات مختلف زبانوں میں متعدد ممالک مثلاً انگلستان،

فرانس، جرمنی، یونان، روس، امریکہ وغیرہ میں ارسال فرمائے۔

(دیکھئے ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 156 حاشیہ۔ نیز مکتوبات احمدؑ۔ جلد اول صفحہ 649۔ مطبوعہ قادیان 2009ء)

پھر آپؑ کے جاری کردہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے شمارے امریکہ اور یورپ کے ممالک میں بھیجے جاتے تھے جن کے ذریعے سے اسلام کی تبلیغ کا نیا دور شروع ہوا اور گویا مغرب سے دین کا سورج طلوع ہونے لگا۔ پس اس طریق پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دستِ مبارک سے کل عالم میں صحیفے پھیلائے گئے۔

آج خلافتِ احمدیہ کی مبارک قیادت میں کتب، رسائل، اخبارات اور دیگر تحریرات کی اشاعت ہو رہی ہے۔ جن میں سرِ فہرست قرآنِ کریم کا دنیا کی ستر سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہے۔ اور کتب احادیث کے ترجمے اور عالمی سطح پر حقیقی اسلام کی تعلیم پھیلانے کی جاری مہم ہے۔ نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی خزائن کے تراجم اور ان کی اشاعت کے ذریعے زمین کی متفرق آبادیوں میں بسنے والی تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان بہم پہنچایا جا رہا ہے۔ پس انٹرنیٹ، سمارٹ فون اور سوشل میڈیا کے اس دور میں نشرِ صحف نے نیا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں 'وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے' چند سیکنڈوں میں دستیاب ہو سکتے ہیں۔ سبحان اللہ! کس شان سے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ کی پیشگوئی کو ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں، جو اسلام اور بانی اسلام ﷺ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا بھی اس عظیم الشان پیشگوئی کی سچائی کا ایک ثبوت ہے جو پچھلے پچاس سالوں سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے افراد کی تعلیمی اور تربیتی ضروریات کو مدنظر رکھ کر خدمات سرانجام دیتا رہا ہے۔ آج یہ رسالہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور راہنمائی کے طفیل ترقیات کی نئی منازل کی طرف رواں دواں ہے۔ دعا ہے کہ آئندہ پہلے سے بڑھ کر اس رسالے کو مقبولیت حاصل ہو اور وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ کی پیشگوئی کی برکت سے اس کی اشاعت اور اس کے قارئین میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ آمین!

احمدیہ گزٹ کینیڈا

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب

(اشاعت کی پچاس سالہ جوبلی کے خصوصی نمبر کے لئے)

ا۔ احمدیت کا ہے ایک یہ بھی نقیب
اس سعادت پہ ہے کتنا یہ خوش نصیب

ح۔ حق تو یہ ہے خدا کی عنایت ہوئی
کینیڈا سے جو اِس کی اشاعت ہوئی

م۔ ماہ بہ ماہ پنجاہ برسوں تلک
قارئیں کو دکھاتا رہا یہ جھلک!!

د۔ دوستوں اور قلم کاروں کے ذوق نے
علم و دانش کے اس میں جلائے دِیئے

ی۔ یہ خلافت کی اِک سرپرستی ہی تھی
جس کی شفقت سے ہے اِس کو شہرت ملی

ہ۔ ہر قدم پہ خلافت کے تھے مشورے
جو دعاؤں کی خوشبو لئے آئے تھے

گ۔ گرچہ ہیں پانچویں اب ہمارے امام
لیک جب سے ہے جاری ہوا یہ نظام

ز۔ زہے قسمت کہ تحریر و خطبات کا
اور قرآن کی پاک آیات کا

ٹ۔ ٹوٹا نہ سلسلہ ہے احادیث کا
ہر مہینے تسلسل سے شائع ہوا

ک۔ کوئی ملفوظات کا منتخب اقتباس
ہر شمارے میں گویا تھی اس کی اساس

ی۔ یہ بھی گویا جماعت کا تھا ترجماں
ہر جماعت کی جو بھی تھیں سرگرمیاں

ن۔ نیز جو اہم تقریب بھی یاں ہوئی
اس کی رُوداد اس میں یقیناً چھپی

ی۔ یاخدا جس نے بھی ہے تعاون کیا
اس کو عمرِ خضر کا صِلہ کر عطا

ڈ۔ ڈال کر اپنا حصہ مضامین میں
جو بھی شامل ہیں اس خدمتِ دین میں

ا۔ ان کا ہادیؔ[1] کی جانب سے صد شکریہ
بالخصوص ان میں ہیں محترم زکریاؔ[2]

1۔ ہدایت اللہ ہادیؔ مدیرِ محترم

2۔ محمد زکریا جاویدورک صاحب

٨٢٣

کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المقوقس عظیم القبط مصر

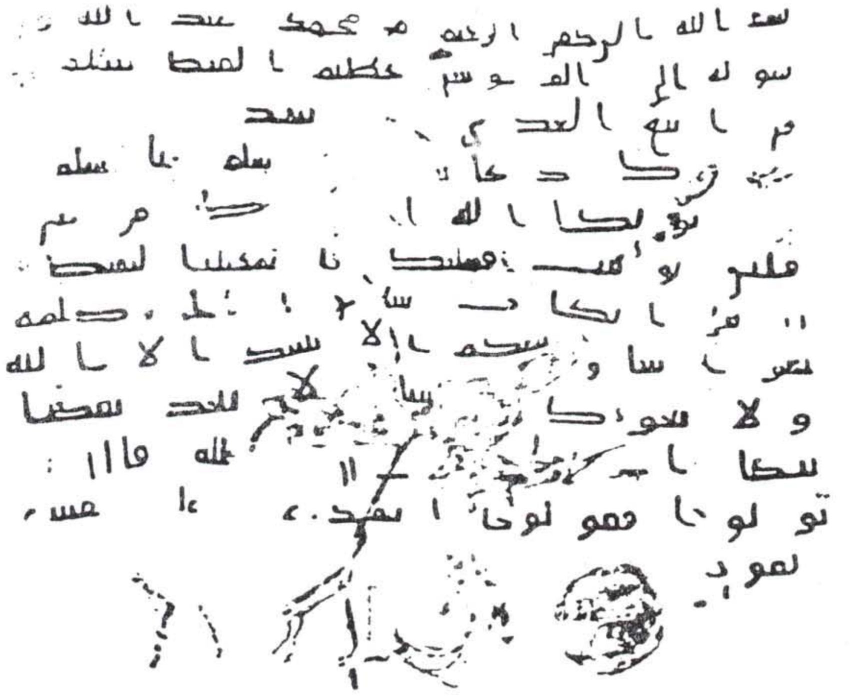

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی الْمُقَوْقَسِ عَظِیْمِ الْقِبْطِ سَلَامٌ عَلٰی
مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّی اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ
یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ کُلِّ الْقِبْطِ وَمُجْمَعُ الْقِبْطِ
یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ
اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و مدیرِ اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا

کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ قیام کے ساتھ ہی یہ ضرورت بھی محسوس ہوئی کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ترجمان رسالہ ہر دو زبانوں یعنی انگریزی اور اُردو میں جاری ہو۔ چنانچہ جون 1972ء میں ''دی نیوز بلیٹن'' کے نام سے بالکل ابتدائی شکل میں ایک نیوز لیٹر نما مجلّہ شروع کیا گیا جو اپریل 1975ء تک اسی نام سے شائع ہوتا رہا۔ اس سے اگلے تین، یعنی اپریل، مئی اور جون 1975ء کے شمارے ''دی مسلم آؤٹ لُک'' کے نام سے شائع ہوئے۔ تاہم جولائی 1975ء سے اس مجلّہ کا نام ''احمدیہ گزٹ کینیڈا'' رکھ دیا گیا، جو اَب تک اسی نام سے جاری ہے۔ ابتداء میں ایک عرصہ تک ایڈیٹر اور نائب ایڈیٹر ہی نے اس کا انتظام و انصرام سنبھالے رکھا اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے جدّ و جہد کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

نگرانِ اعلیٰ و سرپرست: روایت کے مطابق چونکہ نیشنل پریذیڈنٹ، امیر یا مشنری انچارج ہی نگران ہوتا ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے اس رسالہ کا ابتدائی تاریخی ریکارڈ حسبِ ذیل ہے۔

1 سیّد طاہر احمد بخاری صاحب — ابتداء 1972ء تا مئی 1973ء
نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کینیڈا

2 خلیفہ عبدالعزیز صاحب — جون 1973ء تا فروری 1977ء
نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کینیڈا

3 مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب — مارچ 1980ء تا نومبر 1980ء
مشنری انچارج

4 مولانا منیر الدین شمس صاحب — دسمبر 1980ء تا جون 1985ء
امیر و مشنری انچارج

5 میجر (ریٹائرڈ) شمیم احمد صاحب — جولائی 1981ء تا نومبر 1983ء
نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کینیڈا (اس دور میں یہ منصب امیر و مشنری انچارج کے ہمراہ الگ فرد کے ساتھ ہوتا تھا)

6 محترم مولانا نسیم مہدی صاحب — مئی 1985ء تا مئی 1996ء
امیر و مشنری انچارج

مدیران:

1 مبارک احمد خاں صاحب — جون 1972ء تا دسمبر 1977ء
2 مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب — جنوری 1978ء تا فروری 1980ء
3 کرنل (ریٹائرڈ) محمد سعید صاحب — مارچ 1980ء تا جون 1981ء
4 مولانا منیر الدین شمس صاحب — جولائی 1981ء تا اگست 1984ء
5 حسن محمد خاں عارفؔ صاحب — ستمبر 1984ء تا مئی 1996ء

نائب مدیران: نائب مدیران میں مکرم محمد زکریا ورک صاحب، چوہدری خلیل احمد صاحب، پروفیسر ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا صاحب، محمد یوسف خان صاحب، اظفر شاہ صاحب، سلیم صدیقی صاحب، حسن محمد خان عارفؔ صاحب، حبیب اللہ طارقؔ صاحب، سیّد حسنات احمد صاحب، سیّد ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب، عبدالحمید عبدالرحمٰن صاحب، ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب، شفیق اللہ صاحب، حافظ رانا منظور احمد صاحب۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا نیا نظام: جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے نیشنل صدر یا امیر ملک اپنی ذمہ داری کے لحاظ سے تمام دوسرے کاموں کی طرح مُلک میں جماعتی انتظام کے تحت چھپنے والے رسائل و جرائد کے بھی نگران ہوتے ہیں لیکن جون 1996ء میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کے نظام میں یہ ارتقاء عمل میں آیا کہ امیر مُلک اس کے باقاعدہ نگرانِ اعلیٰ و سرپرست ہوئے۔ ان کی نگرانی میں مدیرِ اعلیٰ اور پھر ان کے تحت اردو اور انگریزی حصہ کے الگ الگ مدیر مقرر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظام حسبِ ذیل بنیادوں پر قائم اور رواں دواں ہے۔

نگرانِ اعلیٰ و سرپرست:

1 محترم مولانا نسیم مہدی صاحب — جون 1996ء تا جون 2007ء
امیر و مشنری انچارج

2 محترم ملک لال خاں صاحب — جولائی 2007ء تا حال
امیر جماعت کینیڈا

مدیرانِ اعلیٰ (چیف ایڈیٹر)

1 محترم حسن محمد خان عارفؔ صاحب — جون 1996ء تا جون 2006ء
2 محترم ملک لال خاں صاحب — جولائی 2006ء تا جون 2007ء
3 محترم مولانا نسیم مہدی صاحب — جولائی 2007ء تا دسمبر 2009ء
4 خاکسار ہادی علی چوہدری — جنوری 2010ء تا حال

مدیر اردو حصہ: مکرم سید ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب ایک لمبے عرصہ سے مختلف حیثیتوں میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ادارت سے منسلک رہے۔ 1996ء کے نئے انتظام کے تحت انہیں مدیر اردو حصہ کی ذمہ داری سونپی گئی جسے تادمِ تحریر احسن رنگ میں سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

مدیران برائے انگریزی حصہ: ابتداء ہی سے احمدیہ گزٹ میں ادارت کے لحاظ سے یہ طرز رہی تھی کہ صرف مدیر یا ان کے ساتھ نائب مدیر ہی گزٹ کے دونوں حصّوں پر کام کرتے تھے۔ صرف

نومبر 1984ء تامئی 1985ء کے عرصہ میں محترم محمد یوسف خان صاحب اور محترم اظفر شاہ صاحب نے مدیران برائے انگریزی حصہ خدمت سرانجام دیں۔ پھر 1996 سے باقاعدہ طور پر دونوں حصوں کے علیحدہ مدیر بنائے گئے۔ یہ تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

مدیران انگریزی:

1	محترم حسن محمد خان عارف صاحب	جون 1996ء تا اگست 2006ء آپ ادارتِ علیا کے ساتھ ساتھ انگریزی مدیر کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔
2	محترم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب	ستمبر 2006ء تا مئی 2007ء
3	محترم محمد ندیم صدیق صاحب	جون 2007ء تا اگست 2008ء
4	محترم انصر رضا صاحب	ستمبر 2008ء تا فروری 2011ء
5	محترم فرحان احمد نصیر صاحب	مارچ 2011ء تا ستمبر 2013ء
6	محترم عثمان شاہد صاحب	اکتوبر 2013ء تا دمِ تحریر

فرنچ حصہ: احمدیہ گزٹ کینیڈا میں انگریزی اور اردو کے ساتھ جون 1996ء میں چند صفحات پر مشتمل فرانسیسی حصہ کا بھی اضافہ کیا گیا۔ اس کے مدیر مکرم عبدالحمید عبدالرحمٰن مقرر ہوئے (اس دوران وہ انگریزی حصہ کے مدیر بھی تھے)۔ یہ فرنچ حصہ اپریل 1997 تک جاری رہ سکا۔ پھر ایک طویل تعطل کے بعد مارچ 2017 میں دوبارہ جاری کیا گیا۔ لیکن اکتوبر 2019ء کے بعد پھر بند ہو گیا۔

مدیحہ گوہر بار صاحبہ اس کی ایڈیٹر مقرر ہوئیں۔ ان کے ساتھ درجِ ذیل افراد اس کی ادارت و معاونت میں شامل ہوئے۔

ساجد مسلن صاحب، عروج خان صاحبہ، تہمینہ راجپوت صاحبہ، ندیمہ صاحبہ، آصفہ بٹ صاحبہ، عادلہ ملک صاحبہ اور ماریہ اقبال صاحبہ، لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ، نبیل مرزا صاحب مربی سلسلہ۔

مینیجرز احمدیہ گزٹ: جماعت احمدیہ کینیڈا کے اس ترجمان مجلّہ کے مینیجر کی حیثیت سے ابتداء میں جنوری 1984ء میں صرف ایک ماہ کے لئے محترم عبدالباسط خلیفہ صاحب نے بطور مینیجر گزٹ کے طور پر کام کیا۔ بعد میں باقاعدہ نظام کے تحت جن مخلصین نے بطور مینیجر گزٹ خدمات سرانجام دیں، درجِ ذیل ہیں۔

1	مکرم عبدالرشید لطیف صاحب	مارچ 1985ء تا دسمبر 1988ء
2	مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب مکرم مرزا مبارک احمد صاحب	جنوری 1989ء تا مارچ 1991ء
3	مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب	جنوری 1989ء تا اگست 2006ء
4	مکرم مبشر احمد خالد صاحب	ستمبر 2006ء تا حال

گزٹ کے مختلف شعبوں میں معاونت کرنے والے جن مخلص احباب نے مختلف اوقات میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں، ان کے اسماء گرامی حسبِ ذیل ہیں:

محمد دانیال خان صاحب، محمد الیاس خان صاحب، محمد حزقیل خان صاحب، عبدالباسط خلیفہ صاحب، بشارت احمد خاں صاحب، شیخ مشتاق احمد صاحب، منصور مظفر صاحب، پرویز سعید صاحب، پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب، محمد زبیر منگلا صاحب، محمد ناصر احمد صاحب، چوہدری ماجد احمد وڑائچ صاحب، نسیم احمد سرفراز صاحب، حامد لطیف بھٹی صاحب، ناصر احمد وینس صاحب، ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب امریکہ، نبیل احمد رانا صاحب، محمد سلطان ظفر صاحب، مبشر احمد خالد صاحب، مسعود ناصر صاحب، طاہر اظہر صاحب، حافظ رانا منظور احمد صاحب، شفیق اللہ صاحب، محمد آصف منہاس صاحب، میاں محمد حنیف قمر صاحب، کاشف محمود صاحب، غلام احمد عابد صاحب، کاشف بن ارشد صاحب۔

درج ذیل بہنوں نے بھی اس گزٹ کی تعمیر و ترقی میں اپنی مخلصانہ خدمات کے ساتھ نمایاں حصہ لیا۔

حصہ اردو: طاہرہ ہادی صاحبہ، بشریٰ افضل خان صاحبہ، بشریٰ بلال صاحبہ، آنسہ طلعت صاحبہ، نوروز ملک روزی صاحبہ، فوزیہ بٹ صاحبہ

حصہ انگریزی: شازیہ کھوکھر صاحبہ، امل یوسف صاحبہ، نادیہ محمود صاحبہ، منصورہ رؤوف صاحبہ، حنا ملک صاحبہ، مہرین خان صاحبہ، طاہرہ ملک صاحبہ، نائلہ احمد صاحبہ، مشال ملک صاحبہ، بارعہ قدیر صاحبہ، مناہل پاشا صاحبہ شامل ہیں۔

نمائندہ خصوصی: ستمبر 2006ء میں مکرم محمد اکرم یوسف صاحب احمدیہ گزٹ کے باقاعدہ نمائندۂ خصوصی مقرر ہوئے اور تا حال یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

گرافکس: مظفر احمد صاحب، مبشر احمد خالد صاحب، فرحان احمد نصیر صاحب، کاشف محمود صاحب اور ماہم شاہد عزیز صاحبہ، شازیہ کھوکھر صاحبہ۔

ویب سائٹ: مظفر احمد صاحب، مبشر احمد خالد صاحب، فرحان احمد نصیر صاحب، کاشف محمود صاحب، کاشف بن ارشد صاحب

فوٹوگرافرز: محمد صدیق اکبر طور صاحب، محمد یحییٰ خان صاحب، قریشی عبدالحلیم صاحب، بشیر احمد ناصر صاحب،، اعجاز احمد خان صاحب امریکہ، مظفر احمد ملک صاحب، تنویر احمد شیخ صاحب، عطاء القدوس طاہر صاحب، میجر عبدالحفیظ خلیفہ صاحب، سعید اسعد صاحب، خاکسار ہادی علی چوہدری، مرزا طاہر احمد بیگ صاحب، فرحان احمد نصیر صاحب۔

پرنٹرز: برادر پرنٹرز، فضل عمر پرنٹنگ پریس (اوہایو امریکہ)، انصر گرافکس پرنٹرز، جیمنک گرافکس، اے ون پرنٹرز۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزٹ اپنے اندرونی اور بیرونی حسن و جمال، ترتیب و تزئین، مضامین و شاعری، علمی و ادبی اور جماعتی معلومات، اطلاعات، اعلانات و اشتہارات وغیرہ کے اعتبار سے مسلسل ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ یہ رسالہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ماہانہ ترجمان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی آبیاری کرنے والے ہر وجود کو دنیا آخرت کی حسنات سے نوازے اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے مختلف خطوط میں احمدیہ گزٹ کو خراجِ تحسین اور گزٹ کے عملہ کو دعاؤں کے تحفہ سے نوازتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام سابق، موجودہ اور آنے والے کارکنان کے حق میں یہ دعائیں مقبول و منظور فرمائے اور یہ رسالہ اپنی افادیت میں ترقی پذیر رہے۔ آمین

سید طاہر احمد بخاری صاحب 1972ء۔مئی 1973ء

عبدالعزیز خلیفہ صاحب جون 1973ء۔فروری 1977ء

مولانا منصور احمد بشیر صاحب جنوری 1978ء۔نومبر 1980ء

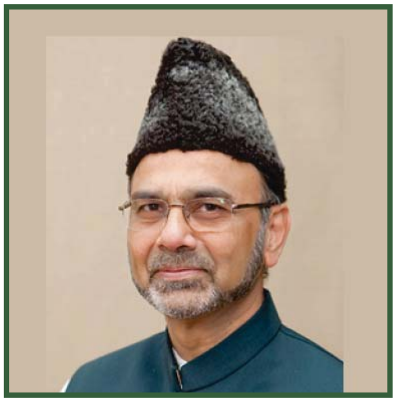

مولانا منیر الدین شمس صاحب دسمبر 1980ء۔جون 1985ء

مولانا نسیم مہدی صاحب مئی 1985ء۔دسمبر 2009ء

ملک لال خاں صاحب جولائی 2007ء تاحال

مبارک احمد خاں صاحب جون 1972ء۔دسمبر 1977ء

کرنل (ر) محمد سعید صاحب مارچ 1980ء۔جون 1981ء

سید حسنات احمد صاحب 1984ء

حسن محمد خاں عارف صاحب ستمبر 1984ء۔جون 2006ء

ہادی علی چوہدری صاحب جنوری 2010ء تاحال

ہدایت اللہ ہادی صاحب جولائی 1988ء تاحال

عبدالحمید عبدالرحمن صاحب جون 1996ء

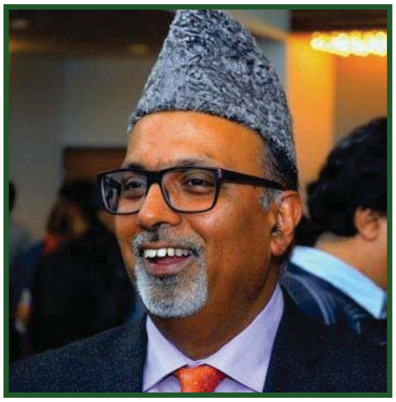

سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب ستمبر 2006ء۔مئی 2007ء

محمد ندیم صدیق صاحب جون 2007ء۔اگست 2008ء

انصر رضا صاحب ستمبر 2008ء۔فروری 2011ء

فرحان نصیر صاحب مارچ 2011ء۔ستمبر 2013ء

عثمان شاہد صاحب اکتوبر 2013ء تا حال

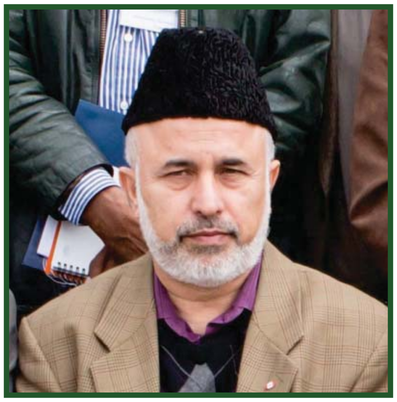

مبارک احمد مرزا صاحب جنوری 1989ء ۔ مارچ 1991ء

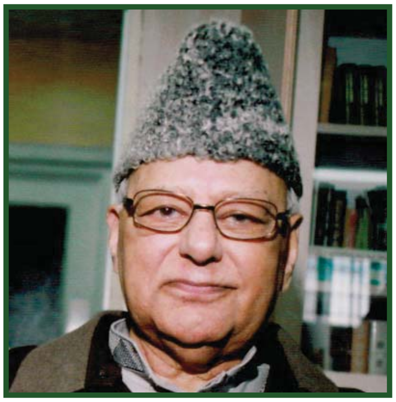

عبدالوکیل خلیفہ صاحب جنوری 1989ء ۔ اگست 2007ء

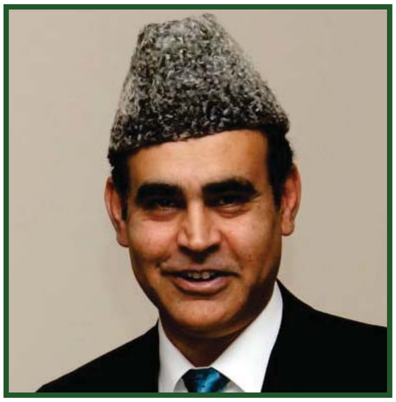

نبیل احمد رانا صاحب 2000ء۔2006ء

مبشر احمد خالد صاحب ستمبر 2006ء تا حال

خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال

شیخ عبدالودود صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت

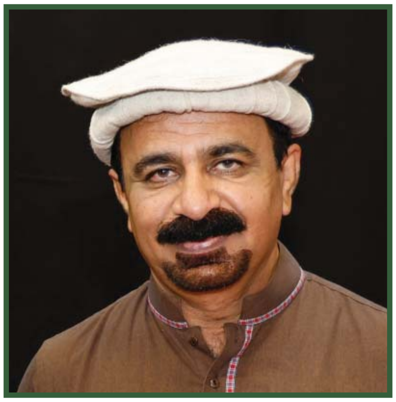

اسد سعید صاحب، احمدیہ گزٹ کینیڈا فوٹوگرافر

مظفر احمد ملک صاحب، انچارج شعبہ تصاویر و دستاویزات

بشیر احمد ناصر صاحب پریس فوٹوگرافر

جماعت احمدیہ کینیڈا
127واں جلسہ سالانہ 2022ء

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

خداتعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ کینیڈا مؤرخہ 15تا 17 جولائی منعقد ہو رہا ہے۔ ان شاءاللہ۔

اس سلسلہ میں درج ذیل ہدایات نوٹ فرمالیں۔

☆ مردانہ جلسہ، حدیقہ احمد، بریڈفورڈ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ

☆ خواتین کا جلسہ ایوان طاہر میں منعقد ہوگا۔ ان شاءاللہ

☆ صرف 12 سال سے زیادہ عمر کے افراد جو مکمل vaccinated ہوں جلسہ گاہ میں شرکت کرسکیں گے۔

☆ جلسہ میں شمولیت کے لئے قبل از وقت رجسٹریشن لازمی ہوگی۔ شمولیت کے خواہشمند احباب جلسہ سالانہ کی ویب سائٹ www.jalsasalana.ca پر خود کو رجسٹر کرسکتے ہیں۔

☆ یہ رجسٹریشن تمام عہدیداروں اور جلسہ سالانہ کے رضاکاروں کے لئے لازمی ہے۔

☆ جگہ کی گنجائش اور افراد کی رجسٹریشن کو مدنظر رکھتے ہوئے جلسہ میں شامل ہونے والوں کا انتخاب قرعہ اندازی کے ساتھ کیا جائے گا۔

☆ جلسہ گاہ میں داخلہ کے وقت vaccination کا سرٹیفکیٹ اور جلسہ کا دعوت نامہ دکھانا ضروری ہوگا۔

☆ امسال محدود گنجائش ہونے کی باعث کسی غیرملکی مہمان کو مدعو نہیں کیا جائے گا۔

☆ جلسہ سالانہ کے تینوں روز کی کارروائی براہ راست آن لائن نشر کی جائے گی۔

بیرون ملک قربانی

مکرم خالد محمود نعیم صاحب
نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

عیدالاضحیہ کے موقع پر ہر صاحب استطاعت مسلمان پر قربانی فرض ہے۔ اس لئے ایسے احمدی احباب جو جماعت احمدیہ کینیڈا کے نظام کے تحت عیدالاضحیہ کے موقع پر بیرون ملک قربانی کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم مقامی سیکرٹری مال کو 30 جون 2022ء سے پہلے ادا کردیں۔ اور درج ذیل معلومات سے آگاہ فرمائیں۔

نام: رقم:

جس ملک میں قربانی کروانا چاہتے ہوں۔

رسید نمبر

قربانی کے لئے درج ذیل شرح سے رقم ادا فرمائیں۔

قربانی بکرا 225 کینیڈین ڈالر

قربانی گائے 840 کینیڈین ڈالر (گائے کے سات حصے ہیں اور ایک حصہ کی رقم 120 کینیڈین ڈالر ہے)

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور عیدالاضحیہ کی قربانی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین!

مدد کن ہادیا! گم کردہ راہم
گنہگارم غفورا! عفو خواہم
ستم کش ام زدست خویش یارب
قلم کش از کرم بر ہر گناہم

درّعدن

"باچراغِ بزمِ ایماں کینیڈا"

1443 ہجری

تاریخ وفات مولانا نسیم مہدی صاحب

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب، امریکہ

غم سے آلودہ دل کی فضا
مہدی صاحب ہوگئے ہم سے جدا
تھا وفادارِ خلافت کی مثال
اور وفا کا حق ادا اس نے کیا
اپنی جاں کا لمحہ لمحہ وار کر
شہرِ دل آباد اس نے کر دیا
جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں ہر طرف
پیس وبلیج ہے جہاں آراستہ
اس نے ویرانوں کو دی آخر شکست
اور پھر جنگل میں منگل کر دیا
وہ خلافت کا تھا سلطانِ نصیر
تابع فرماں تھا امامِ وقت کا
چادرِ رحمت میں اپنی ڈھانپ لے
خادمِ دینِ ہدیٰ کو اے خدا
روشنی کا طے کریں قدسی سفر
"با چراغِ بزمِ ایماں کینیڈا"

1443 ہجری

عبدالکریم قدسی امریکہ 24 مئی 2022ء

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ابتدائی ماہ وسال

مکرم محمد زکریا ورک صاحب ٹرانٹو

سب سے پہلے تو میں احمدیہ گزٹ کے مدیر اعلیٰ، مدیران ، معاون مدیران انگریزی ، اردو، فرنچ اور انتظامیہ کے دیگر افراد کو گزٹ کے پچاس سال مکمل ہونے پر صمیم قلب سے ہدیہ مبارک پیش کرتا ہوں۔ بلکہ ان پچاس سالوں میں جو بھی احباب اس رسالے سے کسی بھی طور پر منسلک رہے وہ سب کے سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔اس ضمن میں میرے دیرینہ کلاس فیلو محترم ہدایت اللہ ہادی کا ذکر کرنا از بس ضروری ہے جو پچھلے چونتیس (34) سال سے ہمارے اس محبوب رسالے کی ادارت سے وابستہ ہیں اور اپنے فرائض دلجمعی، تندہی اور احسن رنگ میں سرانجام دے رہے ہیں۔

احمدیہ نیوز بلیٹن

اس کی داغ بیل جون 1972ء میں رکھی گئی تھی۔اس کے ایڈیٹر مبارک احمد خاں صاحب تھے جو تن تنہا اس کی ادارت کے فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ٹرانٹو سے مسس ساگا مئی 1974ء میں نقل مکانی کرنے کے بعد عاجز کو چونکہ قلم سے ایک گونہ الفت ہونے کے ساتھ اشاعت کے کام کا قدرے تجربہ تھا، اس لئے باہمی صلاح مشورہ کے بعد راقم الحروف کو اس کا نائب ایڈیٹر جولائی 1974ء میں مقرر کر دیا گیا۔اس تقرری کا اعلان احمدیہ نیوز بلیٹن کے شمارہ اگست 1974ء میں شائع ہؤا تھا۔شروع ایام میں میرے پاس سفر کے لئے کار کی سہولت موجود نہیں تھی تو مبارک احمد خاں صاحب ہمیں جماعت کے ٹرانٹو میں ہونے والے ماہانہ اجلاسوں میں شرکت کے لئے اپنی فیملی کے ہمراہ اپنی بڑی، آرام دہ کار FORD LTD میں سواری کی سہولت فراہم کیا کرتے تھے۔یہ ماہانہ اجلاس 70 کی دہائی میں ینگ سٹریٹ اور کالج سٹریٹ کے سنگھم پر واقع Central YMCA میں منعقد ہؤا کرتے تھے۔ایک کمرہ مردوں کے لئے اور ایک کمرہ خواتین اور بچوں کے لئے کرایہ پر لیا جاتا تھا کیونکہ اس دور میں ہماری تعداد زیادہ نہیں تھی۔یوں سفر کے دوران ان کی رفاقت میں جو وقت گزرتا وہ کینیڈا میں نو واردان کو اپنے صائب مشوروں اور زریں نصائح سے نوازتے۔مبارک احمد خاں صاحب ایک نافع الناس ، بارعب شخصیت، دل کے حلیم اور بہت ہی پیار بھرا وجود تھے۔جلسوں میں پرسوز ترنم سے درثمین اور کلام محمودؓ کی نظمیں پڑھ کر سناتے تھے۔ان کی پرسوز آواز کا ترنم آج بھی میرے کانوں میں رس گھول رہا ہے۔

احمدیہ نیوز بلیٹن، اشاعت کا پہلا مرحلہ

احمدیہ نیوز بلیٹن اور ازاں بعد احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے سب سے اہم اور مشکل مرحلہ مواد کا جمع کرنا ہوتا تھا۔ہمارے مدنظر یہ ہوتا تھا کہ نیوز بلیٹن ٹرانٹو اور کینیڈا کے دیگر شہروں میں آباد احمدیوں میں ایک مضبوط رابطہ کا کام کرے۔نیز احباب کو مرکز ربوہ اور امریکہ کی جماعت احمدیہ سے رابطہ میں رکھا جائے۔یہ بھی مدنظر ہوتا کہ رسالے میں کون سی خبر، اعلان یا ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ارشادات خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شائع کئے جائیں جو احباب جماعت کی تربیت اور روحانی زندگی کے لئے مفید ہوں۔70 کی دہائی میں مواصلات کا ذریعہ خطوط یا فون ہوتے تھے۔مقامی طور پر جو خبریں مل جاتی تھیں وہ تو آسان تھا مگر دور دراز شہروں سے (Long Distance) فون پر رابطہ کرنا مسئلہ تھا کیونکہ فون کرنے پر کافی خرچ آتا تھا کہ کسی کو فون کر کے اطلاعات حاصل کی جائیں۔روزنامہ الفضل ربوہ، ماہنامہ الفرقان ربوہ اور ہفت روزہ لاہور بھی چند ایک دوستوں کے ہاں موصول ہوتے تھے۔جن سے مضامین، نظمیں، اور خبریں حاصل کی جاتی تھیں۔

احمدیہ نیوز بلیٹن انگریزی اور اردو میں شائع ہوتا تھا۔انگریزی صفحات کے لئے اعلانات، خبریں، ولادت، صحت یابی کے لئے دعا کے اعلانات، مرکز ربوہ سے ملنے والی ہدایات، خدام الاحمدیہ ٹرانٹو کے تحت ہونے والی پکنک، اگلے اجلاس کی تاریخ اور مقام، یہ تمام معلومات عاجز Underwood ٹائپ رائٹر پر تیار کرتا تھا۔کسی کے پاس ٹائپ رائٹر ہونا بھی خاص بات تھی۔خاکسار نے ٹائپنگ، کراچی کے ایک ٹائپنگ سکول میں سیکھی تھی۔ٹرانٹو کے علاوہ کینیڈا کے دوسرے شہروں مانٹریال، آٹواہ، ہملٹن، ونی پیگ ، ایڈمنٹن، کیلگری اور وینکوور میں جماعت کی مساعی اور دعوت الی اللہ کی رپورٹیں بھی شائع کی جاتی تھیں۔اس وقت ٹائپنگ کے دوران کوئی غلطی ہو جاتی تو اس کی اصلاح کرنا بہت مشکل کام ہوتا۔اس لئے بڑی سوچ بچار اور ارتکاز کے ساتھ ٹائپنگ کی جاتی تھی۔پھر اس کے بعد پروف ریڈنگ کا کام بھی کار دارد تھا۔غلطیوں کی اصلاحیں کرنا اتنا آسان کام نہ تھا۔اردو کے صفحات میں روزنامہ الفضل ربوہ سے ملفوظات کے اقتباس اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے تراشے چسپاں کر دیتے تھے۔بعض دفعہ ماہنامہ الفرقان ربوہ سے مضامین ہفت روزہ لاہور سے نظمیں اور مضامین (جیسے ٹوپی کا سانحہ) کے تراشے بھی چسپاں کر کے شائع کئے جاتے تھے۔اردو میں پیغامات، اعلانات عاجز ہاتھ سے لکھ کر شامل کر دیتا تھا۔چند سالوں بعد اور دوست بھی کتابت میں مدد کرتے رہے جیسے فضل الرحمٰن عامر اور بشارت احمد خاں جو عمدہ تجربہ کار کاتب تھے اور خطاطی بھی جانتے تھے چنانچہ انہوں نے سرورق پر نہایت دیدہ زیب خطاطی سے ''احمدیہ گزٹ کینیڈا'' تیار کر دیا۔یہ سارا کام محنت طلب تھا مگر سب احمدی احباب باہم مل جل کر خوشی خوشی یہ کام کیا کرتے تھے۔کسی کو ستائش یا صلے کی تمنا نہ تھی۔

احمدیہ نیوز بلیٹن کا نیا نام خاکسار نے تین ماہ کے لئے (اپریل، مئی اور جون 1975ء) دی مسلم آوٹ لک The Muslim Outlook کر دیا مگر جولائی میں مجلس عاملہ کے اجلاس میں مختلف ناموں پر بحث کے بعد متفقہ فیصلہ کے مطابق اس کا نام ''احمدیہ گزٹ کینیڈا'' تبدیل کر دیا گیا۔جو کہ غالباً احمدیہ گزٹ یو ایس اے کے دیکھا دیکھی رکھا گیا تھا۔

اس وقت جماعت احمدیہ کینیڈا میں چونکہ کوئی مشنری یا مربی سلسلہ متعین نہیں تھا اس لئے امریکہ کا مشنری انچارج ہی کینیڈا مشن کا ذمہ دار ہوتا تھا۔اپریل 1975ء میں مولانا محمد صدیق شاہد صاحب مشنری انچارج نارتھ امریکہ ٹرانٹو تشریف لائے، مجلس عاملہ کے اجلاس، اور مسجد کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔علاوہ ازیں بعض دوستوں کے گھروں میں بھی گئے۔جب امریکہ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا تو کینیڈا سے دوست وہاں شرکت کے لئے جاتے

تھے۔امریکہ کے جلسہ سالانہ کا پروگرام، وہاں جانے کے لئے بڑی بڑی شاہراؤں (High Ways) کا نقشہ، فون نمبر وغیرہ احمدیہ گزٹ میں شامل کردیا جاتا تھا۔ میرے سامنے اس وقت اگست 1975ء کا احمدیہ گزٹ ہے جس کے یک طرفہ شائع شدہ "81/2"x11 کے آٹھ صفحات ہیں۔ پہلے صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی لندن آمد کا اعلان ہے۔خلافت کی اہمیت پر راقم الحروف کا ایک مضمون ہے۔ونی پیگ فری پریس میں شائع ہونے والا ایک خط اور ہدایت اللہ ھبش جرمنی کی نظم ہے۔ اردو میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند بے ساختہ جوابات کا ایک مضمون تراشوں کی مدد سے شامل اشاعت کیا گیا۔ رمضان تربیت نفس کا مہینہ پر مضمون، نیز سحری اور افطار کے اوقات شامل ہیں۔ ایک صفحہ پر امریکہ میں ہونے والے سالانہ جلسہ سالانہ کا پروگرام شامل ہے جو 31 & 30, 29 اگست کو اوہائیو میں منعقد ہوا تھا۔ خاکسار نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی تھی۔

اشاعت کا دوسرا مرحلہ

جب احمدیہ گزٹ کینیڈا کا مسودہ تیار ہو جاتا تو اس کو کسی فوٹو کاپی کرنے والے سٹور (جیسے Staples) میں لے جاتے تھے وہاں جا کر دوسو یا دوسو پچاس کاپیاں پرنٹ کروالیتے تھے۔

اشاعت کا تیسرا مرحلہ

طبع شدہ مسودہ الگ الگ صفحات پر ہوتا تھا۔اس کو جمع کرنے کے لئے، سٹیپل کرنے، ہاتھ سے پتہ جات لکھنے، واپسی کا پتہ لکھنے، کینیڈا ڈاک کا ٹکٹ لگانے، فولڈ کرنے کے لئے ہم چار پانچ احباب کسی دوست کے گھر شام کو یا پھر ہفتہ یا اتوار کے روز جمع ہو جاتے اور یہ کام مل جل کر دوستانہ ماحول میں کرتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے ہم کئی ماہ تک اس کام کو سرانجام دینے کے لئے میاں محمد صدیق صاحب کے گھر جمع ہوتے تھے۔اس کے بعد کسی ایک کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ وہ بنڈلوں کو ڈاک خانے لے جائے۔ کچھ عرصہ بعد ہم نے گزٹ واپس آنے کے لئے پتہ کی ربر سٹیمپ بنوالی جس سے کچھ کام آسان ہو گیا۔جس کا پتہ یہ ہوتا تھا: P.O. Box 1183, Station B, Mississauga, Ont. یہ پوسٹ آفس اس وقت Dundas/Dixie Road پر واقع پلازہ میں ہوتا تھا جہاں اس دور میں Foodcity اور Zellers ڈی پارٹمنٹ سٹور ہوتا تھا۔

گزٹ کی ترسیل کے بعد بعض دفعہ رسالے کی کئی کاپیاں واپس آجاتیں کیونکہ کسی نہ کسی دوست کا پتہ تبدیل ہو گیا ہوتا تھا۔ ہر مہینے ایسے احباب سے فون کرنا اور نئے پتہ جات لینا بھی ایک مشکل کام ہوتا تھا۔ ہمارے پاس تمام پتہ جات ہاتھ سے لکھے اوراق پر ہوتے تھے کوئی خاص پتہ جات کا رجسٹر یا ریکارڈ نہیں تھا۔ نئے پتہ جات حاصل کرنے کے لئے کئی بار فون کرنا پڑتا تھا۔احمدیہ گزٹ کینیڈا یہاں کے دوستوں کے علاوہ غیر ممالک میں مسلم، غیر مسلم احباب اور یونی ورسٹیوں کے پروفیسر حضرات کو بھی بھیجا جاتا تھا۔ جیسے TUFT University Boston کے پروفیسر سپینسر لاوان Spencer Lavan جنہوں نے 1970ء میں جماعت احمدیہ پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے متعلق انہوں نے پروفیسر ڈاکٹر خلیل احمد ناصر صاحب سے ذکر کیا تھا۔

جماعت احمدیہ ٹرانٹو کی پہلی پرنٹنگ مشین

جماعت احمدیہ ٹرانٹو اب اس قابل ہو چکی تھی کہ جنوری 1976ء میں ایک جرمن پرنٹنگ مشین Gestetner خرید لی گئی اور اس کو خاکسار کے اپارٹمنٹ واقع Queen Frederica Drive میں رکھ دیا گیا اور اس کی نگہداشت، اس کے چلانے، سنبھالنے، پرنٹنگ کا کام کرنے کی ذمہ داری عاجز ہی کے ناتواں کندھوں پر ڈال دی گئی تھی۔ گزٹ کے فروری 1976ء کے شمارہ میں اس مشین کے بارہ میں اعلان شائع ہوا۔ فروری کا شمارہ اسی مشین پر طبع ہوا تھا۔طباعت کے لئے سٹینسل خاکسار خود تیار کرتا، ٹائپنگ کر کے مسودہ تیار کرتا، اردو مضامین اور اعلانات کے لئے سیاہ رنگ کے پین sharpie سے کتابت کرتا۔بعض دوست مضامین یا خطوط ٹائپ کر کے بھیج دیتے تو یہ کام قدرے آسان کر دیتے۔ اس کے بعد مشین کو تیار کر کے، کاغذ ڈال کر، سیاہی ink cartridge چیک کر کے مشین کو ہاتھ سے چلاتا اور ایک ایک صفحہ پرنٹ کرتا تھا۔اس دوران کوئی نہ کوئی خرابی ضرور ہو جاتی اس کو دور کیا جاتا تا کہ معیار عمدہ ہو سکے۔ پرنٹنگ کے بعد پھر وہی مرحلہ صفحات کو جمع کر کے گزٹ کی کاپی تیار کرنا، پتہ جات لکھنا، ڈاک ٹکٹ لگانا، فولڈ کرنا اور پھر ڈاک خانے لے کر جانا۔

خوش قسمتی سے میرے پاس گھر پر احمدیہ نیوز بلیٹن اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کے 77-1974 پرانے شمارے محفوظ ہیں۔ اس وقت میں اگست 1974ء سے لے کر دسمبر 1974ء کے شماروں کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ ستمبر 1974ء کا شمارہ تین صفحات پر مشتمل ہے جن کا سائز "1/2"x11 8 ہے۔ صفحہ اول پر ملفوظات کا اقتباس اور ایک حدیث پیش کی گئی ہے۔ اگلے صفحہ پر ربوہ سے خبریں، شادی کی خبر، ٹرانٹو جماعت کی مساعی، دعا کے اعلانات اور اگلی ماہانہ اجلاس کی تاریخ اور وقت کا اعلان شامل تھا۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مضمون نگار

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا شروع کے سالوں میں احمدیہ نیوز بلیٹن تین یا چار صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ میرے سامنے اس وقت جون 1974ء اور اگست 1974ء کے دو شمارے ہیں جو "81/2"x14 Legal size پر شائع ہوئے ہیں۔ بعض دفعہ عاجز ایک صفحے کا مضمون لکھ کر شامل کر دیتا تھا۔ ہدایت اللہ ھبش Hubsch جرمنی سے مضامین اور روح پرور انگریزی نظمیں ارسال کرتے تھے اور ایک دفعہ ان کے ایک مضمون پر عالمانہ بحث ہوئی تھی۔ جوں جوں احمدی نئے امیگرنٹ کینیڈا آتے گئے تو رفتہ رفتہ گزٹ میں احباب زیادہ دلچسپی لینے لگے جیسے ایڈیٹر کے نام خطوط۔ اس دوران گزٹ آٹھ صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ ان سالوں میں جن احباب اور بزرگوں کے مضامین گزٹ کے صفحات کی زینت بنے ان کے نام درج ذیل ہیں۔ یہ فہرست اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ چھوٹا سا رسالہ احباب جماعت میں کس قدر ہر دلعزیز تھا۔

مبارک احمد خاں، محمد عیسیٰ جان خاں، خلیل احمد چوہدری، کیپٹن محمد حسین چیمہ، عبدالرحمٰن محشرؔ (اردو شاعر)، حسن محمد خاں عارفؔ، چوہدری عبد الباری احمدی، ڈاکٹر اعجاز احمد قمرؔ، نسیم احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ مانٹریال، سلیم اختر صدیقی، صوفی عزیز احمد، Muhammad Inigla ونڈسر، چوہدری محمد ادریس، ڈاکٹر قاضی برکت اللہ امریکہ، مسعود احمد خاں (کن کارڈین)، مصطفی ثابت مصری، عطیہ شریف، امۃ الرشید شوکت مدیرہ مصباح۔ ڈاکٹر عمر نصر اللہ، میجر شمیم احمد، چوہدری لطیف احمد انجنیئر آٹوا، مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب مشنری، خاکسار وغیرہ۔ یہ اولین دور کے وہ مجاہدین ہیں جنہوں نے قلمی جہاد میں بھرپور حصہ لیا اور احمدیہ گزٹ کی علمی، ادبی، تربیتی مضامین لکھنے میں قلمی معاونت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے نئے مدیر مشنری کینیڈا

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کینیڈا جماعت امریکہ کے مشنری انچارج کے زیر نگرانی کام کرتی تھی۔ مارچ 1977ء میں ہمارے پہلے مشنری مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب ربوہ سے ٹرانٹو تشریف

لائے تھے۔شاید اگلے سال انہوں نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ادارت کی ذمہ داری قبول کر لی اور عاجز ان کے زیر نگرانی اگست 1978ء تک نائب ایڈیٹر کے فرائض سرانجام دیتا رہا۔ ہمارے مشنری بلند عزائم والے، محنتی، جفاکش اور جماعتی کاموں کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ دن ہو یا رات، چاہے چھوٹا سفر ہو یا بڑا بس کے ذریعہ سسکاٹون، ایڈمنٹن یا کیلگری تین ہزار میل کا سفر کر کے جانا ہو، وہ کسی بات سے گھبراتے نہیں تھے۔ آپ بے ضرر، نفیس طبع، سادہ منش، دل کے حلیم اور عجز وانکساری کے پیکر تھے۔ اگرچہ آپ قد وقامت میں قدرے چھوٹے تھے مگر عزائم میں بلند اور منصوبوں میں بڑے قدآور تھے۔ آپ نے جماعت کی تنظیم احسن رنگ میں کی اور دیگر جماعتوں میں بنفس نفیس جا کر احباب سے رابطے قائم کئے ذاتی تعلقات بڑھائے اور جماعت کی شیرازہ بندی کی۔ آپ کی دور اندیشی سے جماعت کینیڈا کا پہلا جلسہ سالانہ دسمبر 1977ء میں سکاربرو میں لارنس ایونیو پرڈیوڈ اینڈ میری تھامسن کالجئیٹ انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہوا تھا۔ آپ کے دور میں احمدیہ گزٹ مزید ترقیات کی شاہراہ پر گامزن رہا اور اس کے صفحات بیس تک ہو گئے۔ لکھنے والے بھی نئے موضوعات پر تبادلہ خیال کرنے لگے۔ آپ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ جب خاکسار نے ایک دفعہ ان سے ان کے بچوں کے نام دریافت کئے تو سرگوشی کرتے ہوئے کہا مجھے نہیں پتہ۔

مسس ساگا میں کچھ عرصہ رہائش کے بعد عاجز ٹرانٹو تھورن کلف پارک ڈرائیو پر نقل مکانی کر گیا کیونکہ وہاں سے میری جائے ملازمت بہت ہی قریب تھی۔ زندگی میں ایک سبق سیکھا کہ انسان کی رہائش جائے ملازمت کے قریب ہونی چاہئے۔ مارچ 1977ء جب مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب تشریف لائے تو نیا مشن ہاؤس بھی اسی سٹریٹ پر شروع ہوا تھا جس کا پتہ یہ تھا: 36 Thorncliffe Park Drive, # 505، بعد میں اپارٹمنٹ نمبر 311 ہو گیا تھا۔ اب اور دوست بھی مشن ہاؤس میں اپنا وقت دینے لگے اور احمدیہ گزٹ کی طباعت اور ترسیل کا کام آسان ہو گیا۔ عاجز آپ کی رہنمائی اور ہدایات کے مطابق احمدیہ گزٹ تیار کرتا، یوں یہ رسالہ مرکز اور احباب جماعت کے درمیان باہمی تعلق اور مواصلات کی ایک اہم کڑی بن گیا۔ احمدیہ گزٹ میں گوناگوں دلچسپی کے مضامین شائع ہوتے جو علمی بحث اور تبادلہ خیال کا ذریعہ بنتے۔ احمدیہ گزٹ ڈاک سے بھیجنے کے لئے 12 سینٹ کا ڈاک ٹکٹ درکار ہوتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد ایک مخلص احمدی دوست نے ڈاک کے پتہ جات کے لیبلز کمپیوٹر پر بنا کر فراہم کرنے شروع کر دیئے جس سے ڈاک میں ترسیل کا کام قدرے آسان ہو گیا۔

ملازمت کے بعد شام کو عاجز مشن ہاؤس کے کاموں میں دیگر دوستوں کی طرح ہاتھ بٹاتا یا اگر مولانا صاحب موصوف کو جانے آنے کے لئے سواری کی ضرورت ہوتی تو وہ مہیا کرتا۔ مجھے خوب یاد ہے ایک دفعہ آپ اور راقم الحروف ٹرانٹو سٹار کے مذہب کے صفحہ کے معروف ایڈیٹر ٹام ہارپر Tom Harper سے ملنے گئے اور انہیں جماعت احمدیہ سے متعارف کروایا۔ پھر ایک دفعہ ساؤتھ افریقہ کے مشہور منادی احمد دیدت میپل لیف گارڈن میں تقریر کرنے آئے تو ہم دونوں نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ فیڈرل پارلیمنٹ کی رائیڈنگ ڈان ویلی کے ممبر John Gillies نے جب ایک بار اپنے حلقہ کے ووٹروں کا عوامی اجلاس منعقد کیا تو ہم نے بھی اس میں شرکت کی اور اجلاس کے بعد مربی صاحب نے ان کو قرآن پاک کا نادر تحفہ پیش کیا تھا۔ اسی طرح مارچ 1979ء میں وفاقی وزیر برائے ملٹی کلچرازم Norman Cofik مشن ہاؤس کے قریب ایک سکول میں تشریف لائے تو مشنری صاحب نے ان کو وقفہ سوالات کے بعد سٹیج پر جا کر قرآن مجید کا انمول تحفہ اور سہ ماہی رسالہ دی لائٹ پیش کیا۔ اس میٹنگ میں عاجز کے علاوہ سلیم احمد صدیقی (جنرل سکرٹری جماعت کینیڈا) بھی شریک ہوئے تھے۔

70 کی دہائی کے ایمان افروز واقعات

جماعت احمدیہ ٹرانٹو کے لئے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، وکیل التبشیر (ڈائریکٹر فارن مشنز) کے 1975ء میں ورودِ مسعود سے احباب میں مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ اس موقعہ پر سینٹرل وائی ایم سی اے میں مختلف عہدوں کے لئے انتخابات کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ ان انتخابات میں مبارک احمد خاں صدر اور عاجز جنرل سیکرٹری جماعت ٹرانٹو منتخب ہوا۔ سلیم صدیقی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا، خلیفہ عبد العزیز صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کینیڈا منتخب ہوئے تھے۔ ان کی آمد سے جماعت کے اندر ایک نئی روح دوڑ گئی۔ مکرم وکیل التبشیر صاحب نے ہر ایک کو فرداً فرداً شرف ملاقات بخشا اور حال واحوال دریافت فرمایا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی تنظیم سازی میں ان کی آمد سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ میرے پاس ابھی تک اس تقریب سعید کی تصاویر محفوظ ہیں۔

جب 1974ء میں ربوہ کا سانحہ ہوا اور ملک کے اندر احمدیوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک اٹھی تھی تو قدرتی طور پر کینیڈا میں مقیم احمدی پریشان اور فکر مند تھے۔ ہمارے مجروح احساسات کو حکام بالا تک پہنچانے کے لئے ٹرانٹو، مانٹریال اور آٹواہ سے پچیس افراد کا ایک وفد سفیر پاکستان سے ملنے کے لئے سفارت خانہ آٹواہ گیا۔ ٹرانٹو سے چھ دوستوں کا قافلہ ایک کار میں گیا جس میں عاجز بھی شامل تھا۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی اور سفیر پاکستان نے وعدہ کیا کہ وہ ہمارے خیالات اور پریشانیاں وزارت خارجہ کو پہنچا دیں گے۔ میٹنگ کے بعد پریس کونسلر سفارت خانہ پاکستان خالد حسن (معروف ترجمہ نگار، صحافی اور مصنف) کی طرف سے خلیفہ عبد العزیز صاحب، نیشنل امیر کینیڈا کے نام خط موصول ہوا۔ اس خط کی نقل میرے پاس ابھی تک محفوظ ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا کہ ''سفیر محترم نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں آپ کو، آپ کے رفقاء اور دیگر احباب نے پاکستان کے سفارت خانہ میں 5 جون 1974 کو ملاقات کی ہے اس کو بہت سراہا ہے۔... آپ کی تشویش اور گہرے احساسات جو بڑی وضاحت سے آپ نے اور آپ کے رفقاء نے بیان کئے ان کو تفصیل کے ساتھ وزارت خارجہ کے ذریعہ حکومت پاکستان تک پہنچا دیا گیا ہے۔''

زندگی کے آخری سالوں میں خالد حسن واشنگٹن میں رہائش پذیر تھے اور میرے ساتھ ای میل پر خط و کتابت کرتے رہے۔ ان دنوں دی فرائی ڈے ٹائمز میں ان کا ہفتہ وار کالم شائع ہوتا تھا۔

1976ء کا سال بھی کینیڈا کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سال ہمارے پیارے روحانی آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ٹرانٹو تشریف لائے تھے۔ اگست 1976ء کے احمدیہ گزٹ کے شمارہ میں اس امر کی اطلاع حضورؒ کی تصویر سرورق کی زینت بنی اور احباب کو بتایا گیا کہ حضور 8/اگست سے 11/اگست تک ٹرانٹو میں قیام فرمائیں گے۔ حضورؒ کی آمد اور ٹرانٹو میں سرگرمیوں کی تین صفحات پر انگریزی میں مشتمل رپورٹ مبارک احمد خاں نے زیب قرطاس کی جو احمدیہ گزٹ میں شائع ہوئی۔ بعض تصاویر گزٹ میں اگلے ماہ شامل کی گئیں۔

دسمبر 1977ء میں کینیڈا کا پہلا جلسہ سالانہ مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب کی تجویز اور ہدایات پر منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے چیئرمین مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب اور عاجز سیکرٹری کنونشن تھا۔ نومبر 1977ء کے احمدیہ گزٹ کے شمارہ میں جلسہ سالانہ کا پروگرام شائع کیا گیا اور فوری طور پر نومبر کا گزٹ احباب جماعت کو بھجوایا گیا۔

(باقی صفحہ 56)

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

خاکسار ہدایت اللہ ہادی مدیر احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ترجمان کا آغاز جون 1972ء سے ہوا جس کا نام ''احمدیہ نیوز بلیٹن'' تھا۔ اُس کا پہلا شمارہ 10 صفحات پر مشتمل تھا۔ یہ نیوز بلیٹن مارچ 1975ء تک جاری رہا۔ بعدہ اسی بلیٹن کے تین شمارے اپریل، مئی، جون 1975ء ''دی مسلم آؤٹ لک'' نام سے شائع ہوئے۔ جولائی 1975ء میں اس رسالے کا نام ''احمدیہ گزٹ کینیڈا'' رکھ دیا گیا۔ مکرم مبارک احمد خاں صاحب اس کے پہلے ایڈیٹر تھے۔ اور رفتہ رفتہ

لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

ابتدائی دور میں بلیٹن اور گزٹ ہاتھ سے لکھا جاتا تھا اور سائیکلوسٹائل کے ذریعہ پرنٹ کر کے احباب جماعت کو پہنچایا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان ابتدائی لکھنے والوں، کارکنوں اور رضا کاروں کو جزائے جزیل عطا فرمائے جنہوں نے مشکل اور کڑے وقت میں اس فریضے کو انجام دیا۔ آج ہم اس احمدیہ گزٹ کے پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر ان سب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

عاجز 25/جولائی 1988ء کو ٹرانٹو میں وارد ہوا تھا۔ آنے سے قبل ہی ہماری رہائش کے لئے ازراہِ شفقت واحسان مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب اُس وقت کے امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے جیرارڈ، ڈاؤن ٹاؤن میں ایک گھر کا بندوبست کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اصل میں تو یہ ساری برکات اور فیوض کا سرچشمہ خلافت ہے جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کا ہر فرد باہمی الفت ومحبت اور وحدت کی لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ اس لئے ہجرت کے باوجود پردیس جیسی بیگانگی محسوس نہیں ہوئی۔

بیت الاسلام مشن ہاؤس

بیت الاسلام مشن ہاؤس کو اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک ویرانے میں علم وعرفان کی شمع بنا کر روشن کیا تھا۔ جین سٹریٹ تنگ اور چھوٹی سی سڑک تھی، سڑک کے دونوں طرف درخت ہی درخت، کھیت ہی کھیت اور فصلیں تھیں۔ جس پر کبھی کبھار کسی کار کا گزر ہوتا تھا۔ آمد ورفت نہ ہونے کے برابر تھی۔ سواری کے لئے بس کا نام ونشاں تک نہ تھا۔ ابتدائی ایام میں کار کی سہولت بھی میسر نہ تھی۔ تصور تو کیجئے کہاں جیرارڈ سٹریٹ ڈاؤن ٹاؤن اور کہاں سٹیلز۔ ہم لوگ جین سٹریٹ کے قریب سٹیلز پر واقع ٹم ہارٹنز (Tim Hortons) پر انتظار کرتے کوئی خدا کا بندہ آتا تو ہمیں اپنی کار میں لاد کر مشن ہاؤس لے جاتا۔ اور ہم وہاں سے رضا کاروں کے لئے کپ ٹرے میں کافی، ڈونٹ کے چند ڈبے، ٹمبٹ وغیرہ لے کر جاتے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب فون عام نہ تھا۔ بلکہ پبلک بوتھ سے فون کیا جاتا تھا۔

مشن ہاؤس کی پہلی منزل پر ہی عبدالوکیل خلیفہ صاحب اور چند دوسرے بزرگ بیٹھے ہوتے تھے۔ ان کے ساتھ ہی ایک چھوٹے سے کمرہ میں عیسیٰ جان خاں صاحب اور کرنل سعید صاحب بیٹھتے تھے۔ ان کے کمرہ سے ملحق امیر صاحب کا دفتر تھا۔ مشن ہاؤس کے نچلے حصہ میں جمعہ کی نماز ہوتی تھی اور ان کے سامنے ہی کمپیوٹر روم تھا۔ کرنل صاحب خوش نویس تھے اور نکھار کے ساتھ باریک باریک لکھتے تھے۔ شفقت ومحبت میں بے نظیر تھے۔ عیسیٰ جان صاحب مشن ہاؤس کی رونق تھے۔ ساری مجلس کو زعفران بنا دیتے تھے۔ ان سے دعا کے لئے کہا جائے تو وہ کہتے جاؤ بابا! مذاق نہیں کرو، تم خود دعا کرو۔ خلیفہ صاحب مسکراتے ہوئے مخصوص سیالکوٹی لہجہ میں کہتے 'دیکھیں نا، نویں نویں پار ھو آئے نیں'، یعنی دیکھئے یہ نوجوان لوگ نئے نئے آئے ہیں۔

مکرم امیر صاحب کی خصوصی ہدایات

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے آتے ہی عاجز کو احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ادارت سے وابستہ کر دیا۔ گویا

پھر مجھے نادیدنی زنجیر پہنائی گئی
علم تک مجھ کو نہیں اور میرا سودا ہو چکا

اور فرمایا تین اہم امور کا خیال رکھیں۔ اوّلاً ہر ممکن کوشش کی جائے کہ احمدیہ گزٹ ماہ بماہ بڑی باقاعدگی سے شائع ہوتا کہ احباب جماعت کو بروقت مرکز کی اطلاعات ملتی رہیں۔ دوسرا جماعت ماہانہ اجلاس کا اہتمام کرتی ہے مگر اس کی روداد گزٹ میں شائع نہیں ہوتی۔ ایسے تربیتی اجلاسوں کی کارروائی کو سپرد قلم کیا جائے اور یہ بھی کوشش کریں کہ تصویروں کے ساتھ جلسوں کی رپورٹیں شائع ہوں جس سے قارئین کو دلچسپی پیدا ہو۔ تیسرا اہم کام یہ کہ خصوصی شمارہ جات شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے جس میں علمی، تحقیقی اور تربیتی مضامین شامل ہوں جیسے مصلح موعودؓ نمبر، مسیح موعودؑ نمبر، خلافت نمبر، رمضان المبارک نمبر، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمبر، جلسہ سالانہ نمبر جس میں جلسہ سالانہ کی کارروائی کے علاوہ تمام تقاریر، اخباروں کے تراشے وغیرہ مع تصاویر شائع ہوں جو آئندہ تاریخ مرتب کرنے میں ممد ومعاون ہوں۔ نیز فرمایا خاص طور پر آج کل مباہلہ چیلنج پر کام کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مباہلہ کے نتیجہ میں جماعت کو اللہ تعالیٰ کی جو تائید اور نصرت حاصل ہو رہی ہے، اس کا بھی خاص طور پر ذکر کیا جائے۔ یہ وہ اہم ذمہ داریاں تھیں جو جولائی 1988ء میں عاجز کے ناتواں کندھوں پر ڈالی گئیں۔

جماعت کے ماہانہ جلسے

اُن ایام میں بے سروسامانی کا عالم تھا۔ یہ جلسے عام طور پر David & Mary Thomson Collgegiate Institute سکاربرو میں ہوتے تھے۔ اللہ بھلا کرے مکرم میاں نصیر احمد صاحب مرحوم کا وہ عاجز کو مع فیملی ان جلسوں میں اپنے ساتھ لے جاتے اور واپس گھر چھوڑتے۔ چنانچہ ممکن حد تک کوشش رہی کہ ماہانہ اجلاس، خصوصی جلسے مصلح موعودؓ، مسیح موعودؑ، خلافت، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر جلسہ سالانہ تک کی کارروائی سپردِ قلم کی اور تصویروں کے ساتھ گزٹ میں باقاعدہ شائع ہوتی رہی۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ادارہ سے وابستگی

اور مکرم امیر صاحب نے احمدیہ گزٹ کینیڈا اگست، ستمبر، اکتوبر 1988ء کے شمارہ میں نائب مدیر کے تقرر کا اعلان شائع کر دیا۔ اور مکرم حسن محمد خاں عارف صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کے سپرد کر دیا۔ ان سے شناسائی پرانی تھی۔ وہ میرے بچپن کے دوست جاویدی کے والد محترم تھے۔ ربوہ میں ان کے گھر آنا جانا تھا۔ خان صاحب باغ وبہار شخصیت کے مالک تھے۔ علم دوست، خوش مزاج،

رواداری اور یوپی کی مروت ان کی گھٹی میں بھری ہوئی تھی۔ اور اپنی طبیعت میں بھی اپنے والدین کا کچھ نہ کچھ رنگ روپ تھا۔ اس لئے ان کے ساتھ کام کرنے میں عاجز کو بہت لطف آیا۔ ان کا قدرے تفصیلی ذکر آئندہ آئے گا۔

مباہلہ نمبر

یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 10 جون 1988ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کے معاندین، مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا کھلا چیلنج دیا ہوا تھا۔ اس لئے محترم امیر صاحب کی خواہش تھی کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا مباہلہ نمبر شائع کیا جائے۔ چنانچہ احمدیہ گزٹ کی ادارت سے وابستہ ہوتے ہی انہوں نے مباہلہ نمبر پر کام کرنے کے لئے عاجز کو ارشاد فرمایا۔ یہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا سب سے پہلا خصوصی شمارہ تھا۔

مباہلہ نمبر شمارہ اگست، ستمبر، اکتوبر 1988ء میں شائع ہوا جس کے کل 80 صفحات تھے۔ اس وقت ہاتھ سے لکھا جاتا تھا۔ حسن محمد خاں عارف صاحب انگریزی حصہ الیکٹرک ٹائپ رائٹرز کی مدد سے کمپوز کرتے اور ان کو پھر صفحات پر چسپاں کر دیا جاتا۔

حضورؒ نے 10 جون 1988ء کو مباہلہ کے چیلنج کا اشتہار دیا۔ جس کا تراشہ اس خصوصی نمبر میں جوں کا توں چسپاں کر دیا گیا۔ اور حضورؒ کا متعلقہ خطبہ جمعہ کا تراشہ بھی لگا دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرعونِ زمانہ کے متعلق الہامات اس میں شامل تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کبیر سورۃ الفجر سے وہ حصہ شامل کیا گیا جس میں فرعون زمانہ کو گیارہ سال تک ڈھیل دیئے جانے اور عبرتناک انجام کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیش گوئی کا ذکر ہے۔ مشہور کالم نگار عابد جعفری کا ایک مضمون 'کیا جنرل ضیاء شہید ہیں؟' پندرہ روزہ امروز ٹرانٹو 25 اگست 1988ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کے چند اقتباسات کے تراشے اس خصوصی شمارہ میں چسپاں کر دیئے گئے۔

کینیڈین ایتھنک میڈیا ایسوسی ایشن CEMA

مکرم سید حسنات احمد صاحب مرحوم مدیر نیو کینیڈا عاجز کو دسمبر 1988ء میں ڈاؤن ٹاؤن لیک ہاربر کے قریب ''کینیڈین ایتھنک میڈیا ایسوسی ایشن'' کے کرسمس عشائیہ میں اپنے ہمراہ لے گئے اور صحافی حضرات سے ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے حوالہ سے عاجز کا تعارف کروایا، اپنی جیب سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے اس کی رکنیت کی فیس ادا کی۔ اُس وقت سے لے کر آج تک احمدیہ گزٹ کینیڈا اس ایسوسی ایشن کا باقاعدہ ممبر ہے۔ اور یہ ایسوسی ایشن ہم سے بدستور رابطہ رکھتی ہے۔ عاجز گاہے بگاہے ان کی تقریبات میں شرکت بھی کرتا ہے۔ اور ہر سال اس کی رکنیت کی فیس ادا کی جاتی ہے۔ کینیڈین رسائل وجرائد اور اخبارات کی فہرست میں ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا نام نمایاں ہے۔ کیونکہ اس دوران کئی رسالے شائع ہونا بند ہوگئے تھے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسوسی ایشن کی سیکرٹری میٹنگ کے دوران تعارف کرواتے ہوئے بسا اوقات یہ کہتیں کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ایڈیٹر ہمارے سب سے پرانے رکن ہیں۔

تائیداتِ الٰہیہ نمبر

دوسرا خصوصی شمارہ تائیدات الٰہیہ نمبر تھا جو جنوری ، فروری 1989ء میں شائع ہوا جو 128 صفحات پر مشتمل تھا اور انگریزی کے 18 صفحات تھے۔ اس خصوصی شمارہ میں مباہلہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے اُن حیرت انگیز نشانات کا ذکر ہے جو مباہلہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تائید ونصرت میں ظاہر فرمائے۔

اس خصوصی نمبر کی اشاعت کے لئے محترم امیر صاحب نے عاجز کو ارشاد فرمایا کہ فرعونِ مصر اور فرعونِ زمانہ اور ان کے مقابل پر مردانِ حق میں حیرت انگیز مماثلت پر مضمون لکھیں۔ چنانچہ میں نے فوراً حضور انورؒ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا اور اپنا مدعا بیان کیا تو حضورؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا فکر نہ کریں۔ عاجز کا یہی وہ پہلا مضمون تھا جو تائیداتِ الٰہیہ نمبر میں شائع ہوا۔ جس میں فرعونِ مصر اور فرعونِ زمانہ کی قرآن مجید میں مذکور حیرت انگیز اکیس (21) مماثلتوں اور ان کے تاریخی عمومی چودہ (14) رویوں کا ذکر کیا گیا۔ اس خصوصی شمارہ کی شکل وصورت وہی تھی کہ کچھ مضامین ہاتھ سے لکھے گئے اور اکثر تراشوں پر مشتمل تھے۔ جسے حضور انورؒ نے بہت پسند فرمایا۔

احمدیہ گزٹ کی کتابت

اس زمانہ میں گزٹ ہاتھ سے لکھا جاتا تھا۔ لیکن یہ کوئی آسان امر نہ تھا، جان جوکھوں کا کام تھا۔ پروف ریڈنگ کے بعد اصلاحیں ایک کڑا مرحلہ تھا۔ ہمارے خوش نویس بشارت احمد خاں صاحب محمد ناصر احمد صاحب، نسیم سرفراز صاحب، محمد زبیر منگلا صاحب، حامد لطیف بھٹی صاحب، چوہدری ماجد احمد وڑائچ صاحب جو مسی ساگا، سکاربرو، لارنس اور کیلز، ٹوبرموری وغیرہ میں رہتے تھے۔ لیکن بلا مبالغہ سب ہی بڑے حوصلے اور ہمت والے تھے۔ اصلاح کرتے وقت میں نے ان کے ماتھے پر کبھی شکن نہیں دیکھی۔ یہ نہیں کہتے تھے ایک بار ہی سب اصلاحیں کیوں نہیں کر لاتے۔ بار بار اصلاح کروانے کے لئے کیوں آ جاتے ہو۔ میں بھی کئی بسیں بدلتا ہوا ان کے گھروں تک پہنچتا۔

ان اصلاح شدہ مواد کے تراشے بناتے پھر ان کو درست جگہوں پر چسپاں کرتے۔ بسا اوقات پورے صفحہ کی ترتیب بدل جاتی۔ پیرا گراف کو کاٹتے، ان کو آگے بڑھاتے، سارے صفحوں کی از سر نو ترتیب دیتے۔ اصلاحیں بار بار ہوتی تھیں۔ گزٹ عام کاغذ پر تحریر ہوتا تھا۔ زرد رنگ والا خاص کاغذ نہ تھا جس پر پہلے کاتب حضرات اخبار، رسالے، پمفلٹ، اشتہار وغیرہ لکھا کرتے تھے۔ چند لمحوں کے لئے تصور کیجئے۔ اس زمانہ میں ماہنامہ گزٹ شائع کرنا کتنا مشکل کام تھا۔ جب کہ سارے کام رضا کارانہ طور پر انجام دیئے جاتے تھے۔ ان میں سے اکثر رضا کار ابھی نقل مکانی کے مراحل طے کر رہے تھے۔ طرہ یہ کہ غم روزگار بھی تھا اور غم جاناں بھی۔ پھر بھی خدمتِ دین کے لئے ہمہ وقت سرشار رہتے تھے۔ ایک سچا جذبہ، لگن اور جنون تھا۔ کوئی گلہ نہ کوئی حرفِ شکایت!!

حسن محمد خان عارف صاحب ڈیری ایسٹ سے بڑی باقاعدگی سے تین تین بسیں بدل کر جمعہ پڑھنے کے لئے تادم آخر مشن ہاؤس آتے رہے۔ اور جمعہ کے روز ہی گزٹ کا کام ان کی خدمت میں پیش کیا جاتا۔ سرخ پین سے اصلاحیں کرتے۔ اور آخری مرحلہ میں مکرم امیر صاحب گزٹ ملاحظہ فرماتے۔

مکرم امیر صاحب محض ہماری سہولت کے لئے فنچ اور جین کے ٹم ہارٹنز میں آ جاتے۔ نسیم سرفراز صاحب، محمد ناصر احمد صاحب، حامد لطیف بھٹی صاحب، حزقیل خان صاحب اور عاجز سے ملاقات کرتے۔ ہلکی پھلکی گفتگو کے بعد گزٹ کو دیکھتے اور اصلاحیں کرتے اور مناسب ہدایات دیتے۔ ان کی ذہانت وفطانت پر جتنی حیرت کی جائے کم ہے۔ انتہائی سرعت سے سارا گزٹ دیکھتے اور ان کی نظر صرف غلطی پر ہی رکتی اور سیاہی والے پن سے جلی حروف میں اصلاح فرماتے۔ ایک مرتبہ عاجز نے عرض کیا۔ آپ پنسل سے اصلاح کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگے میرے دفتر میں پنسل نہیں ہوتی، میں کبھی کچا کام نہیں کرتا اور مسکرائے۔ پھر ہم نے بھی زوردار قہقہہ لگایا اور ہم سب بہت محظوظ ہوئے۔ مہدی صاحب کی خوبصورت یادوں کا ایک حسین دفتر ہے جو کسی علیحدہ مضمون کا

متقاضی ہے۔ عاجز نے ان کے ساتھ ایک ربع صدی سے زائد عرصہ کام کرتے ہوئے گزارا ہے۔ آئندہ ان کا قدرے تفصیلی ذکر آئے گا۔

فوٹوگرافرز

شروع شروع میں کیمرے اتنے عام نہ ہوتے تھے۔ محمد صدیق اکبر طور صاحب ونڈسر، قریشی عبدالحلیم صاحب، یحیٰ خاں صاحب، اعجاز احمد خان صاحب ڈیٹرائٹ، بشیر احمد ناصر صاحب اور بعض دوسرے حضرات خدمات انجام دیتے رہے جن کی اسمائے گرامی 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں درج ہیں۔

بشیر احمد ناصر صاحب پریس فوٹوگرافر کے طور پر میدان عمل میں اترے۔ آپ 9/نومبر 1988ء کو مانٹریال میں تشریف لائے اور کچھ عرصہ کے بعد ٹرانٹو میں آگئے۔ اُس وقت چاک فارم ڈرائیو یعنی ولسن اور جین سٹریٹ میں رہتے تھے۔ اور بڑی محنت اور جانفشانی سے ہر تقریب کو بہت قریب سے دیکھا اور تصویریں لیں جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ کینیڈا کے عمائدین، اکابرین اور سیاسی رابطوں میں محترم امیر صاحب کے ساتھ ہوتے اور تاریخی تصویریں لیتے رہے۔

احمدیہ گزٹ کے پرنٹرز

ابتداء میں احمدیہ گزٹ کا ایک ایک صفحہ تیار کیا جاتا تھا جس پر اخباروں کے تراشے بھی لگائے جاتے اور تصویریں چسپاں کی جاتیں۔ ان نازک کاموں میں ریحان لطیف شرما صاحب نے بڑی محنت اور ذمہ داری کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ دستی گزٹ تیار کر کے پرنٹرز کو دیا جاتا تھا۔ پرنٹرز خوب چھان بین کر کے گزٹ شائع کرنے کے لئے لے کر جاتے۔ کوئی نقص ہوتا تو جان پہ بن جاتی۔ ابھی اور فوراً درست کرو، یہ صفحہ خراب ہے، وہ صفحہ خراب ہے۔ جب گزٹ پرنٹر کو چلا جاتا تو جان میں جان آتی۔ پھر چند دنوں کے بعد دوسرے ماہ کے گزٹ کی تیاری میں مصروف ہو جاتے۔ یہ ایک مسلسل عمل تھا جو کم ہی سانس لینے دیتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری ٹیم ہی باہمت تھی۔ احمدیہ گزٹ کے پرنٹرز کے نام 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں درج ہیں۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ترسیل

اُس زمانہ میں پرنٹرز بوریوں میں بھر کر گزٹ بیت الاسلام مشن ہاؤس پہنچاتے تھے۔ مکرم عبدالوکیل خلیفہ صاحب مینیجر احمدیہ گزٹ، بچوں کو بلاتے اور ان کو واپس چھوڑنے کا بھی انتظام کرتے۔ انہیں پیزا کھلاتے، ان کی خوب خاطر مدارت کرتے۔ بچے خوب ذوق، شوق اور ہنسی مذاق میں کام کرتے۔ ایک ایک گزٹ کو ایک ایک لفافے میں ڈالتے پھر ایک رجسٹر کی مدد سے ان پر ہاتھ سے پتہ جات لکھے جاتے جن کی جانچ پڑتال کی جاتی۔ مبادا کہ پتہ غلط لکھا گیا ہو۔ پھر اس پر واپسی ربڑ سٹیمپ لگاتے۔ اور تمام گزٹ کو کینیڈا پوسٹ کی بوریوں میں ڈالتے اور میجر میکنزی اور کیلز کے کونے پر واقع کینیڈا پوسٹ آفس لے کر جاتے۔ یہ وہ کٹھن سفر تھا جو گزٹ کی پرنٹنگ اور ترسیل کے لئے طے کرنا پڑتا۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پرنٹرز کی تاریخ میں ایک نام ڈاکٹر بشارت منیر احمد مرزا صاحب مرحوم پی ایچ ڈی کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف لاہور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد اور میاں انیس احمد صاحب ایڈمنٹن کے بہنوئی تھے۔ ڈاکٹر صاحب فضل عمر پریس اوہائیو امریکہ کے بڑے ہی منفرد شخص تھے۔ سب سے کم دام پر انہوں نے احمدیہ گزٹ کینیڈا شائع کیا۔ جس کا کوئی پرنٹر تصور بھی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے بعض کتابیں مفت شائع کیں۔ کبھی پیسوں کا مطالبہ نہیں کیا۔ اپنی کار کے ساتھ ایک چھوٹا ٹریلر باندھتے اور اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ امریکہ سے ٹرانٹو گزٹ لے کر آتے اور ان پر لیبل لگنے کا انتظار کرتے پھر کینیڈا پوسٹ کی بوریوں میں لاد کر کبھی میجر میکنزی اور کیلز والے اور کبھی مسس ساگا کینیڈا پوسٹ آفس ڈالنے جاتے۔ نہایت محنتی، لگن اور جذبے سے کام کرنے والے، نہایت مخلص اور دعاگو بزرگ تھے۔ قابلِ رشک شخصیت تھے۔ انہوں نے اسی طرح جماعت احمدیہ امریکہ کی بھی بے لوث خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ مرحوم کے علاوہ احمدیہ گزٹ کے دیگر پرنٹرز کے نام 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں شامل ہیں۔

صد سالہ جماعت احمدیہ جوبلی نمبر 1889-1989

اس کے بعد تیسرا خصوصی شمارہ صد سالہ جشن تشکر جماعت احمدیہ نمبر مارچ۔ جون 1989ء کو شائع ہوا جو 224 صفحات پر مشتمل تھا۔ اس میں عاجز کا نام ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے طور پر شائع ہوا تھا۔ یہ ایک تاریخی ضخیم مجلّہ تھا جس میں تاریخی تصاویر تھیں اور چند رنگین تصاویر بھی۔ اس مجلّہ میں مقدس ہستیوں کی تحریرات کے چند نمونے، 1835ء سے لے کر 1984ء: تاریخ احمدیت کی چند جھلکیاں، 1901ء سے لے کر 1978ء: شہدائے احمدیت کی فہرست اور قوم احمد! تجھے صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو! اداریہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں 'جماعت احمدیہ کینیڈا۔ ایک اجمالی جائزہ' تحریر کیا گیا ہے۔ جس میں مختصراً 1972ء سے لے کر 1989ء تک کی تاریخ پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خصوصی شمارہ کو بھی بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔

اس شمارہ کی تیاری میں مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب، یحیٰ خان صاحب اور بعض دیگر دوستوں نے تاریخی تصاویر فراہم کیں۔ تاہم اس تاریخی اور شاندار تقریب کے موقع پر مکرم محمد صدیق اکبر طور صاحب خاص طور پر ہمارے لئے ونڈسر سے تشریف لائے اور تقریبات کی تصویریں تیار کیں جو اس خصوصی شمارہ کی زینت ہیں۔

مذکورہ بالا خصوصی شمارے ہاتھ سے لکھے گئے۔ ہاتھ سے لکھنے والے رضاکاروں نے دن رات ایک کر کے ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔ فوٹوگرافرز اور ہاتھ سے لکھنے والوں کے نام 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں درج ہیں۔

کمپیوٹر نمبر

چوتھا خصوصی شمارہ کمپیوٹر نمبر تھا، جون 1991ء میں شائع ہوا جس کے 110 صفحات تھے۔ اس خصوصی شمارہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اظہارِ خوشنودی کا ایک خط بھجوایا جس کا عکس اس میں شائع کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بعض پیغامات بھی شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے کمپیوٹر سسٹم کی تاریخ، کمپیوٹر کلاس کا اجرا، کمپیوٹر ٹیم کی مساعی پر ایک طائرانہ نظر، کوئی بھی مسئلہ درپیش ہو ہم سے پوچھا کیجئے! اور اداریہ وغیرہ شامل اشاعت ہیں۔ علاوہ ازیں تصاویر سے مزین ہے۔ یہ خصوصی شمارہ مکرم دانیال خاں صاحب نے خود ہاتھ سے لکھا۔

کمپیوٹر کا ابتدائی دور

یہ کڑا دور تھا جو مسجد بیت الاسلام کی تعمیر تک رہا۔ عاجز AS 400 کا طالب علم بھی رہا۔ لیکن ابھی تک اردو سافٹ ویئر نے جنم نہیں لیا تھا۔ 1991ء میں منصور مظفر صاحب پر بہت زور دیا گیا کہ جہاں آپ جماعت کے لئے اتنے سارے پروگرام لکھتے ہیں ہمارے اردو کے لئے بھی کوئی پروگرام لکھ دیں۔ منصور صاحب نہایت مخلص، انتہائی محنتی، فرض شناس اور کم گو تھے۔ جاب سے سیدھے مشن ہاؤس آتے اور گئی رات تک کام کرتے تھے۔ شان کریمی دیکھئے اپنے خاندان میں خود اکیلے احمدی ہوئے۔ اپنے پروفیشن میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ بہت محبت کرنے والے اور اپنے رفقاء سے بہت اچھی طرح سے پیش آتے، انتہائی خلیق، ملنسار اور

فرشتہ صفت تھے۔ انہوں نے عاجز کی مسلسل درخواست پر اردو کا پروگرام ''سرخاب'' لکھا۔ جسے ہمارے پیارے محسن استاد چوہدری محمد علی صاحب مرحوم 'سرخاب کا پر' کہتے تھے۔ ان کے ابتدائی دیوان کا خاکہ ''اشکوں کے چراغ'' اسی پر تیار ہوتا رہا اور وہ اصلاحیں کرتے رہے اور اپنے رفقا کو بڑی محبت اور انتہائی قدر کی نگاہ سے دکھاتے تھے۔

سرخاب سافٹ ویئر مشن ہاؤس کے علاوہ بشریٰ بلال خاں صاحبہ اور نوروز ملک روزی صاحبہ کے گھر کمپیوٹر پر فراہم کر دیا تھا۔ وہ دونوں فلاپی ڈسک (floppy disk) کے ذریعہ مواد مشن ہاؤس پہنچاتیں۔ اس وقت اردو مواد کو ابھی ای میل کے ذریعہ بھجوانا ممکن نہ تھا۔ سرخاب سافٹ ویئر کی اردو لکھنے کی سہولتیں ابھی بہت محدود تھیں۔ ایک کالم سے زائد اردو لکھنے کا متحمل نہیں تھا۔ پھر رفتہ رفتہ دو کالم کا متحمل ہو گیا۔ اس طرح گزٹ کو کالم میں تیار کرتے اور ہر صفحہ پر دو دو کالم لگاتے، کالموں کی ترتیب، صفحوں کی ترتیب، بقیہ جات، مضمون کا تسلسل، ربط و ضبط، ٹوٹ پھوٹ وغیرہ ایسے مراحل تھے جس سے کبھی کبھی ہمارے اعصاب شل ہو جاتے مگر پھر اللہ تعالیٰ ہمت دیتا رہا اور ہمارے ساتھی لگن اور محنت سے کام کرتے رہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

مسجد نمبر

یہ اکتوبر 1992ء میں شائع ہوا تھا جو 124 صفحات پر مشتمل تھا۔ یہ احمدیہ گزٹ کا پانچواں خصوصی نمبر تھا جو کچھ ہاتھ سے لکھا گیا کچھ سرخاب کی مدد سے تیار رہوا۔ یہ بہت ہی کم وقت میں جلدی جلدی تیار کیا گیا۔ اس کی تیاری میں دوہری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اوّلاً ہاتھ سے لکھنے والوں کو مواد فراہم کرنا تھا۔ پھر ان کی پروف ریڈنگ کا کام تھا۔ اصلاحیں اس سے بھی بڑا مسئلہ تھا۔

دوسرا سرخاب ابھی ابتدائی مرحلہ میں تھا۔ عاجز بھی پورے طور پر متعارف نہ تھا تاہم گزارہ کر لیتا تھا۔ البتہ منصور مظفر صاحب اور پرویز سعید صاحب نے ہماری کشاں کشاں مدد کی۔

مکرم امیر صاحب نے مسجد کی تعمیر میں شاندار اور بے مثال قربانیوں کے ایمان افروز واقعات پر کچھ نوٹس تیار کئے ہوئے تھے۔ وہ کام کاج سے فارغ ہونے کے بعد رات کو کمپیوٹر روم میں تشریف لے آتے، زبانی بولتے جاتے اور عاجز سرخاب پر لکھتا چلا جاتا۔ اس طرح یہ مضمون تین چار دن میں خدا خدا کر کے مکمل ہو گیا۔ اور 'مسجد بیت الاسلام۔ مالی قربانیوں کی چند درخشندہ مثالیں' کے عنوان سے شائع ہوا۔ جیسے کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ سرخاب کے ذریعہ صرف ایک ہی کالم میں مواد لکھا جا سکتا تھا۔ اور اس میں ابھی نمبر ڈالنے کی سہولت موجود نہ تھی۔ اس لئے کالموں کو بڑی احتیاط سے علیحدہ علیحدہ محفوظ کرنا پڑتا اور پھر ہر بار نئی فائل بنانی پڑتی تھی۔

ادھر نصیر احمد چوہدری صاحب بھی مسجد کی تعمیر کے کاموں میں بے حد مصروف تھے۔ مکرم امیر صاحب نے عاجز کو ہدایت دے رکھی تھی کہ کسی قیمت پر نصیر چوہدری کو ناراض نہیں کرنا۔ وہ جس طرح کہیں بالکل اسی طرح من و عن کرنا' وفاداری بشرطِ استواری اصل ایماں ہے'۔ وہ رات کے گیارہ بجے کے بعد کمپیوٹر روم آ جاتے اور برجستہ سرخاب پر لکھوانا شروع کر دیتے۔ میں ''کی بورڈنگ'' (keyboarding) میں سبک رفتار نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ سرخاب بھی بہت سست تھا۔ جلدی سے شٹ ڈاؤن (shut down) ہو جاتا۔ بہرکیف جیسے تیسے ہوا ان کا مضمون رات ایک بجے تک تحریر کرتا۔ اور پھر گھر آ جاتا۔ اعلیٰ حضرت نصیر چوہدری صاحب کہنے لگے میرے دو مضمون مسجد نمبر میں شامل کرنے ہیں۔ میں ان کے ایک مضمون سے تنگ آ گیا تھا۔ پھر محترم امیر صاحب کی نصیحت یاد آ گئی کہ 'مسجد کے چوہدری' کو ناراض نہیں کرنا۔ ہم نے پھر کمر کس لی اور خدا خدا کر کے ان کے دونوں مضمون ہفتہ عشرہ میں مکمل ہو گئے۔ جو 'تعمیری باتیں۔ تعمیری لوگ' اور 'تعمیری لطائف' کے عنوان سے شائع ہوئے۔ اللہ اللہ خیر سلّا۔ مگر جب کالموں کو جوڑنے بیٹھے تو ان کے مضمون بے ربط ہونے لگے۔ یہ مرحلہ انتہائی اعصاب شکن تھا۔ منصور مظفر صاحب سے مدد لی تو جان میں جان آئی۔

جہاں تک میرے ذاتی مضمون کا تعلق تھا وہ تو کسی نہ کسی طرح نبھا لیا۔ چند یادداشتیں تھیں ان کی مدد سے براہ راست کمپیوٹر پر لکھتا رہا۔ میرے مضمون نے مجھے زیادہ تنگ نہیں کیا۔ میں اپنا کام اول وقت میں کر لیتا تھا۔ یہ مضمون ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ مساجد کی تعمیر میں جماعت احمدیہ کا تاریخ ساز کردار'' کے عنوان سے شائع ہوا۔

کمپیوٹر میں ارتقائی عمل

اللہ بھلا کرے 1994ء میں ایک شخص جمیل احمد مرزا نے دہلی میں 'اردو ان پیج' نام کا سافٹ ویئر تیار کیا جو پاکستان اور ہندوستان میں بہت مقبول ہوا۔ جماعت نے بھی اس کو خریدا تو کچھ جان میں جان آئی۔ اس طرح شروع شروع میں فلاپی ڈسک (floppy disk) اور پھر سی ڈی (compact disk) کے ذریعہ سے مواد حاصل کرتے رہے۔ اور اب تک احمدیہ گزٹ 'اردو ان پیج' پر ہی تیار ہو رہا ہے۔

یہ وہ دور تھا جس میں رفتہ رفتہ ہماری بہنوں نے گزٹ میں اپنا اپنا حصہ ڈالنا شروع کیا۔ گھریلو ذمہ داریوں کو سنبھالا، بچوں کی دیکھ بھال کی، اپنے جیون ساتھیوں کو راحت اور سکون بخشا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین کے لئے وقت نکالا۔ نہایت محنت، لگن، جذبہ اور ایثار سے مضامین ٹائپ اور کمپوز کرتیں۔ وقت پر گزٹ کی تیاری میں مدد کرتیں۔ ان مخلص رضا کاروں کے اسمائے گرامی 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں درج ہیں۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے MS Word میں مختلف رسم الخط کی سہولتیں موجود ہیں۔ جن میں خاص طور پر اردو کے لئے جمیل نوری نستعلیق اور عربی کے لئے القلم موجود ہیں۔ جہاں تک اردو عبارتوں کی ترتیب و تنظیم، پیراگراف، تخلص، مصرعہ، شعر، چھوٹی اور بڑی بحروں کی وضع قطع کا خیال، عبارتوں کو نمایاں کرنا، ڈبے، چارٹ بنانا صفحات کے نمبر جس جگہ دینا چاہیں اور دیگر بنیادی سہولتیں جو انگریزی میں موجود تھیں اب اس میں موجود ہیں۔ چنانچہ اب اردو اور عربی لکھنے اور نقل کرنے میں قدرے آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ ایسا مواد جو کسی بھی ویب سائٹ پر MS Word میں موجود ہے جیسے روحانی خزائن، قرآن کریم، احادیث دیگر کتب وغیرہ اس کو جوں کا توں نقل کرنا آسان ہو گیا ہے۔ عکس (images) وغیرہ بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔ اور یہ پروگرام کم و بیش ہر کمپیوٹر میں ہوتا ہے اور ہر گھر میں موجود ہے۔

احمدیہ گزٹ فرنچ

کینیڈا کی دو قومی زبانیں ہیں اس لئے احمدیہ گزٹ اردو، انگریزی کے علاوہ فرنچ کی ضرورت بھی محسوس کی گئی چنانچہ جون 1996ء میں ہی چند صفحات پر مشتمل فرنچ ایڈیشن شروع کیا گیا جس کے سب سے پہلے ایڈیٹر عبدالحمید عبدالرحمٰن تھے۔ آخری بار اپریل 1997ء کو شائع ہوا تھا۔ اور ایک طویل تعطل کے بعد دسمبر 2017ء میں دوبارہ شروع ہوا اور پھر اکتوبر 2019ء کے بعد بند ہو گیا۔ جن کے اسمائے گرامی 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں شامل ہیں۔

جلسہ سالانہ کے خصوصی شمارے

محترم امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ کے

خصوصی شمارے شائع کئے گئے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی یہ عمومی روایت رہی ہے کہ جلسہ سالانہ نمبر میں حضور انور کے خطباتِ جمعہ، جلسہ سالانہ کے موقع پر خطابات، پریس کانفرنس، میڈیا انٹرویوز، دورۂ کینیڈا کی تفصیلی روداد، جلسہ سالانہ کے موقع پر علماء کی تقاریر اور کینیڈا کے سیاسی عمائدین اور معزز مہمانوں کے خطابات اور پیغامات شائع ہوتے رہے اور کینیڈین اخباروں کے تراشے بھی شامل کئے جاتے تھے۔ اور یہ خصوصی شمارے عام طور پر کینیڈا کے جلسہ سالانہ اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دوروں کے مواقع پر رنگین تصویروں سے مزین ہوتے رہے۔

نمائندہ خصوصی

مکرم محمد اکرم یوسف صاحب 29/جون 1999ء میں ٹرانٹو میں تشریف لائے۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ کا طویل عرصہ بنک کی ملازمت میں گزرا۔ یہاں آکر بھی TD بنک سے منسلک ہوگئے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد شعبہ اشاعت کے مرکزی بک سٹور سے وابستہ ہوگئے۔ اور مکر اطہر نوید صاحب سیکرٹری صاحب اشاعت کی مدد کرتے رہے۔ اسی وقت انہوں نے جماعت کی تقریبات کی روداد کو قلم بند کرنے کا آغاز کیا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد جون 2001ء میں ادارہ سے وابستہ ہوگئے اور نمائندہ خصوصی کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے۔ نادانستہ سہو کی وجہ سے ستمبر 2006 میں احمدیہ گزٹ کینیڈا میں ان کا نام بحیثیت نمائندہ خصوصی شائع ہونا شروع ہوا۔ آپ بڑی محنت اور لگن سے جلسوں کی کارروائی ریکارڈ کرتے اور پھر آڈیو کی مدد سے اسے کمپیوٹر پر کمپوز کرتے۔ اُس وقت سے لے کر آج تک بڑے اخلاص اور تندہی سے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کی رپورٹیں احمدیہ گزٹ کی زینت بنتی رہی ہیں۔ بڑے علم دوست اور صاحب ذوق ہیں۔

ان کی صاحبزادی امل یوسف صاحبہ، فرنچ ٹیچر ہیں، انہوں نے انگریزی حصہ میں ایک عرصہ تک بہت مدد کی۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مدیران اعلیٰ کی الوداعی تقریبات

11/جون 2006ء کو نماز ظہر کے بعد مسجد بیت الاسلام میں حسن محمد خاں عارف صاحب کے لئے ایک سادہ اور پروقار الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ اسی طرح 18/فروری 2010ء کو نماز عشاء کے بعد بیت الاسلام مشن ہاؤس کے بورڈ روم میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ ہر دو تقریبات میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور نئے مدیران کو خوش آمدید کہا گیا جس کی روداد تصویروں کے ساتھ گزٹ میں شائع ہوچکی ہے۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا دوسرا ارتقائی دَور

ستمبر 2006ء میں مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ادارہ سے وابستہ ہوئے اور مئی 2007ء تک ادارت کے فرائض ادا کئے۔ اس دوران ان کی سوچ اور فکر نے گزٹ کی ہیئت اور شکل وصورت میں نمایاں تبدیلی کی اس میں جدت اور ندرت پیدا کی۔ جس کے نتیجہ میں تمام گزٹ رنگین ہوگیا جب کہ اس سے قبل صرف سرورق اور رنگین تصاویر شامل ہوتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب گزٹ کا ہر شمارہ اور خصوصی شمارے پہلے سے بہتر ہیئت، شکل وصورت میں شائع ہورہے ہیں۔

ویب سائٹ کی مختصر تاریخ

مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نے اپنے عہدِ ادارت میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ویب سائٹ
http://www.ahmadiyyagazettecanada.ca/
تشکیل دی اور کوشش کی کہ تازہ ترین گزٹ کو ہر ماہ شائع ہونے سے قبل ہی فوراً احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ویب سائٹ پر نصب (upload) کردیا جائے تاکہ قارئین فوراً فائدہ اٹھاسکیں اور پی ڈی ایف PDF مضامین ڈاؤن لوڈ بھی کرسکیں۔ چنانچہ ان کی خصوصی توجہ سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے قارئین کے لئے ایک آسان اور نئی سہولت فراہم کردی گئی جو قابل ستائش ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا۔

اس کے لئے ایک ٹیم تیار کی گئی۔ طاہر احمد اظہر صاحب (2006-2009) شروع شروع میں تنہا ویب سائٹ سے متعلقہ فرائض انجام دیتے رہے۔ پھر مظفر احمد صاحب (2009-2018) یہ خدمت انجام دینے لگے۔ بعد ازاں احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مینیجر مبشر احمد خالد صاحب (2018-2019) نے یہ ذمہ داری سنبھال لی۔ پھر کاشف بن ارشد چوہدری صاحب، فرحان احمد نصیر صاحب اور کاشف محمود صاحب (2019 - 2020) نے یہ خدمت انجام دی اور 2020ء سے بلال احمد گھمن صاحب تا حال خدمت انجام دے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

گرافکس

ابتداء میں جلسہ پیشوایانِ مذاہبِ عالم کے روحِ رواں اور مخلص رضا کار نبیل احمد رانا صاحب نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے سرورق اردو اور انگریزی تیار کئے، رنگین تصاویر شامل کیں اور مکمل گزٹ کی تزئین وزیبائش کرتے رہے۔ آپ نے 2000ء سے لے کر 2006ء تک نہایت اخلاص، محنت، لگن اور جذبے سے خدمات انجام دیں۔

ان کے بعد شفیق اللہ صاحب، فرحان احمد نصیر صاحب اور ماہم عزیز صاحبہ نے رنگین گزٹ کی ذمہ داری کو سنبھالا ہوا ہے۔ منیب احمد صاحب سیسکاٹون گزشتہ سال سے ادارہ کی خدمت کررہے ہیں۔ اور جنوری 2022ء میں محترم امیر صاحب نے انہیں احمدیہ گزٹ کینیڈا کا نائب مدیر مقرر فرمادیا ہے۔ آپ نہ صرف کمپیوٹر کے تکنیکی امور سے واقف ہیں بلکہ علمی اور تحقیقی ذوق بھی رکھتے ہیں۔ مواد تلاش کرنے میں ادارہ کے لئے ان کا وجود مفید ہے۔ آپ نے بڑے اخلاص سے اپنی زندگی 'وقف بعد از ریٹائرمنٹ' کے تحت پیش کردی ہے۔ اور جماعت کے دیگر کاموں کے ساتھ ساتھ ادارہ سے بھی وابستہ ہیں۔ اور گرافکس کی بھی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ گرافکس کے دیگر رضا کاروں کے اسمائے گرامی 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر میں شامل ہیں'۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

محترم امیر صاحب کے دورہ جات

عام طور پر محترم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا ٹرانٹو سے باہر شہروں واٹرلو، برنٹ فورڈ، لندن، ونڈسر، کارنوال، آٹواہ، مانٹریال، کیوبک سٹی وغیرہ سفر پر جاتے تو مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب، نصیر احمد خاں صاحب اور عاجز کو ساتھ لے جاتے اور سفر کے دوروں کی رپورٹیں تصاویر کے ساتھ گزٹ کی زینت بنتی رہیں۔

ان کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا بھی گاہے بگاہے ویسٹرن کینیڈا کے دوروں کے لئے انہی افراد کے ساتھ ادارہ کی نمائندگی کے لئے عاجز کو اپنے ہمراہ لے جاتے۔ اور خاکسار محترم امیر صاحب کے دوروں کی کارروائی سپرد قلم کرتا رہا اور انہیں تصاویر کے ساتھ احمدیہ گزٹ میں شائع کرتا۔ اس طرح یہ گزٹ فعال سے فعال تر ہوتا چلا گیا۔

صد سالہ خلافتِ احمدیہ جوبلی نمبر 2008-1908ء

مکرم ملک لال خاں صاحب کی امارت کا یہ سب سے

پہلا رنگین خصوصی شمارہ تھا۔ یہ ضخیم مجلّہ مئی، جون 2008ء میں شائع ہوا جو تاریخی تصویروں سے مزین تھا جس کے 209 صفحات تھے۔اس خصوصی شمارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے پُرمسرت موقع پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے نام ایک خصوصی پیغام شامل ہے۔علاوہ ازیں نہایت علمی اور تحقیقی مضامین پر مشتمل تھا۔''رضائے خدا ہے ،رضائے خلافت'' کے مضمون میں قیام خلافت کے لئے اُمتِ مسلمہ کا نوحہ اور ماتم خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔اس شمارہ میں شہروں کے ناظم الاموریعنی میئرز کے پیغامات اور میونسپلیٹی میں ''خلافت کا دن'' کے جو proclaimations اعلامیے جاری ہوئے ،شامل ہیں۔

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ ونائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جنوری 2010ء میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے اس اہم ذمہ داری کو نہایت خوش اسلوبی سے سنبھالا۔اور آپ کی بدولت احمدیہ گزٹ کینیڈا کو اعلیٰ خطاطی نصیب ہوئی جو اس کی عالمی شہرت کو چار چاند لگانے میں مد ومعاون ثابت ہوئی اور خصوصی شماروں نے ایک نئی جہت اختیار کی جو علمی ، ادبی، تحقیقی ،تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے منفرد تھی۔

خوشحال عائلی زندگی نمبر

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا ساتواں خصوصی شمارہ 'خوشحال عائلی زندگی نمبر' امتیازی شان سے شائع ہوا۔ یہ ضخیم شمارہ اپریل 2011ء میں منصّۂ شہود پر آیا جو 126 صفحات پر مشتمل ہے۔مولانا موصوف کی فن خطاطی کی وجہ سے اس خصوصی شمارہ میں ایک جدت اور ندرت پیدا ہوگئی۔ ان کی ذاتی لگن اور عالمانہ رہنمائی سے نہایت عمدہ مضامین کا انتخاب ہوا۔طرہ یہ کہ یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ اس شمارہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت تفصیلی اور ایمان افروز پیغام ارسال فرمایا جو اس شمارہ کی مثالی زینت بنا۔ان جملہ کاوشوں کے سرخیل میر کارواں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب ہیں۔ ادارہ کے لئے ان کا وجود بہت مفید ہے۔فجز اہ اللہ احسن الجزاء

'خوش حال عائلی زندگی نمبر'ان کی ادارت کا سب سے پہلا اور منفرد خصوصی شمارہ ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت پسند فرمایا۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ویب سائٹ کی تشکیل نو

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے احمدیہ گزٹ کی ویب سائٹ کو پہلے سے بہتر اور مؤثر کرنے میں ایک گراں قدر حصہ ڈالا۔احمدیہ گزٹ کے ابتدائی پرچے جو نایاب تھے اور یہ ایک بہت بڑا علمی، تحقیقی اور تاریخی خزانہ تھا جسے حاصل کرنا انتہائی مشکل اور بہت ہی محنت طلب کام تھا۔اس کے حصول کے لئے مختلف پرانے لوگوں سے رابطے قائم کئے۔ اور ان سے گزٹ کے پرانے شمارے بڑی تگ ودو سے حاصل کئے۔انہیں ترتیب دیا اور پھر محفوظ کیا جو گزٹ آفس اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کی لائبریری میں موجود ہیں۔

آپ نے اپنی ذاتی دلچسپی سے مکرم فرحان احمد نصیر صاحب لائبریرین جامعہ احمدیہ کینیڈا سے بعض پرانے گزٹ، 1989ء سے 1999ء تک کے تمام شمارے ، بڑی محنت سے digitize کروائے۔ فجز اہ اللہ احسن الجزاء۔

حال ہی میں مکرم پروفیسر فرحان حمزہ احمد قریشی صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا و مربی سلسلہ کو جنوری 2022ء میں انگریزی حصہ کا مدیر معاون مقرر کیا گیا ہے۔ادارہ کے لئے ایک سب سے اہم اور مشکل ترین کام یہ تھا کہ کسی طرح پرانے پرچوں کو digitze کرلیا جائے۔چنانچہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب کی نگرانی میں مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب نے بڑی محنت سے دن رات ایک کر کے بہت ہی تھوڑے سے عرصہ میں 1972ء سے بکھرے ہوئے شماروں کو جمع کیا اور ان کی عکس بندی (scanning) کی۔اور اب وہ انہیں نصب (upload) کرنے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں۔

تاہم افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ویب سائٹ پر موجود مواد کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

1 ۔ 1972 تا 1980ء ، 1983ء تا 1986ء ، 1989 تا 1999ء۔ اس وقت احمدیہ گزٹ کینیڈا کے دستیاب پرانے شماروں کی عکس بندی (scanning) کا کام عنقریب مکمل ہوا چاہتا ہے۔ مندرجہ بالا سالوں کے تمام دستیاب شماروں کی عکس بندی (scanning) کرلی گئی ہے۔اور مکرم بلال احمد گھمن صاحب کے تعاون سے انہیں ویب سائٹ پر نصب (upload) کردیا جائے گا۔

جب کہ مکرم فرحان احمد نصیر صاحب 1989ء سے 1999ء تک کے تمام شماروں کی بڑی محنت سے عکس بندی (scanning) پہلے ہی کر چکے ہیں۔

2۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ویب سائٹ پر اس وقت 2013ء تا 2014ء ، اور 2016ء تا 2021ء کے شمارے نصب (upload) ہو چکے ہیں۔ سال رواں 2022ء کے شمارے ساتھ ساتھ بلال احمد گھمن صاحب نصب (upload) کررہے ہیں۔

3 ۔ موجودہ ویب سائٹ

ahmadiyyagazettecanada.ca پر تاہم ابھی مضامین تلاش کرنے کی سہولت موجود نہیں ہے۔البتہ قارئین حضرات 2013ء سے تازہ ترین گزٹ تک کے شمارے PDF فارمیٹ میں ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔

نیز ابلاغیات کی جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے اب آپ گزٹ نہ صرف آن لائن بلکہ سوشل میڈیا (ٹوئیٹر twitter : @AMJGazetteCA) پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

شعبہ تصاویر ودستاویزات

پرانے مشن ہاؤس سے ایوان طاہر میں منتقل ہونے کے بعد جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرکزی دستاویزات اور تصاویر کا شعبہ قائم کیا ہے جو جنرل سیکرٹری آفس کی نگرانی میں کام کررہا ہے۔جس کے انچارج مکرم مظفر احمد ملک صاحب ہیں اور بڑی محنت سے خدمات بجالا رہے ہیں۔کہا جاتا ہے وہ تمام تصاویر جو بشیر احمد ناصر صاحب کے پاس موجود تھیں جنہیں ان کی صاحبزادی ورَدہ عفت ناصر صاحبہ نے بڑی محنت سے ترتیب دیا اور محفوظ کیا تھا۔بشیر ناصر صاحب نے ان تصاویر کی البم اور سی ڈی (compact disks) تیار کیں اور جنرل سیکرٹری آفس کو ساتھ ساتھ دیتے رہے۔وہ تمام تاریخی اثاثہ اس شعبہ کی تحویل میں ہے۔اور اس میں آئے دن اضافے ہورہے ہیں۔مکرم مظفر احمد ملک صاحب نے فوٹوگرافی کے لئے اپنی ٹیم خود تشکیل دی ہے اور اب وہ تاریخی تصاویر کو نظم وضبط کے ساتھ ترتیب دے رہے ہیں۔'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں دیگر فوٹوگرافرز کے نام شامل ہیں۔

اسد سعید صاحب گزٹ کے فوٹوگرافر ہیں اور اس ٹیم کا حصہ ہیں۔ بڑی ذمہ داری اور اخلاص سے جماعت کی تقریبات کی تصاویر لیتے ہیں اور فوری طور پر گزٹ کو فراہم کرتے ہیں۔ان میں ذاتی لگن اور شوق پایا جاتا ہے اور یہی وہ جذبہ ہے جو ان کے فن کو

نکھارتا ہے۔

پروف ریڈرز

ابتداء میں مکرم استاذی المحترم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب، مکرم مولانا چوہدری رشید الدین صاحب، مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب لائبریرین مرکزی لائبریری بعدہ مکرم عبدالعلیم خاں صاحب سابق ایڈیٹر نحن انصاراللہ، مکرم غلام احمد عابد صاحب، مکرم وقاص منیب صاحب، محترمہ بشریٰ نذیر آفتاب صاحبہ سیسکاٹون، نوید اقبال قادیانی صاحب سابق مربی سلسلہ اور شکور احمد صاحب مربی سلسلہ نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں دیگر پروف ریڈرز کے نام شامل ہیں۔ ہم ان کے شکرگزار ہیں اور ممنون احسان بھی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

بارانِ رحمت کا ایک ثمر

احمدیہ گزٹ کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے ایک نیک، صالح، بے لوث اور دعاگو بزرگ حسن محمد خاں عارف صاحبؒ عطا کئے جنہوں نے انتہائی یکسوئی، مستقل مزاجی اور ثابت قدمی کے ساتھ طویل عرصہ تک ادارت کے ساتھ بالعموم اور انگریزی کے ساتھ بالخصوص وابستگی رکھی۔ جب کہ خان صاحب کی سبکدوشی کے بعد یعنی 2006ء سے 2013ء تک بہت کم کم عرصہ کے لئے انگریزی حصہ کو ایڈیٹرز میسر آئے۔ جن کے اسمائے گرامی 'احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر' میں شامل ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکتوبر 2013ء میں ایک نوجوان مربی سلسلہ مکرم عثمان شاہد صاحب انگریزی حصہ کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں سات سال تعلیم حاصل کی اور گریجوایٹ ہوئے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں چھ سال یونی ورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ ایم۔ اے کیا اور انگریزی ترجمہ میں تخصیص حاصل کی۔ آپ ایک مخلص، محنتی اور کم گو نوجوان ہیں۔ نہایت ثابت قدمی، مستقل مزاجی اور وقف کی حقیقی روح کے ساتھ نہ صرف ایڈیٹر کے فرائض انجام دے رہے ہیں بلکہ مرکز کی نگرانی میں سلسلہ کی کتب کے انگریزی ترجمے بھی کر رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

احمدیہ گزٹ کینیڈا اور عالمی مسائل

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کو عالمی مسائل پر گہری نظر ڈالنے کی توفیق ملی۔

Salman Rushdie کی کتاب Satanic Verses نے 1988ء میں شمالی امریکہ میں اسلام کے خلاف ایک نفرت کی آگ بھڑکا دی۔ نہ صرف یورپ اور دیگر اسلامی ممالک میں سخت نفرت پھیلی اور غیر معمولی احتجاج کئے گئے۔ اور یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا۔ سلمان رشدی کی کتاب کے جواب میں بھی احمدیہ گزٹ میں مضامین شائع ہوئے۔

سلمان رشدی کے بعد ایک اور فتنہ کھڑا ہو گیا۔ ایک کینیڈین خاتون Irshad Manji کی کتاب The Trouble with Islam tody نے 2004ء میں اسلام کے خلاف ایک نفرت کی آگ بھڑکا دی۔

اس کے جواب میں جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاریخی حوالوں سے مدلل جواب دیئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی خطبات ارشاد فرمائے۔ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب کا آنحضرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے قسطوں میں ایک مدلل، جامع اور مبسوط مضمون شائع ہوا۔ انصر رضا صاحب نے جواب الجواب میں ایک کتاب Manji-Another Pawn Advanced جنوری 2007ء میں لکھی اور ان کا ایک مضمون گزٹ میں بھی شائع ہوا۔ اور زکریا ورک صاحب نے ارشاد مانجی کی کتاب پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور گزٹ دسمبر 2006ء میں شائع ہوا۔

30 ستمبر 2005ء کو ڈنمارک میں Kurt Westegaard آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدید گستاخی کی اور نہایت بے ہودہ کارٹون شائع کیا۔ جس سے تمام دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ نہ صرف یورپ، امریکہ اور دیگر ممالک میں مسلمانوں نے جلسے، جلوس، ہڑتالیں، جلاؤ گھیراؤ اور املاک کو نقصان پہنچایا۔ عمارتوں کو نذرِ آتش کیا۔ عالمی امن تباہ و برباد ہوتا دکھائی دیا۔

اس المناک صورت حال کو دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی خطابات ارشاد فرمائے جو احمدیہ گزٹ میں شائع ہوئے۔ اور دنیا کو اس طرف متوجہ کیا کہ یہ ردّعمل پائیدار نہیں ہے۔ اس کا جواب آنحضرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے دیا جائے اور اپنی زندگیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالا جائے۔ پھر سیرت کانفرنس کا پوری دنیا میں اہتمام کیا گیا۔ جس میں غیر از جماعت دوستوں اور مستشرقین کو بھی مدعو کیا گیا جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

9/11 کے بیس سال بعد Islamophobia کی ایک بار پھر شدید لہر اٹھی گو کہ یہ تحریک بہت پرانی تھی اور اپنا دم توڑ چکی تھی۔ لیکن عالمی دہشت گردی کے واقعات نے اس تحریک کو دوبارہ زندہ کر دیا۔

جماعت احمدیہ نے کمال حکمت عملی سے اسلاموفوبیا کی اٹھنے والی تحریک کا دم توڑ دیا۔ اسلام کے صحیح تصور کو اجاگر کیا اور یہ باور کرایا کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے بلکہ امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ چنانچہ امن کانفرنس کا انعقاد ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپین یونین کے اجلاس میں اسلاموفوبیا پر ایک نہایت علمی، تاریخی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ برطانیہ کی پارلیمنٹ میں بھی آواز بلند کی۔ جس کا یورپین میڈیا میں خوب چرچا ہوا۔ ان تمام کاوشوں کا احمدیہ گزٹ کے شماروں میں تذکرہ ملتا ہے۔

احمدیہ گزٹ اور COVID-19

کہا جاتا ہے کہ COVID-19 کا آغاز 2019ء کے کرسمس کے بعد ہی ہو گیا تھا۔ لیکن شمالی امریکہ اور یورپ میں اس کا احساس دو تین ماہ بعد ہوا۔ چنانچہ حکومت کینیڈا کی ہدایات کے پیش نظر اپریل 2020ء سے بیت الاسلام مشن ہاؤس ایوان طاہر کے دفاتر بند ہو گئے۔ اس طرح احمدیہ گزٹ کینیڈا کا دفتر بھی بند ہو گیا۔ اور لوگوں نے گھر پر کام کرنا شروع کر دیا۔ اور عارضی طور پر احمدیہ گزٹ کی اشاعت اپریل 2020ء سے اکتوبر 2021ء تک بند رہی اور احباب جماعت کو بذریعہ ڈاک احمدیہ گزٹ نہیں بھجوایا جا سکا۔ چونکہ احمدیہ گزٹ ہی جماعت احمدیہ کینیڈا کا ترجمان تھا تو فوری طور پر اپریل 2020ء سے ہی احمدیہ گزٹ کینیڈا آن لائن شروع کر دیا گیا تاکہ افراد جماعت کو تازہ ترین اطلاعات اور مرکزی ہدایات سے آگاہ کیا جا سکے۔ اور حکومت کینیڈا کی ہدایات کے مطابق اس دوران جماعتی تقریبات بھی آن لائن ہونے لگیں اور ان کی روداد حسب معمول گزٹ میں شامل ہوتی رہیں اور اب تک ہو رہی ہیں۔ الغرض COVID-19 کے باوجود احمدیہ گزٹ، کینیڈا جماعت کی تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی کاوشوں میں کوئی فرق نہیں آیا۔ احمدیہ گزٹ کے ذریعہ جماعت کے افراد سے بدستور رابطہ رہا۔ اور اب دوبارہ نومبر 2021ء سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور اب نہ صرف احباب جماعت کینیڈا کو بلکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے

اکثر و بیشتر مرکزی مشن ہاؤسز کو بھی حسب معمول بلا معاوضہ بذریعہ ڈاک باقاعدگی سے بھجوایا جا رہا ہے۔

گزٹ کے بارہ میں چند باتیں

اوراب آخر پر عاجز ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ان محسن رفقاء کا مختصر اوراجمالی ذکر کرنے کی ناتمام کوشش کرتا ہے جن کے ساتھ 1988ء سے لے کر اب تک کام کیا ہے اور ان سے رہنمائی حاصل کی جو آج بھی میرے لئے مشعل راہ ہیں۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب

مولانا کے بارہ میں کچھ لکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ کہاں تک لکھوں، کہاں تک سناؤں! دراز قامت، دھیمے مزاج، پروقار اور ایک ہمہ گیر شخصیت، میرے بہت ہی پیارے محسن تھے۔ میں ان کے لئے بلا ناغہ دعا کرتا رہا ہوں۔ عاجز اپنی فیملی کے چھ افراد کے ساتھ 25 جولائی 1988ء کو ٹرانٹو میں وارد ہوا تھا۔ انہوں نے میری دامے درمے قدمے سخنے ہر ممکن مدد کی۔ اور آتے ہی احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ادارت سے منسلک کر دیا۔ عاجز نے انہیں انتہائی ہمدرد اور خیر خواہ پایا۔ کچھ عرصہ کے بعد بیت الاسلام مشن ہاؤس کی سب سے اوپر والی منزل قیام گاہ کی بجائے دفتروں میں تبدیل ہوگئی تو باورچی کے ساتھ کونے والا کمرہ گزٹ آفس کو دے دیا گیا۔ وہاں ایک عرصہ تک ہفتہ اتوار کو عبدالعزیز خلیفہ صاحب اور نصیر احمد خاں صاحب مل جل کر کھانے کھاتے رہے۔ ہم تینوں انتہائی مثالی دوست تھے۔ مہدی صاحب کہتے، یہ تینوں کیسے دوست ہیں، ان کے مزاج مختلف، سوچ مختلف، رہن سہن مختلف۔ پھر بھی یک جان دو قالب ہیں! حیرت تو اسی بات کی ہے پھر بھی مخلص اور وفادار دوست ہیں۔ یہ بات تو ویسے ہی در آگئی۔

گزٹ آفس کے کمرہ میں دو کمپیوٹر ہوتے تھے۔ اور گئی رات تک وہاں کام کیا جاتا تھا۔ شدید سردیوں میں خاکسار کی اہلیہ محترمہ طاہرہ بھی میرے ساتھ گزٹ کے مضامین وغیرہ کمپوز کرتیں۔ اکثر و بیشتر ان برفانی راتوں میں مولانا موصوف اپنے گھر سے ایک بڑی سی چینک ٹیکوزی سے لپیٹ کر گرم گرم چائے اور بعض دیگر لوازمات خود لے کر گزٹ آفس آتے اور ہم بہت شرمندہ ہوتے۔ ہم انہیں منع بھی کرتے مگر وہ خاطر تواضع میں کسر نہ آنے دیتے۔ اپنے رضا کاروں کا بہت خیال رکھتے۔ آپ کے ہاں جب بھی کوئی تحفہ آتا اپنے رضا کاروں کو ضرور شریک کرتے۔

دوسرا ان کا معمول تھا کہ ہر سال سب سے پہلے عاجز کو اپنی دعائیہ تحریر کے ساتھ ڈائری اور ایک اچھا سا پین ضرور عطا کرتے۔

سفر و حضر میں عام طور پر ہلکی پھلکی گفتگو ہوتی اور لطائف سے لطف اندوز بھی ہوتے۔ لیکن عاجز کا بہت خیال رکھتے۔ میاں ندیم سے کہتے ہادی صاحب کے لئے تین کریم ایک شوگر ڈبل ڈبل۔ عام طور پر دفتری ڈاک اپنے ہمراہ لے جاتے اور عاجز کو ہدایت دیتے کہ گزٹ ساتھ رکھ لینا اور راستے میں ہی دیکھ لیں گے اس طرح عاجز ان کو گزٹ دکھا دیتا اور منظوری حاصل کر لیتا اور جو بھی ہدایات دیتے اسے نوٹ کر لیتا۔ بہت ہی ذہین وفطین تھے پہلے ذکر آچکا ہے، بہت سبک رفتاری سے مطالعہ کرتے تھے۔ ان کی نظر صرف اور صرف غلطی پر رکتی تھی اور بڑی تیزی سے ورق گردانی کرتے چلے جاتے۔

میں نے بیسیوں بار دیکھا ہے کہ مرکز کے خط کا جواب پین سے یک جنبش قلم نہایت برجستہ لکھنا شروع کر دیتے اور عاجز کو کہتے اس کو فیکس کر دیں۔ میں نے ایک دو مرتبہ عرض کیا کہ نظر ثانی کر لیں۔ کہتے کوئی خاص ضرورت تو نہیں۔ اگر کہتے ہیں تو ایک بار پھر دیکھ لیتا ہوں لیکن کبھی کوئی تبدیلی نہیں کی جو لکھا بالکل صحیح اور درست ہوتا۔

ایک بار غالباً جنوری 1991ء کی بات ہے۔ مکرم امیر صاحب نے کسی دفتری کام کی غرض سے عاجز کو طلب فرمایا اس دوران اچانک میرے ہاتھ کی گھڑی کا stab ٹوٹ گیا اور گھڑی میز پر گر گئی۔ عاجز کو تھوڑی سی بے چینی ہوئی۔ محترم امیر صاحب فوراً کرسی سے اٹھے اور اپنے گھر گئے۔ اور ایک بالکل نئی گھڑی خوبصورت ڈبے میں بندھی، لے کر آئے اور فرمایا یہ آپ کے لئے ہے۔ میں حیران رہ گیا۔ عاجز نے اصرار کیا، رہنے دیں میں دوسرا stab خرید کر گھڑی ساز سے سیٹ کروالوں گا۔ کہنے لگے یہ گھڑی اللہ تعالیٰ نے مجھے کرسمس میں آپ کے لئے ہی دی تھی۔

تیسرا اہم واقعہ ٹیلی فون نمبروں کا ہے۔ اس زمانہ میں آج کل کی طرح موبائل فون نہ تھے۔ عام طور پر سفر کے دوران ٹیلی فون والی ڈائری ساتھ رکھ لیتے تھے۔ لیکن بلا مبالغہ ان کو ایک سو کے قریب احباب جماعت کے ٹیلی فون نمبر زبانی یاد تھے۔ عاجز ڈائری سے چیک کر کے بتاتا تھا کہ یہ نمبر ٹھیک ہے۔

چوتھا اہم واقعہ ان کی یادداشت کا ہے کہ گھر کے استعمال کی روزمرہ اشیاء اور دیگر ضرویات کی فہرست ان کی بیگم فیضیہ مہدی صاحبہ ان کے ہاتھ تھما دیتیں جس میں عام طور پر پچیس تیس چیزیں ہوتیں۔ بہت کم امکان ہوتا کہ کوئی چیز رہ گئی ہو سوائے اس کے کہ دستیاب نہ ہو۔ یہ اس فہرست کو صرف ایک یا دو بار پڑھتے تو وہ اسی ترتیب سے ساری زبانی یاد ہو جاتی۔

ایک اور واقعہ ان کی یادداشت کا حیرت انگیز ہے۔ حسن اتفاق سے شروع شروع میں مشن ہاؤس کے لئے بعض اشیاء درکار تھیں۔ اس کے لئے ایک طویل فہرست بنائی۔ مجھے فرمایا یہ کل کتنی چیزیں ہیں، میں نے عرض کیا 75 ہیں۔ فہرست تین چار صفحات کی تھی، اس فہرست کو دو تین بار پڑھا اور ورق گردانی کی۔ اور مجھے تھما دی اور فرمایا میں آپ کو فہرست کے سامان بتاتا ہوں چیک لسٹ سے دیکھ کر بتائیں کیا یہ ٹھیک ہیں۔ یقین جانئے اسی ترتیب سے ساری فہرست زبانی سنا ڈالی۔ الامان الحفیظ!!

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکہ جا کر بھی یہ عاجز کو نہیں بھولے، وہاں سے بھی نئے سال کی ڈائری ایک اچھے سے پین کے ساتھ آنے جانے والے کے ہاتھ بدستور بھجواتے رہے۔ جب بھی عاجز امریکہ گیا ان سے ملا خاص خاطر مدارت کی۔ اپنے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر بھی عاجز کو فراموش نہیں کیا۔

سرِ راہ ایک واقعہ یاد آگیا۔ استاذی المحترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ پہلی بار کینیڈا تشریف لائے اور بیت الاسلام مشن ہاؤس میں امیر صاحب کے آفس میں ہی تشریف فرما تھے۔ مہدی صاحب عاجز کو اُن سے ملانے کے لئے اندر لے کر گئے اور کہا چوہدری صاحب یہ ہادی صاحب ہمارے گزٹ کے ایڈیٹر ہیں۔ چوہدری صاحب فرمانے لگے ان سے میرا کیا تعارف کروا رہے ہیں۔ یہ میرے سٹوڈنٹ ہیں، میں نے ان کو الجبرا پڑھایا ہے۔ یہ کالج کے رسالہ المنار کی ادارت سے وابستہ رہے اور شاعر بھی تھے۔ ان کے والد شاہ صاحب کے میرے والد صاحب سے دیرینہ مراسم تھے۔ یہ اپنے ابا کے ساتھ ہمارے گھر بھی آتے تھے۔ مختصراً آخر پر چوہدری صاحب نے فرمایا مہدی صاحب آپ کیسے امیر ہیں! انہیں ابھی تک ٹوپی نہیں پہنا سکے، ننگے سر آگئے ہیں۔ مہدی صاحب نے جواباً کہا اگر آپ انہیں کالج میں ٹوپی نہیں پہنا سکے تو میں کیا چیز ہوں! چوہدری مسکرائے اور فرمایا میں نے میاں صاحب (پرنسپل صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) سے ان کی موجودگی میں شکایت کی کہ میں ان کو جرمانے کرتے کرتے تھک گیا ہوں اور کیا کروں! میاں صاحب نے فرمایا میں تو ان کے جرمانے معاف کرتا کرتا نہیں تھکا۔ یہ بڑے ہو کر ٹھیک ہو جائے گا۔ اس پر میں بہت شرمندہ ہوا اور نادم بھی!

الغرض 1988ء سے اب تک تعلق ہے۔ کووڈ-19 سے ایک دو ماہ قبل نعیم الرحمٰن صاحب، مکرم مہدی صاحب کو وین میں عاجز

کے گھر کے سامنے لے کر آئے اور کہا مہدی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں السلام علیکم کہا اور عرض کیا کہ گھر کے اندر تشریف لائیں۔ تو مہدی صاحب اشارہ سے فرمانے لگے کہ آپ وین کے اندر آجائیں اور بس۔۔۔ اس کے بعد اب تک ان سے ملاقات نہیں ہوسکی۔ عاجز نے اس طویل عرصہ میں انہیں خلیفۃ المسیح کا بے لوث فدائی، جاں نثار، دل کی گہرائیوں سے محبت اور کامل اطاعت کرنے والا، یقین، ایمان اور توکل والا دعا گو بزرگ پایا تھا۔

بالآخر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے 24 مئی 2022ء کو صبح اپنی جان جانِ آفرین کے حضور پیش کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تاہم ان کی شفقتیں، محبتیں، احسانات، کرم نوازیاں، رواداریاں، دلداریاں، مروتیں، شرافت و نفاست، رکھ رکھاؤ، وضعداری، حسن اخلاق میری یادوں کا ایک انمول خزانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور بخشش فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

حسن محمد خاں عارفؔ صاحب مرحوم

آپ نیک، صالح، تہجد گزار، انتہائی قابل احترام دعا گو بزرگ واقف زندگی تھے۔ اور تمام عمر وقف کی حقیقی روح کے ساتھ گزاری۔ اور لمبا عرصہ نائب وکیل التبشیر رہے۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا سے 1984ء سے 2006ء تک نہایت اعلیٰ خدمات انجام دیں جو مثالی تھیں۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نہایت شفقت اور محبت سے پیش آتے اور ان کی عزت نفس کا بہت خیال رکھتے۔ کہتے تھے جو شخص کام کرتا ہے غلطی بھی اسی سے ہوتی ہے۔ گزٹ کے حوالہ سے مرکز سے بسا اوقات کوئی ڈانٹ ڈپٹ آتی تو وہ تمام تر ذمہ داری اپنے اوپر لے لیتے۔ اپنے امیر کی دل و جان سے عزت کرتے۔ اطاعت، ایسی ویسی، لفظ بلفظ، حرف بحرف، ظاہری بھی اور معنوی بھی۔ اور یہی تلقین اپنے ساتھیوں اور دوستوں کو بھی کرتے۔ مزاج ایسا تھا کہ 'جان جاتی ہے تو جانے دیجئے پر آن پر حرف نہ آنے دیجئے'۔

ہر ماہ قرآن کریم، حدیث نبویؐ اور ملفوظات کا انتخاب خود کرتے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیوانے اور عاشق تھے۔ ہر گزٹ میں حضورؓ کا کوئی نہ کوئی ارشاد یا ایمان افروز واقعہ انگریزی اور اردو میں ضرور شامل کرتے۔

نہایت باریک بینی سے پروف ریڈنگ کرتے۔ انگریزی میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور اس لئے اردو سے ترجمہ ان کے لئے کوئی زیادہ مشکل کام نہ تھا۔ ''کی بورڈنگ'' (keyboarding) میں بھی دسترس حاصل تھی۔ ربوہ میں سب سے پہلا ٹائپنگ سکھانے والا انسٹی ٹیوٹ ان کے گھر کا برآمدہ تھا جو مسجد محمود کے قریب ہی تھا۔ برآمدے میں بڑے بڑے لکڑ پتھر ٹائپ رائٹرز پڑے ہوتے تھے اور کی بورڈ پر انگلیاں مارتے مارتے انگلیاں سرخ ہو جاتی تھیں۔ عاجز نے میٹرک کے امتحان کے بعد ان کے انسٹی ٹیوٹ سے استفادہ کیا تھا۔ مگر جلد ہی بھول گیا۔ ماڈلٹن کی سکھوں کی انجمن کے صدر تھے۔ ہمیں بھی تقریبات میں مدعو کرتے تھے۔ سکھوں کے رفاحی کاموں میں ان کی بے حد مدد کی۔ خوش مزاج، باغ و بہار طبیعت کے مالک تھے۔ مہمان نواز حد درجہ کے تھے۔ دوستوں کی خاطر مدارت خوب کرتے۔ تاریخ پر عبور تھا۔ ایمان افروز تاریخی واقعات سنایا کرتے تھے۔ عاجز کو بیٹا تصور کرتے تھے اور شاید اس کی وجہ ان کا بڑا بیٹا جاوید تھا جو میرے بچپن سے ہی یارِ غار تھے اور ہم کالج کے زمانہ تک ایک ساتھ رہے اور گھروں میں آتے جاتے تھے۔

ایک موقع پر خان صاحب نے نصیحت فرمائی بیٹا! اپنے ساتھیوں کے لئے بدستور دعا کیا کرو۔ اس کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بعض مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ساتھیوں کے لئے بلا ناغہ دعا کرتا ہوں۔ عاجز نے ان کی یہ بات پلے باندھ لی۔ سچ تو یہی ہے مجھے بھی اس نصیحت کا بہت فائدہ ہوا ہے۔

خان صاحب ایک لمبا عرصہ تک ثاقب زیروی صاحب کا ''ہفت روزہ لاہور'' جمعہ کے بعد لوگوں کو فراہم کرتے رہے۔ پیسوں کے لین دین سے بے نیاز، حساب دوستاں در دل والا معاملہ تھا۔ ان کی بے لوث طویل خدمات کی وجہ سے ادارہ نے انہیں تادم حیات مدیر اعلیٰ کے اعزازی عہدہ پر فائز رکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کے جذبے اور لگن نے ہی ان کو یہ توانائی دی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال اور بھرپور زندگی گزاری۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور بخشش فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب

مولانا موصوف کے ساتھ ہمارے بہت ہی دیرینہ تعلقات ہیں اور ربوہ میں ہمارے محلے دار ہیں۔ یہاں صرف گزٹ کے حوالہ سے ہی کچھ عرض کرنے کی ناتمام کوشش کروں گا۔ آپ ایک علمی، ادبی، تاریخی، تحقیقی اور دیگر کئی اعتبار سے ایک معتبر شخصیت ہیں۔ علم و فضل، علم الکلام، تحریر، تقریر اور فن خطاطی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ آپ کا شعر و سخن میں اعلیٰ ذوق ہے۔ ان کے طبعی اور فطری میلان میں ہمہ وقت علم سے وابستگی، ان کی روح کی غذا ہے۔ مطالعہ ان کا روز کا معمول ہے۔ آپ مطالعہ میں بہت سبک رفتار ہیں۔ خوش مزاج، معاملہ فہم، زیرک اور صاحب ذوق ہیں۔ طبیعت میں مزاح بھی ہے۔ بڑے سے بڑے کام کو آسانی اور جلدی سے نپٹا دیتے ہیں۔ احمدیہ گزٹ ماہانہ ہو یا خصوصی، عمومی ہو یا ضخیم۔ نہایت باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں خاص طور پر قرآن کریم کی آیاتِ کریمہ اور حدیث کے عربی متن کی صحت کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ اور جلد سے جلد دیکھ کر فوراً واپس لوٹا دیتے ہیں۔

یہ امر قابل ستائش ہے اور قابل تقلید بھی، کہ سفر ہو یا حضر، انفرادی ہو یا جماعتی، اس دوران بھی گزٹ کا مطالعہ فرماتے ہیں اور فوری طور پر بذریعہ ای میل غلطیوں کی واضح نشان دہی کر کے صفحہ، پیراگراف، سطر نمبر تک ڈال کر اصلاح شدہ عبارت مکمل تحریر کرتے ہیں جو ایک مشکل اور وقت طلب کام ہے۔ ان میں اپنے کام سے ایک لگن اور جنون پایا جاتا ہے جس سے انہیں مکمل کر کے ایک گونا سکون ملتا ہے۔ یہ وصف قابلِ قدر ہے اور قابلِ تحسین بھی۔

آپ اکثر و بیشتر سیرت النبیؐ، خلافت کے فیضان اور خلافت پر اعتراضات کے جوابات جیسے علمی عناوین پر تحقیقی مضامین گزٹ کے لئے تحریر کرتے ہیں۔ نیز نہایت قیمتی، نادر، مستند اور مکمل حوالہ جات عاجز کو عطا کرتے رہے ہیں جو گاہے بگاہے موقع و محل کے مطابق احمدیہ گزٹ میں شائع ہوتے رہے۔ علمی اور تحقیقی امور میں مولانا صاحب کا عاجز کو بھرپور تعاون حاصل رہا ہے جس کا سب سے زیادہ فائدہ گزٹ کو پہنچا ہے۔

بسا اوقات مختلف تقریبات میں ان کے ساتھ جانے کا موقع بھی ملتا ہے۔ عزت اور محبت سے پیش آتے ہیں اور نہایت وقار سے اپنے دوستوں سے تعارف کرواتے ہیں۔ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی دلجوئی کرتے ہیں اور دلداری بھی۔ اور ہمدرد و خیر خواہ ہیں۔ دوستوں پر احسان کرنے والے اور مہمان نواز ہیں۔ طبیعت میں رواداری اور رکھ رکھاؤ پایا جاتا ہے۔ فن خطاطی کے شہ پاروں میں سے قرآن کریم کی بعض دعائیں میری بیٹی قرۃ العین ناز یہ ہادی کو عطا کیں جو اس نے خوبصورت فریم میں لگا کر اپنی گھر کی زینت بنائی ہوئی ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ والی بھرپور اور فعال زندگی عطا کرے اور وقف کی حقیقی روح کے ساتھ ان کی علمی اور دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے۔ آمین!

مکرم ملک لال خاں صاحب

عاجز جب کینیڈا آیا تھا اس وقت مکرم ملک لال خاں صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت کینیڈا تھے ۔کم وبیش اسی طرح دبلے پتلے، چاک وچوبند، خوش مزاج، خوش لباس، خوش گفتار، سادہ طبیعت مگر پروقار، سراپا محبت واحسان کے پیکر۔ احمدیہ گزٹ کے حوالہ سے بحیثیت مدیر اعلیٰ، سرپرست ونگران اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ کینیڈا بھی ان کے ساتھ کام کرنے کے مواقع ملے، ہمہ وقت نہایت شفیق اور مہربان پایا۔ غلطیوں کو سمجھانے کا طریق بھی ہمدردانہ اور مشفقانہ رہا۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کے بعد آپ بھی عاجز کو اپنے سفروں میں شریک کرتے رہے، اُسی طرح کی مہر ومحبت اور شفقت واحسان کا سلوک روا رکھا، کوئی کمی نہیں آنے دی۔ جن کا ذکر امیر صاحب کے دورہ جات میں گزر چکا ہے۔

آپ بہت صاف ستھرا، کھلا کھلا، ہر لفظ، علیحدہ علیحدہ اور نکھار کر لکھتے ہیں، اردو ہو یا انگریزی۔ آپ عربی اعراب کے ساتھ لکھتے ہیں۔ اور اعراب بھی ایسے ویسے کہ سو فی صد درست اور قطعی ۔ تحریر اور اصلاح پڑھ کر دل خوش ہوجاتا ہے۔ غلطیوں کی اصلاح اور نشان دہی کے لئے اس طرح واضح علامات ڈالتے ہیں کہ ذرہ بھر ابہام نہیں ہوتا۔ خوب سنوار سنوار کر لکھتے ہیں۔ مضمون میں تسلسل اور تواتر ہوتا ہے اور جلدی جلدی لکھتے چلے جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالبؔ صریرِ خامہ نوائے سروش ہے

بسا اوقات ان کے علمی کاموں میں بعض حوالہ جات کی تلاش کے لئے عاجز کو ان کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ یہ علم کی قدر کرتے ہیں اور عزت بھی۔ ان کا ذاتی طور پر بھی علم وتحقیق سے گہرا شغف ہے۔ جہاں شبہ ہوا وہاں فوراً لغت سے مدد لیتے ہیں اور اٹھ کر فوراً اپنے آفس کی لائبریری کی الماری کا رخ کرتے ہیں۔ خود اپنی تسلی کرتے ہیں پھر بات کو آگے بڑھاتے ہیں۔

شعبہ تاریخ احمدیت مرکزیہ ربوہ کو کوئی معلومات درکار ہوتیں تو عاجز کو یاد فرماتے کہ مذکورہ معلومات تلاش کریں اور خط کے جواب کا خاکہ تیار کریں۔ نیز کہتے کہ خلیفہ صاحب سے مشورہ کر لیں، ان کو دکھالیں کیونکہ ان کو کینیڈا کی تاریخ کے بارہ میں زیادہ معلومات ہیں اور ان کا حافظہ بھی اچھا ہے۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے انہیں اردو سے بے حد محبت ہے اور قلبی عقیدت بھی۔ انجنیئر ہونے کے باوجود اردو، عربی اور فارسی پر اچھی دسترس ہے۔ بہت خوب اصلاحیں فرماتے ہیں۔ اپنے مرتبے اور فرائض منصبی کے لحاظ سے مصروف ترین شخصیت ہیں۔ اس کے باوجود احمدیہ گزٹ کا اردو حصہ خود ملاحظہ فرماتے ہیں۔ کووڈ۔ 19 سے قبل یعنی اپریل 2020ء سے پہلے گزٹ کی منظوری کے لئے ایوان طاہر میں محترم امیر صاحب عاجز کو عموماً نماز کے بعد کا کوئی وقت متعین فرما دیا کرتے۔ اور عاجز کم وبیش ایک روز قبل محترم امیر صاحب کو مکمل گزٹ بذریعہ ای میل بھجوا دیتا تھا۔ اور احتیاطاً اپنے ہمراہ یو ایس بی (USB thumb drive) ساتھ لے جاتا۔

اس موقع پر آپ کی ایک خاص شفقت وعنایت قابل ذکر ہے کہ اپنے آفس میں اپنی کرسی کے پیچھے ایک کرسی عاجز کے لئے مختص کی ہوئی ہے۔ از راہِ مذاق فرماتے یہ ہادی صاحب کی کرسی ہے ۔ بہرکیف عاجز مقررہ وقت پر حاضر خدمت ہوجاتا اور ان کی اجازت سے ان کے کمپیوٹر میں یو ایس بی ڈال (USB thumb drive) کر تمام گزٹ شروع سے لے کر آخر تک، ایک ایک صفحہ دکھاتا اور آپ اس کا مطالعہ فرماتے جاتے اور آگے بڑھتے جاتے۔ جہاں آپ اصلاح کے لئے ارشاد فرماتے عاجز فوراً اپنی ڈائری پر صفحہ نمبر، کالم نمبر، پیراگراف نمبر نوٹ کر لیتا اور حسب ارشاد اصلاح تحریر کر لیتا۔ پھر بھی کہیں ذرا ابہام ہوتا تو فرماتے دوبارہ چیک کر لیں اور درست کر لیں اور سوالیہ نشان لگانے کا ارشاد فرماتے۔ عام طور پر 32،36 صفحات پر ہر ماہ اردو گزٹ مشتمل ہوتا جو بیس پچیس منٹ میں مکمل ہوجاتا۔

مہمان نوازی محترم امیر صاحب کا ایک خاص وصف ہے۔ آپ گزٹ ملاحظہ فرمانے سے قبل اپنے دستِ مبارک سے اپنے آفس کے فریج سے اپنا پسندیدہ امرود کا جوس نکال کر عاجز کو دیتے۔ بعدہ مختصر سی ہلکی پھلکی گفتگو فرماتے اور عاجز کے اہل وعیال کی خیریت دریافت کرنے کے بعد گزٹ دیکھنے کا عمل شروع کرتے۔

اب کووڈ۔19 کی وجہ سے گزٹ کی نظر ثانی کے لئے کم از کم تین دن اور کبھی کبھار ہفتہ لگ جاتا ہے۔ محترم امیر صاحب کی عاجزی وانکساری کا عجیب عالم ہے، فرماتے ہیں۔ آپ میرے دفتر کی طرف سے اصلاحوں کو 'تجاویز' سمجھیں، ضروری نہیں کہ درست ہوں۔ گزٹ کے ایڈیٹر آپ ہیں، صحیح فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے۔

ایک بات قابلِ ذکر ہے کہ آپ جب بھی گھر سے آفس آتے تو پاڈز (pods) کے پاس سے گزرتے ہوئے بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہیں اور اسی طرح جب آفس سے گھر جاتے تو گزٹ پاڈ (gazette pod) سے گزرتے ہیں تو بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہیں۔ یہ ان کی خصوصی محبت اور عنایت ہے جو اپنے رفقاء سے روا رکھتے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

محترم امیر صاحب کے اوصافِ حمیدہ میرے لئے ہمیشہ مشعل راہ ہیں اور رہیں گے ۔ یہ اپنے احسانوں کی وجہ سے میری دعا کا مستقل حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کی گراں قدر خدمات کو اپنی بارگاہ میں اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین!

گزٹ کے بارہ میں چند باتیں

کسی رسالہ یا اخبار کی اشاعت کسی تنہا آدمی کا کام نہیں۔ انتہائی محنتی اور مخلص ٹیم کی ضرورت ہے اور جہدِ مسلسل ہے، یہ ایک دو دن کی بات نہیں۔ بڑی محنت اور ثابت قدمی کے ساتھ جملہ فرائض نبھانے کا عمل ہے۔ اس ضمن میں گزٹ کے تمام ساتھی قابل تعریف ہیں اور ایک ساتھ مل کر یکساں رفتار سے کام کرتے ہیں ورنہ پرچے رسالے وقت پر کبھی شائع نہیں ہوسکتے ۔ کاتب، پروف ریڈرز، مضامین ٹائپ اور کمپوز کرنے والے، (IT support) کمپیوٹر خدمات، مضمون نگار، شعراء، نمائندہ خصوصی، فوٹوگرافرز، گرافکس ڈیزائنرز، ویب سائٹ مینیجر، شعبہ اشاعت، شعبہ مال، مدیران معاون، مدیر، مدیر اعلیٰ، سرپرست ونگران اعلیٰ، پرنٹرز وغیرہ یہ ایک بہت بڑی ٹیم ہے۔ اس ٹیم کے سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل، خلیفۂ وقت کی دعاؤں اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔

احمدیہ گزٹ کی عمومی مقبولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر وبیشتر قارئین ماہنامہ احمدیہ گزٹ کا بڑی شدت سے انتظار کرتے ہیں اور موصول نہ ہونے پر فون کرتے ہیں کہ ہمیں ابھی تک رسالہ نہیں ملا۔ دوسرا یہ امر بھی قابل ذکر ہے بیرون ممالک سے اکثر یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ہمیں بھی یہ رسالہ بھجوائیں تعلیم وتربیت اور جماعتی خبروں کے لئے بہت مفید ہے یوں بھی آج دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے اس لئے اس کی ضرورت پہلے زیادہ ہوگئی ہے۔ جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر دنیا بھر سے آئے ہوئے دوست احباب جب ملتے ہیں تو احمدیہ گزٹ کینیڈا کی بہت تعریف کرتے ہیں اور تیسرا اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے

کہ بڑی باقاعدگی سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور احباب جماعت کو بلا معاوضہ بذریعہ ڈاک گھر گھر بھجوایا جاتا ہے۔ نیز جماعت احمدیہ عالمگیر کے اکثر و بیشتر مرکزی مشن ہاؤسز میں باقاعدگی سے ارسال کیا جاتا ہے۔

خلفائے کرام کا اظہارِ خوشنودی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے مختلف خطوط میں احمدیہ گزٹ کے عملہ کو دعاؤں کے تحفہ سے نوازتے ہیں۔ اور احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام بھی پہنچاتے ہیں۔ ان کے تبصرے اور اظہارِ خوشنودی کے ارشادات گزٹ کی زینت بنتے رہے ہیں۔ نیز ان کی طرف سے خلافت کے بارہ میں مختلف پرچوں پر جو ہدایتیں، راہنمائیاں، خوشنودیاں اور دعائیں ملتی رہیں ہیں، چند ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔

☆ آپ کا ماہنامہ احمدیہ گزٹ ماشاء اللہ اچھا رسالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ بڑے اچھے اقتباسات مناسب حال چنے ہیں۔ الحمد اللہ، اللہ تعالیٰ مزید جلا بخشے اور بہتوں کے لئے مفید و مبارک کرے۔ (تائیداتِ الٰہیہ نمبر جنوری 1989ء)

☆ ماشاء اللہ۔ اچھی پیشکش ہے۔ اردو، انگریزی دونوں سیکشن بہت مفید مضامین پر مشتمل ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اپنے تمام ساتھیوں کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام اور اس خوبصورت پیشکش پر دلی مبارک باد پہنچا دیں۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی 1992ء)

☆ ماشاء اللہ۔ رسالہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اچھے مضامین ہیں۔ (احمدیہ گزٹ کینیڈا مارچ 1993ء)

☆ مسجد نمبر ماشاء اللہ بہت اچھا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی شایان شان ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ آپ کا مسجد نمبر حقوق مسجد، آداب مسجد، مسجد کے متعلق دیگر ارشادات کے لحاظ سے بڑا جامع ہے۔ آپ نے ماشاء اللہ اس مضمون پر اچھا مواد اکٹھا کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ لوگوں کے لئے فائدہ کا موجب ہو۔ 'مسجد۔ اسلامی زندگی کا محور' بھی ماشاء اللہ بہت اچھا اور کافی معلوماتی مضمون ہے۔ اس رسالہ کی یہ خوبی مجھے بہت پسند آئی ہے کہ اسے محض مسجد بیت الاسلام کے ذکر پر ہی محدود نہیں کر دیا گیا بلکہ مسجدوں کے تذکرہ کو افق تا افق بڑھا دیا گیا ہے اور بہت خوبصورت ستارے سجا کر رسالے کی رونق بڑھائی ہے۔ (احمدیہ گزٹ کینیڈا اپریل 1993ء)

☆ احمدیہ گزٹ مئی 1993ء کا شمارہ ماشاء اللہ بڑا خوبصورت اور اپنی شاندار روایات کے عین مطابق ہے اور بہت اچھا ہے۔ (احمدیہ گزٹ کینیڈا ستمبر 1993ء)

☆ آپ کا رسالہ خدا کے فضل سے مسلسل ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت پہ برکت عطا فرمائے۔ تمام معاونین کو محبت بھرا اسلام۔ (احمدیہ گزٹ کینیڈا اگست 1994ء)

☆ خصوصی شمارہ خلافت نمبر موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو خلافت احمدیہ سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم کرنے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے پیش کرنے کی توفیق دے۔ (3/اگست 2016ء)

☆ ماشاء اللہ اچھی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کو اس سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے اور آپ کی کوششوں میں آئندہ بھی برکتیں عطا فرماتا رہے آمین! (2/ستمبر 2017ء)

☆ ماشاء اللہ اس میں اچھے علمی مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور آپ کی کوششوں میں آئندہ بھی برکت ڈالتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے سب معاونین کا ہر لحہ حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(17/نومبر 2017ء)

☆ الحمدللہ اس کا معیار اب بہتری کی طرف رواں دواں ہے۔ بہرحال قرآنی فرمودات میں مودت و مروت، حسن و احسان و قربانی و اطاعت و وفاداری والی آیات سرورق کی زینت بنی چاہئیں! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کی توفیق دے اور یہ رسالہ ہر لحاظ سے مفید بنتا چلا جاوے اور جماعت کینیڈا کی اخلاقی ترقی اور اخوت محبت اور تعلیم و تربیت کا حقیقی ترجمان ثابت ہو۔ اللھم آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین! (28/نومبر 2018ء)

☆ ماشاء اللہ کافی علمی مواد ہے اور قابل قدر بھی۔ جزاک اللہ، اللہ تعالیٰ اس سے احمدی دوستوں کو استفادہ کی توفیق دے اور یہ رسالہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا مؤثر اور مؤقر آرگن بنا رہے اور افراد جماعت کی دینی اور علمی تربیت کا فریضہ ادا کرتا رہے۔ آمین! اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو اپنی رحمتوں کے سایہ میں رکھے۔ اللھم آمین! (30/مارچ 2019ء)

☆ ماشاء اللہ اچھے مضامین اور علمی و فکری مواد سمیٹے ہوئے ہے۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے مبارک کرے اور احباب اور دوستوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے والا بنادے۔ آمین! اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ لوگوں کو ٹیم ورک کا اعلیٰ مظاہرہ کرنے والا بنائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور نعمتوں سے حصہ دے اور مدد فرمائے۔ آمین! (26/مئی 2019ء)

☆ ماشاء اللہ اچھے مضامین جمع کئے ہیں۔ جزاک اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت مبارک کرے اور بہتوں کو فائدہ ہووے۔ آمین! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ خدمت کرنے والوں کو بھی اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ کی جاری برکتیں مزید جذب کرنے کی سب کو توفیق دے اور یہ جماعتی آرگن احمدیت کی پیاری آواز بنا رہے۔ (11/جون 2019ء)

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام گزشتہ، موجودہ اور آئندہ آنے والے رضا کاروں کے حق میں خلفاء کی یہ ساری دعائیں مقبول و منظور فرمائے اور یہ رسالہ اپنی افادیت میں ترقی پذیر رہے۔ آمین!

جماعت احمدیہ عالمگیر کے جید علماء کے تاثرات

جماعت احمدیہ عالمگیر کے جید علماء اور بھارت کے سوشل ورکرز احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں گاہے بگاہے نہایت اچھے تاثرات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ لیکن بعض ناگزیر وجوہ کے پیش نظر ان کی قیمتی اور علمی آراء کو رقم نہیں کر سکتے تاہم ان میں سے چند کے اسمائے گرامی دل کی گہرائیوں کے تشکر اور ممنونیت کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

☆ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم مؤرخ احمدیت ربوہ

☆ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم، امریکہ

☆ مکرم مولانا امام بشیر احمد خاں رفیق صاحب مرحوم لندن

☆ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد فضل لندن

☆ مکرم ملک محمد احمد صاحب مرحوم جرمنی والد محترم محمود احمد ملک صاحب سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن

☆ مکرم ڈاکٹر دیوان چند بھگت قادیان بھارت

خدمت خلق کے سلسلہ میں گزٹ کے لئے اعزازات

24/جون 1993ء کو میٹرو ٹرانٹو سٹی ہال میں کینیڈا کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات بجالانے کے اعتراف کے طور پر Canada's 126th Birthday Achievement Award کے تاریخی موقع پر مکرم عیسیٰ جان خاں صاحب مرحوم، مکرم الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم، مکرم حسن محمد خان عارف صاحب مرحوم ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا اور سید ہدایت اللہ ہادی احمدیہ گزٹ کینیڈا کو اعزازات سے نوازا گیا۔

(باقی صفحہ 56)

سامنے دائیں سے بائیں طرف چوہدری ماجد احمد وڑائچ صاحب۔ حسن محمد خاں عارفؔ صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔ مولانا نسیم مہدی صاحب۔ ہدایت اللہ ہادیؔ۔ نسیم سرفراز صاحب

پیچھے دائیں سے بائیں طرف حزقیل خاں صاحب۔ محمد ناصر احمد صاحب۔ عبدالوکیل خلیفہ صاحب۔ مبارک احمد مرزا صاحب۔ محمد زبیر منگلا صاحب (جون 1989ء)

کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں طرف ہدایت اللہ ہادیؔ۔ عبدالعزیز خلیفہ صاحب۔ حسن محمد خاں عارفؔ صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔ مولانا نسیم مہدی صاحب۔ عبدالوکیل خلیفہ صاحب۔ ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب

بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں طرف بشارت احمد خاں صاحب۔ حامد لطیف بھٹی صاحب۔ نسیم سرفراز صاحب (جولائی 1991ء)

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مولانا نسیم مہدی صاحب۔ ملک لال خاں صاحب۔ حسن محمد خاں عارفؔ صاحب۔ عبدالوکیل خلیفہ صاحب۔
عبدالعزیز خلیفہ صاحب۔ ہدایت اللہ ہادیؔ۔ ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب
کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں بشیر احمد ناصر صاحب۔ محمد اکرم یوسف صاحب۔ منصور مظفر صاحب۔ نبیل احمد رانا۔ شفیق اللہ صاحب۔ (جولائی 2004ء)

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں طارق مسعود شبلی صاحب۔ ملک لال خاں صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب۔ محمد ندیم صدیق صاحب۔
ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب۔ رانا منظور احمد صاحب۔
کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں راشد احمد صاحب۔ مسعود ناصر صاحب۔ الیاس احمد خاں صاحب۔ شفیق اللہ صاحب۔ سید حمید اللہ صاحب۔ (جون 2007ء)

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں ملک لال خاں صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مولانا ہادی علی چوہدری صاحب۔ ہدایت اللہ ہادی۔ فرحان نصیر صاحب۔
مبشر احمد خالد صاحب۔ رانا منظور احمد صاحب۔
پیچھے کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں الیاس خاں صاحب۔ محمد آصف منہاس صاحب۔ عطاء الحی صاحب۔ محمد اکرم یوسف صاحب۔ شفیق اللہ صاحب۔ مظفر احمد صاحب۔ (جولائی 2012ء)

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں طرف ملک لال خاں صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مولانا ہادی علی چوہدری صاحب۔ مبشر احمد خالد صاحب۔ محمد اکرم یوسف صاحب۔
ہدایت اللہ ہادی۔ عثمان شاہد صاحب۔
کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں طرف مظفر احمد صاحب۔ فرحان نصیر صاحب۔ (اکتوبر 2016ء)

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں طرف مبشر احمد خالد صاحب۔ شیخ عبدالودود صاحب۔ ملک لال خاں صاحب۔ مولانا ہادی علی چوہدری صاحب۔ ہدایت اللہ ہادی صاحب۔
کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں طرف منیب احمد صاحب۔ محمد اکرم یوسف صاحب۔ عثمان شاہد صاحب۔ فرحان حمزہ قریشی صاحب۔ شفیق اللہ صاحب۔ غلام احمد عابد صاحب۔ (21 مئی 2022ء)

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں طرف شفیق اللہ صاحب۔ مبشر احمد خالد صاحب۔ مولانا ہادی علی چوہدری صاحب۔ ہدایت اللہ ہادی۔ عثمان شاہد صاحب۔
پیچھے کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں طرف منیب احمد صاحب۔ فرحان حمزہ قریشی صاحب۔ محمد اکرم یوسف صاحب۔ (21 مئی 2022ء)

حسن محمد خاں عارؔف صاحب کی الوداعی تقریب کی جھلکیاں (11 جون 2006ء)

دائیں سے بائیں طرف ہدایت اللہ ہادؔی۔ عبدالعزیز خلیفہ صاحب۔ مولانا نسیم مہدی صاحب۔ حسن محمد خاں عارؔف صاحب۔ ملک لال خاں صاحب

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں طرف سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب۔ ہدایت اللہ ہادؔی۔ عبدالوکیل خلیفہ صاحب۔ مولانا نسیم مہدی صاحب۔ حسن محمد خاں عارؔف صاحب۔ عبدالعزیز خلیفہ صاحب۔ ملک لال خاں صاحب

کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں طرف مسعود ناصر صاحب۔ محمد اکرم یوسف صاحب۔ شفیق اللہ صاحب۔ محمد سلطان ظفر صاحب۔ ریحان شرما صاحب۔ منصور احمد خاں صاحب المعروف لالی۔

میں بھی رہا ہوں خلوتِ جاناں میں ایک شام (4؍جولائی 2005ء، آٹوا)

مولانا نسیم مہدی صاحب کی بیت الاسلام مشن ہاؤس کے عملہ کے ساتھ ایک تصویر

مولانا نسیم مہدی صاحب کی الوداعی تقریب کی چند جھلکیاں (18فروری 2010ء)

دائیں سے بائیں طرف

مولانا ہادی علی چوہدری صاحب۔ مولانا مبارک احمد نذیر صاحب۔ مبشر احمد خالد صاحب۔ ملک لال خاں صاحب۔ مولانا نسیم مہدی صاحب۔ عبدالعزیز خلیفہ صاحب۔ ہدایت اللہ ہادی۔ انصر رضا صاحب۔

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں طرف: مولانا مبارک احمد نذیر صاحب۔ مولانا ہادی علی چوہدری صاحب۔ ملک لال خاں صاحب۔ مولانا نسیم مہدی صاحب۔ عبدالعزیز خلیفہ صاحب۔ رانا منظور احمد صاحب۔

پیچھے کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں طرف: بشیر ناصر صاحب۔ فرحان نصیر صاحب۔ محمد آصف منہاس صاحب۔ محمد اکرم یوسف صاحب۔ شفیق اللہ صاحب۔ ڈاکٹر اعجاز قمر صاحب۔ ہدایت اللہ ہادی۔ مبشر احمد خالد صاحب۔ انصر رضا صاحب۔ طارق مسعود شبلی صاحب۔

دائیں سے بائیں طرف انصر رضا صاحب۔ملک لال خاں صاحب۔مولانا نسیم مہدی صاحب۔ہدایت اللہ ہادیؔ۔بشیر ناصر صاحب
ویل چیئر پر عبدالوکیل خلیفہ صاحب

دائیں سے بائیں طرف میاں محمد سلیم صاحب۔نصیر احمد خان صاحب۔عبدالعزیز خلیفہ صاحب۔ ملک لال خاں صاحب۔مولانا نسیم مہدی صاحب۔
مولانا مبارک احمد نذیر صاحب۔کرنل (ریٹائرڈ) دلدار احمد صاحب۔

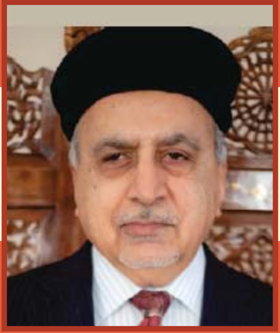

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام

مکرم محمد اکرم یوسف صاحب نمائندہ خصوصی احمدیہ گزٹ کینیڈا

29/جون 1999ء کو کینیڈا میں ہجرت کے چند ماہ بعد ہی احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ساتھ میرا سفر یوں شروع ہوا کہ میں مسجد بیت الاسلام کے ایک بک سٹور پر مقدور بھر خدمت بجالا رہا تھا۔ایک روز مسجد بیت الاسلام پہنچا تو محترم اطہر نوید صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت کینیڈا نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے آج کے جلسہ کی رپورٹ خاکسار کو لکھنے کی ہدایت کی۔حیران و پریشان ہو کر میں نے ان کے چہرے کے تاثرات جاننے کی کوشش کی لیکن وہاں سے کوئی جواب نہ ملا۔قدرے توقف کے بعد بولے کہ ان پیج میں رپورٹ بنا کر مجھے بھیج دینا باقی میں دیکھ لوں گا۔لیکن نوید صاحب! مجھے تحریر و ترتیب کا بالکل کوئی تجربہ نہیں ہے، میں اس میدان میں اجنبی ہوں۔...؟

کوئی بات نہیں لکھنے سے تجربہ ہو جائے گا ان شاء اللہ۔سر راہ کھڑے ہوئے اِس انٹرویو اور تقرری میں دو منٹ لگے ہوں گے اور میں سر جھکائے مسجد بیت الاسلام میں داخل ہو گیا۔دو یا تین تقریبات کی رپورٹ لکھنے کے بعد ایک روز ایڈیٹر صاحب احمدیہ گزٹ کینیڈا کا بلاوا آیا، میرا ان سے یہ پہلا تعارف تھا، مشن ہاؤس کی پرانی عمارت کے دوسری منزل پر چھوٹے سے کمرہ میں محترم حسن خاں عارف صاحب مدیر انگریزی سیکشن، محترم ہدایت اللہ ہادی صاحب مدیر اردو سیکشن اور محترم شفیق اللہ صاحب جن کے بارہ میں پتہ چلا کہ معاون مدیر ہیں، کمپیوٹرز کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔مدیر اردو سیکشن مسکراتے ہوئے میری جانب لپکے، سوال جواب کے مرحلہ سے نکل کر چائے کا دور شروع ہوا اور رپورٹ لکھنے کے حوالہ سے ابتدائی ہدایات صادر ہونا شروع ہو گئیں، جو آج تک جاری ہیں۔یہ الگ بات ہے اور قارئین جانتے ہیں کہ مجھے رپورٹ لکھنا ابھی تک نہ آیا۔عمومی ہدایت یہ تھی کہ یہ رپورٹ ایسے قارئین کے لئے لکھی اور شائع کی جاتی ہے جو کسی وجہ سے تقریب میں شامل نہیں ہو سکے لہٰذا رپورٹ کا ایک مقصد ایسے احباب اور لجنات کو اِس تقریب میں شامل کرنا ہے۔دوسرا یہ کہ تاریخی حقائق محفوظ ہوتے چلے جائیں گے۔ایک ہدایت جو بار بار ملتی رہی کہ رپورٹ مختصر مگر جامع ہونی چاہئے، رپورٹ میں دیئے گئے اسمائے گرامی بالکل درست اور مکمل ہونا لازمی ہے۔کوئی اقتباس یا بیانیہ بغیر حوالہ کے شائع نہیں ہو سکتا۔قرآن کریم کی آیات، احادیث نبویہؐ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفاء اور بزرگان سلسلہ کی تحریروں کے حوالہ جات کے لئے خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔وقت، تاریخ اور مقام کا بیان ضروری ہے۔تقریب میں شامل احباب و خواتین کی حاضری کی تعداد رپورٹ میں شامل ہونی چاہئے۔رپورٹ بروقت ہونی چاہئے۔ بتایا گیا آپ کو تصاویر کون دے گا؟ اور بہت کچھ۔ لطف کی بات یہ ہے کہ میرے محترم مدیر نہایت خاموش طبیعت، معاملہ فہم اور مرنج و مرنجان شخصیت کے مالک ہیں اور میرے لئے یہ رعایت تھی اور اب تک ہے کہ میری کوتاہیوں اور غلطیوں کو خود ہی درست کر لیتے ہیں اور مجھے ان کا احساس بھی نہیں ہونے دیتے اور نہ ہی کبھی کوئی گلہ نہ شکوہ۔

رپورٹ لکھنا معمول بن گیا تو ساتھ ہی ساتھ تقریبات کی تعداد بھی بڑھنے لگی۔سیرۃ النبیؐ کا جلسہ، یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام، یوم مصلح موعودؓ، خلافت، جلسہ سالانہ کینیڈا، مجلس مشاورت کینیڈا، جامعہ کینیڈا کی تقریبات کا احوال، قرآن اور سائنس کانفرنس، نماز عیدین کی رپورٹ، نئی مساجد کے افتتاح کی تقریبات مشاعرے، باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ مجالس، ہیومینٹی فرسٹ کے عشائیے، رن فار وان (Run for Vaughan) کی فنڈ ریزنگ، احمدیہ پارک کا افتتاح، واقفین نو کی تقریبات، جنگ عظیم کی یادگار منانے کا دن اور کینیڈا ڈے وغیرہ۔ بار ہا ایسا محسوس ہوتا کہ ہر اختتام ہفتہ بیت الاسلام میں کوئی تقریب ہے جس کی رپورٹ لکھنا ضروری ہے۔دو خاص رپورٹوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔پہلی جلسہ سالانہ کینیڈا کے تین دن کی رپورٹ، جس میں زیادہ تر کام ہمارے محترم مدیر ہی کیا کرتے ہیں، وزراء، ممبران پارلیمنٹ، پریمیرز، شہروں کے میئرز اور معززین کے انگریزی خطابات کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا جانے لگا۔دوسری رپورٹ واٹرلو یونی ورسٹی کی بین المذاہب کانفرنس جس کا انعقاد گزشتہ چالیس سال سے ہو رہا ہے اور یہ کینیڈا کی سب سے معتبر بین المذاہب کانفرنس شمار کی جاتی ہے۔دن بھر کی اِس کانفرنس کا احوال محترم نبیل احمد رانا صاحب کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہوتا کیونکہ زیادہ تر انگریزی اپنی سمجھ میں کبھی نہیں آئی، جب تک وہ تقاریر کے مسودہ نہ مہیا کریں۔

گزٹ میں غیروں کے نقطہ نظر کو اردو میں شائع دیکھ کر اطمینان ہوتا ہے۔پھر روزنامہ الفضل ربوہ اور ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن نے بھی احمدیہ گزٹ کینیڈا میں چھپنے والی کچھ رپورٹیں شائع کرتے رہے، اب تو روزنامہ الفضل لندن آن لائن اور سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے اپنے نمائندے یہاں موجود ہیں۔

پھر ایک موقع ایسا بھی آیا کہ جب:

آمدِ دوست کی نوید کوئے وفا میں عام تھی
میں نے بھی اک چراغ سا دلِ سرِ شام رکھ دیا

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کینیڈا پر تشریف لائے۔جب ساری جماعت اپنے آقا کے استقبال کی تیاریاں کر رہی تھی، احمدیہ گزٹ کینیڈا نے اپنی پچاس سالہ تاریخ میں پہلی بار 21/جون 2004ء کو ایک ضمیمہ شائع کیا۔اِس رنگین دو ورقہ ضمیمہ کو اپنے پیارے آقا کی کینیڈا میں تصاویر سے مزین کیا گیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دن جلد آئیں جب حضور انور ایک بار پھر پیس ویلیج کے گلی کوچوں کو رونق بخشیں اور اہالیان کینیڈا کو ایک بار پھر اپنے پیارے آقا کی راہ میں آنکھیں بچھانے کی سعادت نصیب ہو۔

COVID-19 کا وہ دور جب جماعت کی اکثر تقریبات ورچوئل ہوتی رہیں، رپورٹنگ کے حوالہ سے ہمیشہ یاد رہے گا کہ چند ماہ تک گزٹ پریس میں بھی شائع نہیں ہوا اور صرف آن لائن سہولت باقی رہ گئی لیکن رپورٹنگ جاری رہی۔ خاص طور پر مجلس شوریٰ کینیڈا 2021ء کا انعقاد ہی تمام جماعتی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے میرے لئے ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔رپورٹ مرتب کرنا بھی کچھ کم نہ تھا۔محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب ممکن ہوا۔

(باقی صفحہ 55)

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی چند یادیں چند تذکرے

مکرم شفیق اللہ صاحب مدیر معاون احمدیہ گزٹ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے اُردو حصہ میں گزشتہ بائیس سال سے خدمت کا موقع مل رہا ہے۔

مَیں دسمبر 2000ء میں کینیڈا آیا اور احمدیہ ابوڈ آف پیس، ٹرانٹو میں اپنے والد صاحب مکرم عنایت اللہ حصاری صاحب کے ساتھ رہنے لگا۔

پھر مَیں نے اپنے چچازاد بھائی مکرم ظہیر احمد سے اظہار کیا کہ مَیں اپنا فارغ وقت کیسے گزاروں۔ مکرم ظہیر احمد نے مجھے ایک کمپیوٹر تحفہ میں دیا کہ مَیں اس کے ذریعہ پاکستان میں اپنی فیملی سے بات بھی کرلیا کروں اور کوئی ٹائپنگ کا کام بھی کروں۔

مجھے شوق ہوا کہ مَیں کیوں نہ اُردو ٹائپنگ شروع کروں۔ مکرم ظہیر احمد نے مجھے اپنے ایک دوست سے اُردو سافٹ ویئر کی سی ڈی لے کر دی۔ اس کے بعد مَیں نے اُردو ٹائپنگ کی پریکٹس شروع کی۔

فروری یا مارچ 2001ء میں محترم کمانڈر (ریٹائرڈ) چوہدری محمد اسلم صاحب ایڈیشنل سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس نے میرے ہاتھ میں اُردو ٹائپ کیا ہوا ایک کاغذ دیکھا اور پوچھا کیا تم اُردو ٹائپ کر لیتے ہو؟ مَیں نے جواب میں کہا کہ آج کل فارغ ہوں اس لئے سیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ محترم کمانڈر صاحب نے مجھے محترم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا سے ملوایا اور کہا کہ مَیں احمدیہ گزٹ کینیڈا کے اُردو حصہ میں رضاکارانہ کام کروں۔ مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب کو مَیں نے بتایا کہ میرے پاس کوئی اچھا اُردو کا سافٹ ویئر نہیں ہے تو محترم ہدایت اللہ ہادی صاحب نے مکرم محمد سلطان ظفر صاحب جو کہ اس وقت احمدیہ گزٹ کینیڈا میں رضاکار تھے، کے ذمہ یہ کام لگایا کہ وہ میرے کمپیوٹر پر اُردو سافٹ ویئر انسٹال کردیں اور مجھے سکھا بھی دیں۔ مکرم محمد سلطان ظفر صاحب میرے پہلے استاد تھے جنہوں نے مجھے اُردو ٹائپنگ سیکھنے میں بہت مدد کی۔

مَیں نے احمدیہ گزٹ کے لئے اُردو ٹائپنگ شروع کی اس کے بعد گزٹ میں پیرا گرافنگ اور لے آؤٹ (Layout) تیار کرنے لگا۔ اس وقت احمدیہ گزٹ کینیڈا Black & White شائع ہوتا تھا۔ تمام پرچہ کی پروف ریڈنگ ہونے کے بعد لے آؤٹ سیٹ (Layout) کرنے کے بعد ساری فائل کو پی ڈی ایف (PDF) میں تبدیل کر کے پرنٹرز کے پاس بھیجتے تھے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی ترقی کے ساتھ ساتھ احمدیہ گزٹ بھی ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا۔ اُس وقت محترم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج احمدیہ گزٹ کینیڈا کے سرپرست اور نگران اعلیٰ تھے۔ انہوں نے گزٹ کو رنگین بنانے کی طرف توجہ دی اور گزٹ کی رنگین پرنٹنگ شروع ہوئی۔ شروع میں کچھ مشکلات کا سامنا ہوا۔ بعد کو جب محترم نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج اور مدیر اعلیٰ ہوئے تو مجھ سے اس بات کا اظہار کیا کہ پرچہ گرافک ڈیزائننگ کی وجہ سے کافی تاخیر سے تیار ہوتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ تم گرافک ڈیزائننگ کو سیکھنے کی کوشش کرو تا کہ پرچہ بروقت تیار ہو کر پرنٹنگ کے لئے چلا جائے۔ اور وقت پر ہر ماہ احباب جماعت کو پہنچے۔

مکرم محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ کسی انسٹی ٹیوٹ یا کالج سے گرافکس ڈیزائننگ کا کورس کرنا چاہو تو کرلو۔

اس وقت مکرم محمد الیاس خان صاحب (Jamnik Graphics Printing) گزٹ کی گرافکس اور پرنٹنگ کرتے تھے۔ گرافکس ڈیزائننگ میں میرے اُستادِ محترم، مکرم محمد الیاس خان صاحب، مکرم مکیش صاحب جو مکرم الیاس خان صاحب کے آفس میں کورل ڈرا پر گرافکس کا کام کرتے تھے اور مکرم مبشر احمد خالد صاحب جو منیجر احمدیہ گزٹ کینیڈا ہیں۔ ان سب نے بڑی محبت اور شفقت سے مجھے کورل ڈرا میں گرافکس ڈیزائننگ کی تربیت دی۔

اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے اردو حصہ کی کئی سالوں سے تزئین و زیبائش کر رہا ہوں، مختلف اشتہارات اور مختلف تقریبات جیسے مشاعروں وغیرہ کے فلائرز تیار کرتا ہوں اور گزٹ کا مدیر معاون بھی ہوں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کی تمام ٹیم دن رات محنت اور اخلاص سے کام کر رہی ہے اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی ترقی کے ساتھ ساتھ احمدیہ گزٹ بھی ترقی کی منازل طے کر رہا اور اس طرح دنیا بھر میں مقبول ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی بھی حاصل ہے۔ الحمدللہ!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ گزٹ خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے طفیل، محترم ملک لال خاں صاحب امیر صاحب کینیڈا کی سرپرستی اور مدیر اعلیٰ محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب کی نگرانی میں مزید ترقیات کی منازل طے کرتا رہے۔ آمین!!

ولادت باسعادت

بشیر احمد سعد قریشی

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب مربی سلسلہ، استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا اور محترمہ صائمہ فرحان صاحبہ کو 18 اپریل 2022ء کو فرزند ارجمند سے نوازا ہے۔ الحمدللہ! نومولود کا نام ''بشیر احمد سعد قریشی'' تجویز ہوا ہے اور نومولود وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

عزیزم بشیر احمد سعد سلمہ مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب اور محترمہ زاہدہ راحت صاحبہ بریمپٹن کا پوتا اور مکرم عرفان محمود ملک صاحب اور محترمہ عظمیٰ ناہید سہگل صاحبہ بریمپٹن کا نواسہ ہے۔

نیز نومولود مکرم عبدالمنان قریشی صاحب مرحوم اور مکرم الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم سابق نیشنل سیکرٹری وصایا و رشتہ ناطہ کینیڈا کا پڑپوتا ہے۔

ادارہ اس ولادت باسعادت کے موقع پر مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب، مدیر معاون احمدیہ گزٹ کینیڈا اور ان کے تمام خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی، فعال اور بامراد عمر عطا فرمائے۔ سعادت مند، نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے، والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین!

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر چند پیغامات

☆ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد فضل لندن، مشنری انچارج جماعت احمدیہ برطانیہ لکھتے ہیں:

احمدیہ گزٹ کینیڈا

الحمدللہ کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا پچاس سالہ جوبلی نمبر شائع کر رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ خاص اشاعت ایک یادگار اور تاریخی دستاویز ہوگی۔ بہت بہت مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

میں ایک لمبے عرصہ سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کا مستقل قاری ہوں۔ ہر دفعہ رسالہ موصول ہونے پر بعض دیگر کاموں کو چھوڑ کر اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر رسالہ انفرادیت اور جامعیت کا مرقع اور ناشرین کی محنت اور بھرپور کوشش کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں جماعتوں کے جو مجلّات شائع ہوتے ہیں ان میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کا اپنا ایک خاص مقام ہے۔ اللھم زدفزد۔

میں اس تاریخی موقعہ پر اس مختصر پیغام کے ذریعہ ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے سب کارکنان کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو پہلے سے بڑھ کر بھرپور خدمت کی توفیق دے اور اجر عظیم سے نوازے آمین!

☆ مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ ڈیٹرائٹ امریکہ لکھتے ہیں۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ مبارک صد مبارک

جماعت احمدیہ کینیڈا کو خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ گزٹ کا پچاس سالہ جوبلی نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ۔ اس موقع پر احمدیہ گزٹ کی ادارت اور منتظمین اور کارکنان کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد عرض ہے۔

جماعت احمدیہ کا ہر رسالہ، ہر اخبار، ہر کتاب، یہاں تک کہ چھوٹے سے چھوٹا پمفلٹ بھی آخری زمانے کے بارہ میں جو پیشگوئیاں ہیں ان کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ (سورۃ التکویر 81 : 11) اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو توفیق دی کہ وہ ہر ملک میں اپنے رسالہ جات، اخبارات اور میگزین شائع کرے۔ یہ تمام وقت کی ضرورت اور خلافت کی آواز ہیں۔ کینیڈا کے احمدیہ گزٹ کا خاکسار مستقل قاری ہے۔ اس میں چند ایک باتیں مجھے بہت اچھی لگتی ہیں:

1۔ وقت پر شائع ہوتا ہے۔ یہ سب سے بنیادی اور اہم بات ہے کسی بھی اخبار، میگزین اور رسالہ کی مقبولیت اور افادیت کا انحصار اس پر ہے کہ وہ وقت پر شائع ہو اور وقت پر شائع کرنا دِقت طلب کام ہے، خاکسار کو بھی احمدیہ گزٹ امریکہ کی ادارت کے فرائض 8 سال تک سرانجام دینے کی سعادت ملی۔ اس لئے میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ یہ بہت دِقت طلب کام ہے خصوصاً جب کہ سب کارکنان، رضاکارانہ طور پر خدمات بجالا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔

2۔ ہر موقع کا نمبر نکالنا، مثلاً سیرت النبی ﷺ، مسیح موعودؑ نمبر، خلافت نمبر، مصلح موعودؓ نمبر، جلسہ سالانہ کے موقع پر بعض خاص نمبرز بھی نکالنے پڑتے ہیں۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا نے ہر موقع پر باموقع مضامین کا انتخاب کر کے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے معیار کو بلند سے بلند تر کیا ہے۔

3۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنی پچاس سالہ زندگی میں بہت سے ادوار سے گزرا ہے اور اب ماشاءاللہ بہت دیدہ زیب ہو چکا ہے۔ کاغذ بھی بہت عمدہ لگایا جاتا ہے۔ مضامین بھی بڑے اچھے اور لکھنے والے بھی مستند ہیں۔ ماشاءاللہ۔

4۔ آپ کوئی بھی شمارہ احمدیہ گزٹ کا اٹھا کر دیکھ لیں آپ کو نئی باتیں، نئے مضامین اور علمی باتیں مل جائیں گی۔

جیسا کہ خاکسار نے شروع میں لکھا ہے کہ ہمارا ہر رسالہ، ہر میگزین اور جریدہ خلیفۂ وقت کی آواز ہے جو ہر موقع پر لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ میرے سامنے جنوری 2022ء اور مارچ 2022ء کے احمدیہ گزٹ پڑے ہیں۔ خلیفہ وقت کی آواز سرفہرست، سرورق شامل ہے۔ جنوری کے گزٹ میں ہے۔

ایک عالمگیر انتباہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''یہ آفات خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے حقوق و فرائض بھولنے اور نہ ادا کرنے بلکہ ظلم میں بڑھنے کی وجہ سے آتے ہیں اس لئے توجہ کریں۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2021ء)

مارچ کے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے سب سے پہلے صفحہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ الفاظ زینت بنے ہوئے ہیں:

''آج دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کی واضح ثبوت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ساتھ ہیں!'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2021ء)

پس اس موقع پر خاکسار جماعت احمدیہ کینیڈا اور تمام منتظمین کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان نشر واشاعت کے وسائل کے ذریعہ جماعت کی مزید ترقی ہو اور پیاسی روحوں کے لئے آب بقا کے سامان ہوں۔ آمین۔ صد مبارک!

☆ مکرم پروفیسر سلطان نصیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔

مبارک صد مبارک

خاکسار ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سال پورے ہونے پر ایڈیٹر صاحب احمدیہ گزٹ کینیڈا، جملہ کارکنان، قارئین کرام اور جماعت احمدیہ کینیڈا کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور میں شروع ہونے والا احمدیہ گزٹ کینیڈا، جماعت احمدیہ کا ایک اہم ماہنامہ رسالہ ہے جس کے سنگ ہم اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ، کلام حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات، پیغامات، ارشادات، ہدایات کے روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعہ احباب جماعت کے اندر خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق مزید تقویت پاتا ہے۔

اسی طرح اس میں جماعتی ترقی اور اہم تقریبات کی رپورٹس وغیرہ بھی شامل ہوتی ہیں۔ اس کے ذریعہ قارئین کو تاریخ احمدیت اور جماعتی عقائد سے آگاہ کیا جاتا ہے، یہ دینی معلومات میں اضافہ کا باعث ہے اور دینی اور روحانی تربیت کے سامانوں سے آراستہ ہوتا ہے۔

بلکہ یہ ہر احمدی کے لئے درس گاہ ہے جس میں وہ دینی تعلیم حاصل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتا ہے۔ پس احمدیہ گزٹ کینیڈا بہت مفید معلومات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا نئی نسل کو نظام خلافت سے جوڑنے کا اہم ترین وسیلہ ہے۔

ہماری ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

’’جماعت میں بیداری قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد بڑا بھی اور چھوٹا بھی۔ مرد بھی اور عورت بھی۔ جماعت کے اخبار اور رسالوں کو پڑھنے کی عادت ڈالیں جو نہیں پڑھ سکتے۔ ان کو سنانے کا انتظام کیا جائے۔‘‘

(سبیل الرشاد۔ جلد دوم، صفحہ 67)

ہمیں چاہئے کہ ہم احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ذریعہ جاری علمی، اخلاقی، تربیتی نہر سے مستفید ہو کر روحانی پاکیزگی حاصل کریں۔ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّیں اور قیمتی ارشادات مبارکہ پڑھ کر ہم خود بھی ان پر صدق دل سے عمل کریں بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ہمارے بچے بھی ان کو پڑھیں اور ان کو حرزِ جان بنا کر آپ کی کامل اطاعت کریں۔ تبھی ہم برکات خلافت سے مستفیض ہو سکیں گے۔

قلمی معاونت

ہمارا ایک بہت بڑا فرض یہ بھی ہے کہ ہم اس بابرکت رسالہ کی قلمی معاونت کریں۔ علم اور قلم کے ذریعہ دنیا پر اسلام کے غلبہ کے لئے آگے بڑھیں۔ ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا، اس کے لئے بہترین پلیٹ فارم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا یہ فرمان ہمارے پیشِ نظر رہے:

’’اس وقت ہم پر قلم کی تلواریں چلائی جاتی ہیں اور اعتراضوں کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بے کار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی ﷺ کی نبوت کے اثبات کے لیے اپنی قلموں کے نیزوں کو تیز کریں۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد اول، صفحہ 150)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دلکش رسالہ کو خلیفۂ وقت کا دستِ بازو اور حقیقی سلطانِ نصیر بنائے رکھے اور دن دگنی رات چگنی ترقیات سے نوازتا رہے۔ اللّٰھم آمین!

☆ مکرم مولانا ابو ولید صاحب مربی سلسلہ ٹاؤن شپ لاہور احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

آج کل رمضان المبارک کے بابرکت ایام ہیں اور تیسرا عشرہ عِتۡقٌ مِنَ النَّارِ شروع ہونے والا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے تمام رفقائے کار کو، گزٹ کے دنیا میں بسنے والے تمام قارئین کو اور افرادِ جماعتِ احمدیہ عالمگیر اور ہمارے پیارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہمیشہ اور ہر لحہ اپنی خاص حفظ وامان میں رکھے اور رمضان المبارک کی جملہ برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین اَللّٰھم آمین

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی تحریرات کے مطالعہ کا موقع ملتا رہا۔ اور بعض اوقات گزٹ کے لئے لکھنے کا موقع بھی ملا۔ **فجزاکم اللہ احسن الجزا فی الدنیا و الآخرہ**

گزٹ ماشاءاللہ مسیح زمانہ اور امامِ وقت کا پیغام گھر گھر پہنچانے کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات، علمی و تحقیقی مضامین بہت سی تشنہ روحوں کی سیرابی اور روحانی ترقیات کا باعث بن رہے ہیں۔ گزٹ ماشاءاللہ انتہائی معیاری، سلیس اور تربیتی اور تبلیغی امور کا حامل ہے اور جو شعور احمدیہ گزٹ نے اپنے قارئین کو دیا ہے۔ وہ ان کی زندگی کا ماحاصل اور سرمایہ ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ احمدیہ گزٹ نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی امور میں بھی زندگی کے مختلف اور مشکل مسائل میں بھرپور رہنمائی فرمائی ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

آپ کی پوری ٹیم جس محنت اور جانفشانی سے گزٹ کی نوک پلک درست کرتے اور قارئین کی صحیح سمت میں رہنمائی کرتے ہیں وہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور یہ گزٹ اسی آب وتاب کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے اور پیاسی روحوں کی آبیاری کا باعث بنتا چلا جائے۔ آمین

اس اردو گزٹ نے لوگوں کو اردو زبان سکھانے میں بھی بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہماری دلی دعائیں آپ کے، آپ کی ٹیم اور احمدیہ گزٹ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس خدمت کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دن دگنی اور رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

آپ ماشاءاللہ جون میں گزٹ کا پچاس سالہ جوبلی نمبر شائع کر رہے ہیں۔ آپ اور آپ کے تمام رفقائے کار کو بہت بہت مبارک ہو۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’چندہ عام اور چندہ وصیت کے بجٹ کی ادائیگی ... اور اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ، یہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ... آپ کو ہر ماہ ادا کرنے چاہئیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل لندن۔ 22 جنوری 2010ء)

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ جون 2022ء میں مالی اختتام پذیر ہو رہا ہے اس لئے ہم سب کو جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم اپنے لازمی چندہ جات (چندہ وصیت، چندہ عام، چندہ جلسہ سالانہ) اپنی اصل آمد کے مطابق ادا کر رہے ہیں؟ اور اگر ہم بقایا دار ہیں تو اپنا بقایا جلد از جلد ادا کریں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین!

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

مقابلہ مضمون نویسی

برموقع پچاس سالہ جوبلی احمدیہ گزٹ کینیڈا

احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر ایک خصوصی مقابلہ مضمون نویسی کا انعقاد کر رہا ہے۔ اس مقابلہ میں حصہ لینے والوں کے لئے طریق کار درج ذیل ہے۔

مقابلہ میں حصے لینے والوں کے دو گروپ ہوں گے۔

1۔گروپ الف : اطفال اور ناصرات

2۔گروپ ب : خدام، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ

زبانیں : مقابلہ انگریزی، اردو اور فرانسیسی ہر تین زبانوں میں ہوگا۔

عناوین : عناوین حسبِ ذیل ہیں۔

گروپ الف (اطفال، ناصرات)

- برکاتِ خلافت
- خلافت سے محبت

گروپ ب (خدام، لجنہ، انصار)

- خلافتِ احمدیہ : عالمی بدامنی کا حل
- خلافتِ احمدیہ کی الٰہی تائیدات
- اطاعتِ خلافت

انعامات :

دونوں گروپوں کے لئے انعامات حسبِ ذیل ہیں۔

1۔ اول : $300 کی قیمت کا انعام

2۔ دوم : $200 کی قیمت کا انعام

3۔ سوم : $100 کی قیمت کا انعام

تمام احباب جو اس مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہش مند ہیں مورخہ 31 اکتوبر 2022ء تک اپنی مضامین احمدیہ گزٹ کینیڈا کو بھیج دیں۔

کان اللہ معکم !

بقیہ از: لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام

اگر عاجز کو اہلیہ محترمہ فوزیہ اکرم صاحبہ کا تعاون حاصل نہ ہوتا اور وہ اپنے ہمراہ تقریبات میں نہ لے جاتیں تو یہ کام میرے لئے بہت مشکل تھا۔ کیونکہ میرے دوست احباب خوب جانتے ہیں کہ میں کار ڈرائیو نہیں کرتا۔

یوں تو اکثر دوست احباب ملاقاتوں میں رپورٹ کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں اور کچھ بے تکلف دوست یہ بھی تقاضا کرتے ہیں کہ رپورٹ میں لکھیں کہ چائے ٹھنڈی تھی لیکن یہ نہایت بے ادبی ہوگی اگر میں اپنے ان ساتھیوں اور محترم بزرگان کی محبتوں اور شفقتوں کا ذکر نہ کروں جن کی بے لوث دعاؤں اور گراں قدر نصائح نے میرے کام کو نہ صرف آسان اور موزوں بنایا بلکہ قابل اشاعت شکل عطا کی۔ سب سے پہلے تو اپنے محترم مدیر ہدایت اللہ ہادی صاحب کا شکر گزار ہوں جو دیگر مضامین کے علاوہ رپورٹ کو شائع کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

محترم مولانا نسیم مہدی صاحب سابق امیر جماعت کینیڈا اور سرپرست نگران اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا اور محترم ملک لال خاں صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور سرپرست نگران اعلیٰ اور مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب جو کمال شفقت سے میری رپورٹوں پر نظر ثانی کرتے رہے ہیں۔

محترم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب، محترم حافظ رانا منظور احمد صاحب لائبریرین مرکزی لائبریری اور بعض دوسروں کا بھی ممنون ہوں جو نہایت تحمل اور خاموشی سے رپورٹوں کی گاہے بگاہے پروف ریڈنگ کرتے رہے ہیں۔

آخر میں تمام قارئین سے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے رحم و کرم سے مجھے اِس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا کرتا رہے۔ آمین!

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

ہم مانتے ہیں حضرتِ مسرور کو امام

مکرم مبارک احمد ظفؔر صاحب، لندن

جذبِ جنوں میں روح کو نہلا رہے ہیں ہم
صدق و وفا کی رسم کو دہرا رہے ہیں ہم
ہم مانتے ہیں حضرتِ مسرور کو امام
پرچم اسی کے نام کا لہرا رہے ہیں ہم
طاعت امامِ وقت کی حکمِ خدا جو ہے
یہ حکم جان و دل سے بجا لا رہے ہیں ہم
اس در کی چاکری میں تو مضمر ہیں عظمتیں
یہ راز اپنی آل کو بتلا رہے ہیں ہم
ہر قطرۂ لہو میں وفا کی سند لیے
اس حصہ نصاب میں یکتا رہے ہیں ہم
لطف و کرم یہ نعمتیں سب اس کی ہیں عطا
اس کے ہی در کا فیض ہے جو کھا رہے ہیں ہم
بن جائیں گے ہمارے لیے گلستاں یہی
ہنستے ہوئے جو زخم سہے جا رہے ہیں ہم
سرکش شریر فوج مقابل کھڑی ہے آج
طوفانِ بے تمیز سے ٹکرا رہے ہیں ہم
مکر و فریب کی ہمیں پہچان ہے بہت
جوتی کی نوک پر اسے ٹھکرا رہے ہیں ہم
ہر ایک بات فتنہ گروں کی کہی ہوئی
دھتکارتے ہوئے اسے جھٹلا رہے ہیں ہم
جادوگروں نے پتلیاں چھوڑی ہیں موم کی
ایمان کی تپش سے جو پگھلا رہے ہیں ہم
سیکھا نہیں ہے ہم نے وفاؤں کو بیچنا
اے بے ضمیر تاجرو! سمجھا رہے ہیں ہم
رہتے ہیں اپنے یار کی صحبت میں ہم ظفؔر
سچ ہے کہ زندگی کا مزہ پا رہے ہیں ہم

بقیہ از: اطاعتِ رسول کیا ہے؟ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنا

دراصل یہی وہ کامیابی کا راز ہے جسے حضرت چودھری صاحبؓ اور لاکھوں دیگر احمدیوں نے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھا اور اسی پُرحکمت راز کو تمام خلفائے عظام نے بار بار بیان بھی فرمایا تا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو یہ عظیم الشان ذمہ داری ہمیشہ کے لیے ذہن نشین ہو جائے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرلو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر دیکھو کہ ہر روز ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ (خطبہ عیدالفطر جنوری 1903ء بحوالہ خطباتِ نورؓ صفحہ 131)

اطاعت کا حقیقی مفہوم بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں ، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 24/جنوری 1936ء۔مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان۔31/جنوری 1936ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:

”اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔23/مئی 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان توقعات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفائے عظام نے ہم سے وابستہ کی ہیں۔اپنی دعاؤں میں ہر احمدی کو مستقلاً یہ دعا بھی شامل کر لینی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں نظام خلافت سے بلند ہونے والی ہر آواز پر تہِ دل سے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے ایسی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جن کے نتیجے میں ہم اس دنیا میں اپنی منزل مقصود حاصل کر لیں اور ہمارا انجام بھی ہر لحاظ سے بخیر ہو جائے۔آمین!

بقیہ از: احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ابتدائی ماہ و سال

اس تاریخی جلسہ کی صدارت مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج امریکہ نے کی۔ برفباری اور سردیوں کے ایام کے باوجود احباب نے اس میں بھرپور شرکت کی بلکہ وینکوور سے ایک جاں نثار چوہدری ادریس شاہین کار پر 3400 کلومیٹر کا سفر کر کے اس تاریخی جلسہ میں شریک ہوئے۔ایسے اور بھی ایمان افروز واقعات ہیں مگر سر دست ان پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

میرا دل اللہ تعالیٰ کے شکر اور حمد سے لبریز ہو جاتا ہے جب لوٹ کر دیکھتا ہوں کہ جس رسالے کی آبیاری عاجز نے آج سے پچاس سال قبل کی تھی وہ اب اتنا مقبول، مؤثر اور کینیڈا میں بسنے والے احمدیوں کی زندگی کا اہم جزو بن گیا ہے۔بلکہ عالمی شہرت کا حامل ہو گیا ہے۔وہ پیارے وجود جو کسی نہ کسی رنگ میں اس رسالے کی طباعت، ترسیل، اور تشہیر میں مصروف رہے اگر چہ آج وہ ہمارے درمیان موجود نہیں مگر ان کے کارنامے اور ان کی خدمات فراموش نہیں کی جاسکتیں۔

آج سے پچاس سال قبل احمدیہ نیوز بلیٹن جو چمن میں ایک ننھا منا بھینی بھینی خوشبو دینے والے پودہ تھا آج وہ تن آور شجر سایہ دار بن کر چمن میں اپنی خوشبوؤں سے فضا کو معطر کر رہا ہے۔اگلے پچاس سال یعنی 2072ء میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کس شکل و صورت میں منصۂ شہود پر آئے گا میرا دل کہتا ہے کہ یہ روزنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا بن چکا ہوگا کیونکہ اس کے قارئین کی تعداد لاکھوں میں ہوگی۔انشاء اللہ العزیز

بقیہ از: ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

یہ اعزازات کی تاریخی تقریب مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا اور مکرم سید حسنات احمد صاحب مدیر نیو کینیڈا کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔جس میں Honourable Allan Redway ex-Federal Minister of Housing نے مذکورہ بالا خدمت گزاروں کو اعزازات سے نوازا۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا اگست 1993ء)

اعتذار

خاکسار خاص طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے اس پچاس سالہ طویل سفر میں نادانستہ طور پر کسی کا نام رہ گیا ہو تو عاجز ان سے تہہ دل سے معذرت خواہ ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے احمدیہ گزٹ سے متعلق ہر فرد نے بڑی محنت، لگن، اخلاص اور مستقل مزاجی سے ادارہ کی بے لوث خدمت کی ہے اور یہ سب حضرات قابلِ تحسین ہیں اور گزٹ کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر مبارک، صد مبارک اور قارئین کرام کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

ولادت باسعادت

☆ زوریز طلعت محمود

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مکرم جام طلعت محمود صاحب اور محترمہ و رَدَہ عفت ناصر صاحبہ ایمری ولیج کو 10/ اپریل 2022ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔الحمد للہ! نومولود کا نام ”زوریز طلعت محمود“ تجویز ہوا ہے۔

عزیزم زوریز سلمہ مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم جھنگ اور محترمہ مریم صدیقہ بریمپٹن سینٹر کا پوتا اور مکرم بشیر احمد ناصؔر صاحب پریس فوٹو گرافر جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ صادقہ پروین صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کا نواسہ ہے۔

ادارہ اس ولادت باسعادت کے موقع پر مکرم بشیر احمد ناصؔر صاحب پریس فوٹو گرافر اور ان کے تمام خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال عمر عطا فرمائے۔ نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین ہو۔آمین!